GOVERNMENT OF INDIA
ARCHÆOLOGICAL SURVEY OF INDIA
CENTRAL ARCHÆOLOGICAL LIBRARY

ACCESSION NO. 19335

CALL No. 913.05
San-M.Q.

D.G.A. 79.

رهنمائے سانچی

يعني

اردو ترجمه " گائڈ ٹو سانچی "

مصنفه

جناب معلی القاب سر جان مارشل صاحب بهادر

(نائٹ) ' - سي - آئي - اي - ' ڈائرکٹر جنرل

آف آرکيا لجی ان انڈيا

مترجمه

مولوي محمد حميد صاحب قريشي

بي - اے

اسسٹنٹ سپرنٹنڈنٹ محکمه آثار قديمه

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY
New Delhi

کلکته

منيجر گورنمنٹ انڈيا پريس

سنه ۱۹۲۵ع

بسم الله الرحمن الرحيم

تہدیہ

یہ کتاب

علیا حضرت نواب

سلطان جہان بیگم صاحبہ

جي - سي - ایس - آئي ، جي - سي - آئي -
اي ، جي - بي - اي ، سي آئي ،

فرمانرواے ریاست بھوپال

کے نام نامي سے معنون کي جاتي ھی

عہد عتیق کے ان عدیم المثال آثار کي تحقیق و تفتیش اور حفاظت و صیانت جو گذشتہ چند سال میں عمل مین آئي ھی ، وہ سب بیگم صاحبہ ممدوحہ کي

علمي دلچسپی اور اعلی فیاضي

کي بدولت ھوئي ھی

A-2

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL
LIBRARY, NEW DELHI.
Acc. No 1935
Date 11. 2. 63.
Call No 913·05
San/M.Q.

دیباچه

هندوستان کو بودھ مذهب کے ابتدائي زمانے کے جس قدر قدیم آثار وراثت میں ملے هیں اون سب میں سانچي کي عمارات کو شرف و فضیلت حاصل هی - لیکن عجیب اتفاق هی که ان آثار کے متعلق پبلک کي معلومات کا دائرہ نهایت محدود هی - قدیم هندی مصنفین نے ان کا مطلقاً ذکر نہین کیا - چیني سیاح ' جن کے سفر نامے بودھ مذهب کے دیگر متبرک مقامات کے حالات سے مملو هین ' ان عمارات کے بارے مین بالکل خاموش هین - اور زمانه حال مین جو کتابین اِنکے متعلق مدوّن هوئین اونکے مضامین کي فرسودگي اور لغویت کا اندازہ یون هوسکتا هی که فرگسن نے اپنی کتاب " ٹري آینڈ سرپنٹ ورشپ " مطبوعه سنه ۱۸۶۸ع مین سانچي کے منقش پهاٹکون کي تصاویر کو عهد عتیق کي " درخت اور سانپ کي پرستش " کي تائید مین پیش کیا هی - اسي طرح میسي نے " سانچي آینڈ اِٹس ریمینز" مین جو سنه ۱۸۹۲ع مین شائع هوئي منجمله دیگر عجیب

علاوہ ازین مین مصنفین ذیل کا بھي ممنون ہون :—
اول میرے قابل تعظیم پیشرو سر الیگزینڈر کننگھم جنکی
کتاب " دي بھیلسہ ٹوپس " سے مجھے ان سب
چیزون کے حالات معلوم ہوئے جو اُنھون نے ستوپہائے
نمبر ۲ و ۳ سے برآمد کي تھین - دوم پروفیسر اے -
گرونوڈل جنکي تصنیف " بدھسٹ آرٹ اِن انڈیا "
سے اس مذھب کے علم‌الاصنام کے مطالعہ مین قابل قدر
امداد ملتي ھی - اور سوم ونسنٹ سمتھ صاحب جنکي
معرکۃالاراء تالیف " آرلي ھسٹري آف انڈیا " سے
میئنے اس رھنما کے دوسرے باب کي تالیف مین
دل کھول کر مدد لي ھی ٭

کوئي رھنما ھر شخص کي ضرورت کو پورا نہین
کرسکتا - اور مجھے اس امر کا احساس ھی کہ یہ کتاب
بھي بعض اصحاب کو طولاني اور بعض کو بہت مختصر
معلوم ھوگي - لیکن مین نے بفحوائے " خَیرُالاُمور
اوسَطُھا " میانہ روي کو پیش نظر رکھا ھی اور اِس بات
کا فیصلہ کہ مجھے اپنے ارادے مین کہان تک کامیابي
حاصل ھوئي ھی ناظرینؔ خود فرماسکتے ھین - اُن اصحاب
کے واسطے جو ان عمارتون کے حالات بالتفصیل مطالعہ
کرنا چاھتے ھین دو اور کتابین طیار ھو رھي ھین - ان

و غریب خیالات کے اظہار کے یہ ثابت کرنے کي کوشش
کي ھی کہ راجہ اشوک بادشاہ پیاداسی سے ' جسکا
ذکر " منادات " مین آیا ھی ' بہت بعد مین
گذرا ھی ' اور بودھ مذھب اور عیسائي مذھب
قریب قریب ھم عہد ھین ' اور گوتم بدھہ کي تلقین
زیادہ تر زرتشتي اصول پر مبني ھی - ایسي صورت
مین اگر سانچي کي سیر کرنے والے وھان کي عمارات اور
اون مذھبي قصص کے متعلق جو ان عمارات پر منبت
ھین ' غلط رائے قائم کر آئے ھون تو کوئي تعجب
کي بات نہین ھی *

عمدہ اور قابل اعتماد مضامین مین ' جنکي تعداد
بہت ھي قلیل ھی ' موسیو فوشے کي مختصر تقریر
جو اُنھون نے موزي گوئیے مین سانچي کے " مشرقي
دروازہ " پر کي تھي ' بلا شبہ سب مین اعلیٰ ھی -
دروازون کي تصاویر اور منبت کاري کے جو حالات مینے
قلمبند کئے ھین وہ زیادہ تر موسیو فوشے کي شاندار
تقریر اور اون بیش قیمت یادداشتون پر مبني ھین جو
فاضل ممدوح نے سانچي کي دیگر مذھبي تصاویر کي
تشریح کے متعلق لکھ کر مجھے از راہ کرم عنایت کي تھین -

کیا گیا تھا اوس کے اثنا میں حضور ممدوحہ نے ہمیشہ دلچسپی اور ہمدردی کا اظہار فرمایا اور مجھے ہمیشہ عنایات خسروانہ سے سرفرازی بخشی * مجھے یقین ہی کہ جو زمانہ میں نے سانچی میں بسر کیا ہی وہ میری زندگی کا بہترین زمانہ تھا *

گلمرگ - کشمیر
یکم اگست سنہ ۱۹۱۷ع

جان مارشل

مین سے ایک تو ان مورتون اور قدیم اشیاء کي باتصویر فهرست هوگي جو عجائب خانے مین رکھي جائینگي ' دوسري ایک مفصل اور ضخیم تالیف هی جس مین ان خوبصورت نقش و نگار والي عمارات پر شرح و بسط کے ساتھ بحث کي جائیگي اور تصاویر بھي شامل کي جائینگي - خوش قسمتي سے فرانس کے دو مشہور فضلاء ' موسیو - اے - فوشے اور موسیو - اِي - سِنارت نے اس مجلد کي تالیف مین اپني شرکت منظور کرلي هی - چنانچه یه کتاب انگریزي اور فرانسیسي دونون زبانون مین شایع هوگي ' سو ١٠٠ سے زیاده عکسي تصاویر اس مین شامل هونگي اور سانچي کے علم‌الاصنام اور کتابونکے متعلق دونون فرانسیسي محقق مفصل مضامین لکھینگے ٭

علیا حضرت فرمانروائے ریاست بھوپال نے سانچي کے آثار قدیمه کي تحقیق و تحفظ سے جو احسان مستشرقین اور قدردانان صنعت هند پر کیا هی اوس کا تذکره کتاب کے تهدیه مین کیا جاچکا هی - خود میري ذات پر علیا حضرت کا بار احسان اور زیاده هی ' کیونکه ان آثار کي تحقیق و ترمیم کا کام جو میرے سپرد

فہرست مضامین

صفحہ

باب ۱ — جغرافیائی حالات . . . . . ۱۵ تا ۲۴
سانچي کي پہاڑي - ۱۸ ، قديم و جديد
رستے - ۲۰ ، پہاڑي کي چوٹي اور
فصيل - ۲۱ ،

باب ۲ — تاريخ اور صنعت . . . . ۲۵ تا ۶۹
عصر قديم - ۲۹ ، آشوک موريا - ۲۹ ، عہد
شنگا - ۳۱ ، عہد اندھرا - ۳۵ ، خاندان
شہرات - ۴۰ ، مغربي شترپ - ۴۱ ، قرون
وسطي کا ابتدائي دَور - ۴۳ ، شہنشاہي
خاندان گپتا - ۴۳ ، بدھہ گپت اور بھانو
گپت - ۴۵ ، عہد گپتا - ۴۵ ، عہد گپتا کي
صنعت - ۴۹ ، اہل ھُن - ۵۱ ، اواخر
دور وسطي - ۵۴ ، مہر بھوج والئے
قنوج - ۵۵ ، مالوہ کا پرمار خاندان - ۵۶ ،
انہلواڑہ کا چالوکي خاندان - ۵۷ ، اواخر
قرون وسطي کي صنعت - ۵۷ ، سانچي
بزمانہ حال - ۵۹ ،

مجسمے - ۱۶۲ ' سٹوپۂ کلاں کي
مرمت - ۱۶۵ ' سٹوپہ کلاں کے گرد سنگي
فرش اور مشرقي محافظ ديوار - ۱۶۸ '

باب ۵ — وسطي رقبے کے اور سٹوپے . . ۱۷۰ تا ۱۸۳
سٹوپہ نمبر ۳ - ۱۷۰ ' سٹوپہ نمبر ۳ کا منقش
پھاٹک - ۱۷۳ ' سٹوپہ نمبر ۴ - ۱۷۵ ' سٹوپہ
نمبر ۶ - ۱۷۶ ' سٹوپہ ھائے نمبر ۵ و ۷
وغيرہ - ۱۷۷ ' سٹوپہ نمبر ۱۲ - ۱۷۸ ' سٹوپہ
نمبر ۱۴ - ۱۸۰ ' سٹوپہاے نمبر ۲۸ و ۲۹ - ۱۸۲

باب ۶ — وسطي رقبے کے ستون اور لاٹھيں . ۱۸۴ تا ۲۰۱
آشوک کي لاٹھ - ۱۸۴ ' ستون نمبر ۲۵ - ۱۹۲ '
ستون نمبر ۲۶ - ۱۹۴ ' ستون نمبر ۳۵ - ۱۹۶ '
ستون نمبر ۳۴ - ۲۰۰ '

باب ۷ — وسطي رقبے کے مندر . . . ۲۰۲ تا ۲۲۱
مندر نمبر ۱۸ - ۲۰۲ ' اس مقام کي قديم
عمارات - ۲۰۷ ' مندر نمبر ۱۷ - ۲۱۱ '
مندر نمبر ۹ - ۲۱۴ ' مندر نمبر ۳۱ - ۲۱۵ '
ناگي کا مجسمہ - ۲۱۷ ' وسطي اور شرقي
رقبے کے درميان پشتے کي ديوار - ۲۱۸ '
عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور ستون
نمبر ۲۰ - ۲۱۹ '

باب ۸ — جنوبي رقبہ . . . ۲۲۲ تا ۲۳۹
مندر نمبر ۴۰ - ۲۲۲ ' عمارت نمبر ۸ - ۲۳۰ '
خانقاھيں - ۲۳۲ ' خانقاہ نمبر ۳۶ - ۲۳۳ '

صفحہ

باب ۳ — ستوپہ کلاں . . . . . ۷۰ تا ۸۱
ستوپۂ کلاں کي عمارت - أصلي کیفیت اور تاریخ - ۷۱ ' عہد اشوک کا خشتي ستوپہ - ۷۲ ' سنگي غلاف کا اضافہ - ۷۴ ' حرمیکي کٹہرہ اور چھتري - ۷۹ ' فرشي کٹہرہ - ۷۷ ' عہد گپتا کے کتبے - ۷۸ ' پردکھنا یا طواف‌گاہ - ۸۰ ' زینے اور چبوترے کے کٹہرے - ۸۰ '

باب ۴ — ستوپۂ کلاں کے منقش پھاٹک وغیرہ - ۸۲ تا ۱۹۹ '
پھاٹکوں کي تاریخي ترتیب اور کیفیت - ۸۲ ' کتبے - ۸۸ ' اشکال و مناظر کي تعبیر - ۸۸ ' ایسي تصویرات جو کئي جگہ کندہ ہیں - ۸۹ ' بدھہ کي زندگي کے چار اہم واقعات - ۹۰ ' یکھشا - ۹۴ ' حیوان و طیور - ۹۵ ' پھول پتي کا کام - ۹۷ ' جنوبي پھاٹک - ۱۰۰ ' سنگي شہتیر - ۱۰۱ ' بائیں جانب کا ستون - ۱۰۷ '
شمالي پھاٹک - ۱۱۱ ' سنگي شہتیر - ۱۱۱ '
داہان ستون - ۱۱۹ ' بایان ستون - ۱۲۵ '
مشرقي پھاٹک - ۱۲۹ ' سنگي شہتیر - ۱۲۹ '
داہان ستون - ۱۳۳ ' بایان ستون - ۱۳۸ '
مغربي پھاٹک - ۱۴۴ ' سنگي شہتیر - ۱۴۴ '
داہان ستون - ۱۴۸ ' بایان ستون - ۱۵۴ '
مرقعوں کي طرز ساخت اور صنعت - ۱۵۹ '
پھاٹکوں کے سامنے بدھہ کے چار

فہرست تصاویر

Plate	پلیٹ نمبر		مقابل صفحہ
I	۱	ستوپۂ کلاں - منظر شمالمشرقي .	سر ورق
II	۲	,, - ارتفاع جنوبي . .	۷۴
III	۳	,, - شمالي پھاٹک . .	۸۴
IV	۴	,, - مغربي پھاٹک - دائیں ستون کا منتقش روکار . .	۱۰۰
V	۵	(a) جنوبي پھاٹک - پشت - ، درمیاني شہتیر پر چھدنتا جاتک کي تصویر . .	
	,,	(b) جنوبي پھاٹک - پشت - ، زیرین شہتیر :— " جنگ تبرکات " کا نظارة .	۱۰۶
VI	۶	(a) جنوبي پھاٹک - بایاں ستون - اندروني رخ :— بودھي ستوا کے بالوں کي پرستش	
		(b) شمالي پھاٹک - دایاں ستون - اندروني رخ :— بندر کا نذرانہ . .	
		(c) مشرقي پھاٹک - بایاں ستون - روکار :— بدھ کا پاني پر چلنا . . .	

خانقاہ نمبر ۳۷ - ۲۴۴ ' خانقاہ نمبر
۳۸ - ۲۳۵ ' عمارت نمبر ۳۲ - ۲۳۹ '

باب ۹ — مشرقي رقبه . . . ۲۳۷ تا ۲۹۱
مندر اور خانقاہ نمبر ۴۵ - ۲۳۷ ' قدیم مندر
اور خانقاہ - ۲۳۸ ' موجودہ مندر - ۲۳۱ '
مشرقي میدانوں کا نظارہ - ۲۵۳ ' خانقاہ
نمبر ۴۴ - ۲۵۵ ' خانقاہ نمبر ۴۶
و ۴۷ - ۲۵۶ ' عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰
و ۴۲ - ۲۵۸ ' عمارت نمبر ۴۳ - ۲۹۰ '

باب ۱۰ — ستوپه نمبر ۲ اور دیگر آثار . ۲۹۲ تا ۲۷۸
قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات - ۲۹۳ '
بڑا سنگي پیاله - ۲۹۴ ' ستوپه نمبر
۲ - ۲۹۴ ' ستوپه نمبر ۲ کے قریب دیگر
آثار - ۲۷۵ ' سانچي کے نواح میں دلچسپي
کي اور چیزیں - ۲۷۹ '

ضمیمة — بدھه کي زندگي کے مختصر حالات خصوصاً
جہاں تک آنکا تعلق سانچي کي تصاویر
سے هی - ۲۷۹ تا ۳۰۵ '

بعض صنعتي و معارتي الفاظ کي فہرست (مترجم) ۳۰۷ تا ۳۱۷

رهنمائے سانچي

باب اوّل

جغرافيائي حالات

بهيلسه سے دس بارہ ميل کے فاصلے پر ستوپون(۱) کے چند مجموعے هين جو ستوپهائے بهيلسه کے نام سے مشهور هين(۲) - ان مين سے ايک مجموعه سناري کي پهاڙي

(۱) ستوپه کي ابتدا ان قديم قبرون سے هي جو خاک کے نيم کروي تودون يا تيلون کي شکل مين بنائي جاتي تهين - بودھ مذهب کے پيرو عموماً ستوپون مين مهاتما بدھ کے يا بودھ مذهب کے کسي بزرگ شخص کے سوختہ " آثار " دفن کرتے هين اور اونکو متبرک سمجهکر اونکي زيارت اور اونکے گرد طواف کرتے هين يه ستوپے بالکل ٹهوس هوتے هين - برما مين ستوپے کو پگوڈا ' جزيرہ سيلون (لنکا) مين ڈاگبه اور نيپال مين چيتيا کہتے هين - سانچي کے نواح مين ستوپے کو بهٹا اور ستوپه کلان کو ساس بهو کا بهٹا کهتے هين (مترجم) -

(۲) ان مين سے زيادہ اهم مجموعون کا حال سر اليگزينڈر کننگهم نے اپني کتاب " بهيلسه ٹوپس " مين لکها هی جس مين رياست

پلیٹ نمبر Plate			مقابل صفحه
		(d) مغربي پهاٹك - دایاں ستون - روکار :— مہاکپي جاتك . . .	۱۲۴
VII	۷	(a) مشرقي پهاٹک - روکار - درمیاني شہتیر :— کپل وستو سے بدهه کي روانگي .	
		(b) مشرقي پهاٹک - روکار - زیریں شہتیر :— آشوک اور اسکي راني کا بودهي درخت کي زیارت کو آنا . . .	۱۳۲
VIII	۸	(a) مغربي پهاٹک - روکار - زیریں شہتیر :— چهه دنتا جاتك . . .	
		(b) مغربي پهاٹك - پشت - درمیاني شہتیر :— '' جنگ تبرکات '' .	۱۳۹
IX	۹	ستوپه نمبر ۳ - منظر جنوبي و جنوبمغربي	۱۷۲
X	۱۰	(a) آشوک کي لاٹهه کے شیر . . .	
		(b) وه مجسمه جو ستون نمبر ۳۵ کي چوٹي پر قائم تها	۱۸۶
XI	۱۱	(a) مندر نمبر ۱۸ (b) مندر نمبر ۱۷ .	۲۱۲
XII	۱۲	خانقاه هاے نمبر ۴۵ و ۴۷ اور ستوپه نمبر ۳ کا منظر (جنوب مشرق سے) .	۲۳۷
XIII	۱۳	ستوپه نمبر ۲ - فرشي کٹہرے کي تصویریں	۲۷۴
XIV	۱۴	سانچي اور اسکے نواح کا پیمائشي نقشه .	۳۱۸
XV	۱۵	سانچي کي عمارات کا سطحي نقشه ـ پلیٹ ۱۴ کے بعد	

یه هی که مشرقی مالوہ (قدیم آکر - आकर) کا مشهور
اور آباد پایهٔ تخت شهر ودیشا قدیم زمانے مین موجوده
قصبهٔ بهیلسه کے قریب بیس اور بیتوا ندیون کے مقام
اتصال پر واقع تها - اس شهر کے اندر اور اس کے گرد و
نواح مین بوده مذهب کے پیرورن کي ایک مرفه الحال
جماعت پیدا هوئي جس کو قریبي پهاڑیونکي چوٹیون
پر خانقاهین اور یادگاري عمارتین تعمیر کرنے کیلئے
باموقع اور دلکش مقامات نظر آئے - یه مقامات شهر کے
شور و غل سے محفوظ مگر آبادي سے اسقدر نزدیک تهے
که لوگون کو انکي سیر یا زیارت کا شوق دامنگیر هوتا تها
بوده مذهب کي دیگر متبرک عمارات کے لئے عموماً
ایسے مقامات منتخب کئے گئے تهے جنهین بُدّهه کے قیام
کا تقدس حاصل هوچکا تها ، مثلاً بوده گیا ، سار ناتهه ،
کُسیا وغیره ، اور در اصل وه عمارات بهي بُدّهه کي
زندگي کے کسي خاص واقعه کي یادگار مین بنائي گئي
تهین - مثلاً بوده گیا مین گوتم کي حصول معرفت کی
یادگار هی ، سارناته مین آسکے پہلے وعظ کی ، اور کُسیا
مین آسکي نروان یعني وفات کي - مگر سانچي کو بُدّهه
کي زندگي کے کسي واقعه سے تعلق رکهنے کا فخر حاصل

پر واقع هی ' دوسرا ستدهارا مین ' تیسرا پپلیا بهوجپور مین اور چوتها اندهیر مین هی - پانچوان مجموعه ' جو دلچسپي اور وسعت کے لحاظ سے ان سب پر فائق هی ' موضع سانچي(۱) پرگنه دیوان گنج ریاست بهوپال مین بهیلسه سے ساڑهے پانچ میل جنوب مغرب کي طرف واقع هی -

بهیلسه کے نواح مین بوده مذهب کي ان متعدد عمارات کا وجود محض اتفاقي بات نهین هی - حقیقت

[بقیه حاشیه صفحه گذشته]

کے اس حصے کا نقشه اور چند سٹوپون کے متعلق کننگهم صاحب کي تحقیق و تفتیش کا مفصل حال درج هی -

(۱) عرض بلد ' 28-°23 شمال ' طول بلد ' 48-°77 مشرق مین واقع هی - سانچي کا چهوٹا سا سٹیشن ' جي - آئي - پی - ریلوے لائن پر پهاڑي کے دامن سے قریباً تین سو گز کے فاصلے پر واقع هی - فرسٹ اور سیکنڈ کلاس کے مسافرون کے لئے ٹریفک منیجر صاحب (بمبئي) کي منظوري سے ڈاک اور اکسپریس گاڑیان یهان ٹهیرائي جاسکتي هین - پهاڑي کے دامن مین ریاست نے ایک خوشنما ڈاک بنگله بنوا دیا هی - مگر جو مسافر یهان قیام کرنا چاهیں اپنا بستر همراه لائین اور خانسامان کو پہلے سے اپني آمد کي اطلاع دیدیں -

مانند جو اِسکے قریب هیں ' اس پهاڑي کي ساخت
بهي ریتیلے پتهر کي هی جسکي بڑي بڑي چٹانیں
ته به ته نیچے کي جانب ڈهلوان هوتي چلي گئي هیں
(بودھ مذهب کے معماروں کیلئے یه چٹانیں پتهر کي
عمدہ کهانیں ثابت هوئیں اور مصالحه عمارات کے قریب
هي سهولیت سے دستیاب هوسکا) -

پهاڑي کي ناهموار سطح اور مختلف‌اللّون پتهر رنگ
اور هیئت کا نهایت خوشنما منظر پیش نظر کرتے هیں '
اور بیشمار خود رو درخت اور جنگلي نباتات جو چٹانوں
کے هر گوشه و شگاف سے سر نکالے هوئے هیں اس نظارے
کي رعنائی کو اور بهي دوبالا کرتي هیں - پهاڑي کے
پهلوؤں پر چاروں طرف خود رو جهاڑیوں کي افراط هی '
خصوصاً جنوبي حصے میں ' جهاں بلند سایه دار چٹانیں
آفتاب کي شعاعوں کو پهنچنے نهیں دیتیں ' نباتات کي
اور بهي زیادہ بهتات هی - اس حصے میں گهرے سبز
پتوں والے کهِرني کے سدا بهار درخت کثرت سے هیں اور
شروع موسم بهار میں ڈهاک (جسکا نام انگریزي زبان میں
flame of the forest یعني " شعلهٔ بیاباں " نهایت
موزوں رکها گیا هی) کے بےشمار درخت اپنے آتشیں پهولوں

نه تها اور بودھ مذهب کي کتابون مين سانچي کا نام تك نظر نهين آتا - چيني سياح فاهيان اور هوان چوانگ ' جو چوتهي اور ساتوين صدي عيسوي مين هندوستان آئے ' بودھ مذهب کے قديم مشهور مقامات کے متعلق بهت سا تاريخي مصالحه بهم پهنچاتے هين ليکن سانچي کے بارے مين وہ بالکل خاموش هين - مگر باوجود اس تاريخي گمنامي کے يه عجيب اتفاق هی که سانچي کے آثار هندوستان مين بودھ مذهب والون کے فن تعمير کي سب سے زيادہ شاندار اور مکمل مثال هين -

سانچي کي پهاڑي

جس پهاڑي پر سانچي کے آثار واقع هين اُس مين نه تو کوئي قابل ذکر خصوصيت هی ' نه اُسکي هيئت کذائي ايسي هی جو اُسکو قريب کي پهاڑيون سے (جو جانب جنوب و مغرب حلقه باندھے کهڑي هين) ممتاز کرسکے - بلندي مين يه پهاڑي ۳۰۰ فيٹ سے بهی کچھ کم هی اور شکل مين ويل مچهلي کي پشت سے مشابه هی - وسط مين ايک زين نما نشيب هی جس مين سانچي کا گاؤن آباد هی - اِسي گاؤن کے نام سے پهاڑي کا يه نام پڑا هی - کوہ بندهيا چل کي اون شاخون کي

جس زمانے میں شہر ودیشا آباد تھا، سانچي کا رستہ شمال مشرقي جانب سے تھا اور پورینیا تال (دیکھو پلیٹ ۱۴ - Plate XIV) کے شمالي کنارے کي طرف سے پہاڑي پر چڑھکر چکني گھاٹي میں سے ہوتا ہوا میدان مرتفع کے شمالي جانب مڑتا اور موجودہ دروازے سے قریباً پچاس گز مشرق کي طرف گذرتا تھا - اِسکي ایک شاخ سطح مرتفع کے مشرقي ضلع کے وسط تک پہنچتي تھی - اس شاخ کا ایک ذرا سا حصہ حصار کي دیوار کے باھر اور قدیم شاھراہ کے دو حصے چکني گھاٹي میں اور فصیل کي شمالي دیوار کے قریب اب تک موجود ھیں - ان کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ھی کہ قدیم رستے میں پتھر کي بڑي بڑي سلوں کا فرش تھا جو قریباً بارہ بارہ فیٹ لمبي تھیں اور پہاڑ پر آڑي جمائي گئي تھیں -

پہاڑي کي مسطح چوٹي اور حصار کي دیوار

وہ میدان مرتفع جو پہاڑي کي چوٹي پر واقع ھی، اور جہاں یہ رستے ختم ہوتے ھیں، شمالاً جنوباً چار سو (۴۰۰) گز سے کچھ زیادہ طویل اور شرقاً غرباً دو سو بیس (۲۲۰) گز عریض ھی - ابتدا میں یہ میدان مشرق کي جانب بتدریج بلند ہوتا ہوا مندر نمبر ۴۵ (دیکھو نقشہ

کے خوشنما طرزون سے " فیِ الشَّجَرِ الاَخضَرِ نار" کا جلوہ دکھانے اور خاکستری رنگ کی عمارات سے ' جو پہاڑی کی چوٹی پر واقع ہیں ' مختلف اللّون ہوکر بوقلمونی کا ایک عجیب دلفریب اور نگاہ کو خیرہ کرنیوالا منظر پیش کرتے ہیں -

قدیم و جدید رستے

بڑی سڑک جو پہاڑی کو گئی ہی ' ریلوے سٹیشن سے شروع ہوکر ایک چٹیل ڈھال سے گذرتی ہوئی گاؤن کی طرف جاتی اور ایک چھوٹے سے تالاب کے قریب ' جس کا بند بہت پرانا ہی ' دائین جانب مڑتی ہی - تالاب کے پاس سے گذرتی ہوئی یہ سڑک قریباً اسی (۸۰) گز جانب جنوب جاکر اوس مرتفع رقبہ کے شمال مغربی گوشے مین داخل ہوتی ہی جس پر قدیم آثار و عمارات واقع ہیں - تالاب سے قُلّہ کوہ تک سڑک پر پتھر کی سلون کا فرش ہی اور سیڑھیان بنی ہوئی ہیں - یہ تمام سڑک جدید ہی اور جہان تک ہمین معلوم ہی سنہ ۱۸۸۳ع مین میجر کول (Cole) نے اس کو بنوایا تھا اور بعد ازان سنہ ۱۹۱۵ع مین راقم الحروف نے وسیع پیمانے پر اس کی مرمت کروائی -

تفصیلي حالات لکھنے مین ہم پہلے ستوپۂ کلان اور اُن عمارات کا بیان کرینگے جو ستوپۂ مذکور کے گرد واقع ہین - اول ستوپون کا ذکر ہوگا ٬ پھر ستونون کا اور اخیر مین مندرونکي کیفیت بیان ہوگي - اوسکے بعد ہم ناظرین کو دو مندرون (نمبر ۴۰ و نمبر ۸) اور تین خانقاہون (نمبر ۳۶ - نمبر ۳۷ و نمبر ۳۸) کي سیر کرائینگے جو ستوپۂ کلان کے جنوب مین واقع ہین ٬ اور اخیر مین مشرق کي جانب بلند طبقے پر اون عمارات کا معاینہ کرینگے جن پر نقشے مین نمبر ۴۳ سے نمبر ۵۰ تک کے نشان ثبت ہین (۱) - مگر ان عمارتون کے

---

(۱) پلیٹ ۱۵ (Plate XV) پر عمارات کا نقشہ دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ نمبر دینے مین کسي خاص قاعدے یا ترتیب کا لحاظ نہین رکھا گیا - اس کي وجہ یہ ہی کہ ستوپون پر نمبر ڈالنے مین مصنفین نے عموماً جنرل کننگھم کے نقشے کا اتباع کیا ہی جو سنہ ۱۸۵۴ع مین شائع ہوا تھا - اس نقشے سے اختلاف کرنے مین چونکہ تکلیف اور مغالطہ کا اندیشہ تھا اس لئے سوائے ایک استثناء کے مَینے جنرل کننگھم کے نمبرون کو قائم رکھا ہی - اور جو آثار مین نے خود دریافت کئے ہین اون کو پیشتر کي عمارات سے ممیز کرنے مین اس ترکیب سے نمبر دئے ہین کہ پہلا سلسلہ نشانات حتی الامکان قائم رہا ہی - جس استثناء کا اوپر

پليٹ ۱۵ - Plate XV) كي كرسي كے قريب اپنے نقطۂ ارتفاع پر پہنچتا تھا جہاں سے نيچے كے ميدانوں كي طرف قريباً تين سو فيٹ كي بالكل كھڑي ڈھلان هے - آگے چل كر هم بيان كرينگے كہ اس ميدان مرتفع كے مختلف طبقے كس طرح معرض وجود ميں آئے اور پشتے كي ديوار' جو ان كو ايك دوسرے سے جدا كرتي هے ' كس وقت تعمير هوئي -

حصار كي سنگي ديوار جو ميدان مرتفع كو گھيرے هوے هى غالباً گيارھويں يا بارھويں صدي عيسوي ميں تعمير هوئي تھي مگر سنہ ۱۸۸۳ع ميں اور اسكے بعد سنہ ۱۹۱۴ع ميں اسكي كثرت سے مرمت هوئي - فصيل كے بيشتر حصے كي بنياد چٹاں پر قائم هى مگر شرقي ديوار كا ايك حصہ عہد وسطي كے كھنڈرات كے اوپر سے گذرتا هى - موجودہ دروازہ ' جو فصيل كے شمال مغربي گوشے ميں واقع هى ' ميجر كول كا بنوايا هوا هى - قديم دروازہ غالباً اس سے ذرا فاصلے پر مشرق كي جانب تھا جہاں سے قديم رستہ فصيل كي تعمير سے قبل گذرتا تھا -

پہاڑي كي چوٹي پر جو عمارات واقع هيں انكے

باب ۲

تاریخ اور صنعت

سانچي کی تاریخ اشوک کے عہد حکومت یعني تیسري صدي قبل مسیح سے شروع هوکر چودہ سو (۱۴۰۰) سال کے عرصے پر پهیلي هوئي هی اور هندوستان مین بودھ مذهب کے عروج و زوال کي تاریخ سے قریب قریب هم عہد هی - مشرقي مالوہ کے ان چودہ سو (۱۴۰۰) برس کے سیاسي واقعات کے متعلق هماري معلومات نہایت محدود هین اور انمین بهي بہت سي باتین مشتبه هین - تاهم ان کي مدد سے هم حکمران خاندانون کي بڑي بڑي تبدیلیون اور ان مذهبي تحریکون کا حال معلوم کرسکتے هین جن سے یه حصه ملک اثر پذیر هوا اور جن کا عکس ان تغیرات مین نمایان هی جو التزاماً اُس زمانے کي عمارات کے طرز آرائش و تعمیر مین پیدا هوے -

اس غرض سے که یه تاریخي واقعات اور اِن کے اثر جو سانچي کے طرز تعمیر اور فن سنگتراشي پر پڑے ،

مفصل حالات قلمبند کرنیسے پیشتر سانچي کي زمانۂ ماضي و حال کي تاریخ اور ان آثار کي صنعتي خوبیون کے متعلق کچھ لکھنا مناسب معلوم هوتا هی -

---

[بقیه حاشیه صفحه گذشته]
ذکر آیا هی وہ قدیم زمانے کا ایک مندر هی جس پر نقشے مین نمبر ۸ دیا گیا هی - جنرل کننگھم کے نقشے مین ستوپه نمبر ۳ کے شمال مین ایک اور ستوپه نمبر ۸ نظر آتا هی - لیکن موقعه پر اس قسم کي کسي عمارت کا وجود نهین اور نه مسٹر طامسن اور جنرل میسي کے نقشون مین اس کا پته چلتا هی - جنرل میسي نے (جو سنه ۱۸۵۱ع مین کننگھم صاحب کے ساتھ سانچي مین مقیم تھے اور اُن کے نقشے کے نمبرون کا پورا تتبع کرتے هین) عمارت نمبر ۸ کو ستوپۂ کلان کے شمال کي بجائے جنوب مین اوس جگه دکھایا هے جهان اب ایک قدیم مندر کي سنگي بنیاد برآمد هوئي هی - کننگھم صاحب نے اپنے نقشے مین اس جگه کوئي عمارت نهین دکھائي - اس سے ظاهر هوتا هی که جنرل کننگھم نے ، (جن کا نقشه دیگر اعتبارات سے بھي صحیح نهین هی) عمارت نمبر ۸ کو غلطي سے مرکزي مجموعے کے جنوب مین دکھانے کي بجائے شمال مین دکھا دیا هی -

کیا گیا ہی اور قیاس یہ ہی کہ غالباً یہي مقام في زماننا سانچي کے نام سے مشہور ہی - تاریخ مذکور مین لکھا ہی کہ اشوک زمانۂ ولیعہدي مین ایک دفعہ اُجین کا وائسرائے ہو کر جا رہا تھا - رستے مین اُس نے شہر وِدیشا مین قیام کیا اور وہان کے ایک مہاجن کي بیٹي دیوي نامی سے شادي کي - اس راني سے اشوک کے تین بچے ہوئے ، اُجیني اور مہندر نام دو لڑکے اور سنگھا مترا نامي ایک لڑکي - اسي تاریخ مین بیان کیا گیا ہی کہ اشوک کے تخت نشین ہونے کے بعد ، غالباً اُس کے ایماء سے داعیان بودھ مذہب کی ایک جماعت شہزادہ مہندر کي سیادت مین سیلون بھیجي گئي - سیلون کا سفر شروع کرنے سے پہلے مہندر شہر وِدیشا کے قریب موضع چِتیا گِري مین اپني والدہ سے ملنے آیا اور ایک شاندار خانقاہ مین فروکش ہوا جو راني نے خود تعمیر کروائي تھي -

اب اگر مہندر کا یہ قصہ ، جو سِنگھالي تاریخ مین مذکور ہی صحیح مان لیا جاے تو چیتیا گري اور سانچي کو ایک ہي مقام سمجھنا قرین عقل معلوم ہوتا ہی ، کیونکہ سانچي ہي مین اشوک نے اپنے

بآساني ذهن نشين هو جائين هم نے سانچي کي تاريخ کو تين زمانون پر تقسيم کيا هي -

دور اول — عهد اشوک سے شروع هوکر سنه ۴۰۰ عيسوي تک جاتا هي يعني قريباً اوس زمانے تک جبکه چندر گپت ثاني نے سلطنت شترپ کا خاتمه کيا -

دورِ ثاني — خاندان گپتا کي ابتدا سے شهنشاه هرش کي وفات تک هي جو سنه ۶۴۷ع مين واقع هوئي - اور

دورِ ثالث — اواخر قرون وسطی سے شروع هوکر بارهوين صدي عيسوي کے اخير مين ختم هوتا هي -

دور اول يا عصر قديم

سانچي کا قديم نام کاک‌ناد (لفظي معني - " کوے کي آواز") هي - مگر يه نام صرف کتبون هي مين پايا جاتا هي اور کسي قديم مصنف نے اس کا ذکر نهين کيا -

ليکن جزيرۂ سيلون کي بوده مذهب کي تاريخ مهاونس مين ايک مقام چيتيا گري کے نام سے بيان

اشوک موریا

اشوک نے غالباً اوائل عمر ہي مین بودھ مذہب اختیار کرلیا تھا اور اپنے عہد حکومت (سنہ ۲۷۳ تا سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے آخري تیس ۳۰ سال مین آسنے اپنے قریب قریب غیر محدود اختیارات کو اپني وسیع سلطنت کے طول و عرض مین ' جس مین سوائے احاطۂ مدراس کے سارا ہندوستان شامل تھا ' بودھ مذہب کي اشاعت مین صرف کیا اور مصر اور البانیہ جیسے دور دراز ممالک مین بھي اپنے مشنري تبلیغ مذہب کي غرض سے بھیجے(۱) - حقیقت مین اس عظیم‌الشان شہنشاہ کي شہرت کا دار و مدار آس مخلصانہ اور جوشیلي سر پرستي پر ھی جو بودھ مذہب کي حمایت مین اوس نے ظاہر کي اور اس لئے ہمین تعجب نہ کرنا چاھئے کہ اشوک کے عہد کي اکثر عمارتین اور یادگارین ' جن کے آثار اب تک محفوظ ہین ' بودھ مذہب ھي سے تعلق رکھتي ہین(۲) - ان آثار مین ہندوستان کي

---

(۱) اعتراض کیا گیا ھی کہ جس مذہب کي اشاعت اشوک کے نمایندون نے کي وہ بودھ مذہب تھا یا نہین - اکثر فضلاء کي رائے ھی کہ بلا شبہ بودھ مذہب ھي کي تبلیغ کي گئي تھي -

(۲) یہ یادگارین حسب ذیل ہین :— (۱) منادات شاھي جو اشوک کي قلمرو کے تمام حصون مین ' ہندوستان کي شمال مغربي

منادات والي لاٹھ اور اور یادگارین تعمیر کروائي تھین اور اس نواح مین صرف سانچي هي ایك ایسي جگه هی جہان عہد موریا کي عمارات کے آثار پائے جاتے هین - مگر بدقسمتي سے اس قصے کے متعلق ایک اور روایت بهي هی جس سے پایا جاتا هی که مہندر اشوک کا بیٹا نہین بلکه بهائي تها اور ودیشا سے اوس کا کوئی تعلق نه تها - ان مختلف روایات کي بنا پر مہاونس کے قصے سے سانچي کے قدیم آثار کي اصل و ابتدا کے متعلق کوئي نتیجه نکالنا ظاهرا خطرے سے خالي نہین هی -

بہر حال مہندر کا یه قصه خواه صحیح هو یا غلط لیکن (جیسا که هم ابهي بیان کرینگے) اس بات کي کافي شہادت موجود هی که سانچي مین پیرران بوده مذهب اول اول اشوک کے زمانے مین آباد هوئے - اور اس شہنشاه کي تعمیر کي هوئي یادگارون سے بهي صاف ظاهر هوتا هی که سانچي کي شنگها (- مذهبي منڈلي) سے اشوک کو خاص دلچسپي رهي اور اوسکي بہبود کي آس کو خاص رعایت منظور تهي -

"مواجہت" (۱) کے ظاہري اصول نے اُن کے تخیّل کو پا بہ زنجیر کر رکھا تھا ' اور " ذھني " یا " حافظہ کي تصویر " کي جگہ ابھي مشاھدے نے نہین لي تھي -

عہد شنگا

اشوک کی وفات (سنہ ۲۳۲ قبل مسیح) کے بعد سلطنت موریا کا شیرازہ بہت جلد بکھر گیا - مرکزي طاقت مین ضعف آ گیا اور دُور دُور کے صوبے خود مختار ھوگئے - آخر کار سنہ ۱۸۵ قبل مسیح کے قریب مگدھ کي سلطنت خاندان شُنگا مین منتقل ھوگئي ·

اس خاندان کے متعلق ھماري معلومات کا دائرہ نہایت ھي محدود ھی - پُشیا متر ' جو اس خاندان کا باني ھی ' سلسلۂ موریا کے آخري تاجدار بِرِہي ھَدرتھ کو قتل کرکے تخت پر متمکّن ھوا تھا اور کالیداس کے ناٹک " مالوة کا اگني متر " سے ظاھر ھوتا ھی کہ

(۱) " Frontality " - اس لفظ کا اطلاق اون قدیم مجسمون کي صنعت پر ھوتا ھی جن مین رسمي طریق ساخت کي اس سختي سے پابندي کي گئي ھی کہ حرکت کا نام و نشان تک نہین پایا جاتا - اور اگر سر ' ناک ' سینہ اور ریڑھ کي ھڈي سے ھوتا ھوا ایک سیدھا خط ناف تک لے جائین تو ھر ایک مجسمے کے دو پورے پورے مساوي حصے ھو جائین - (مترجم) -

سنگتراشي کے عروج و کمال کے بہترین نمونے ملتے ہیں - لیکن وہ خاص آثار جن کا حاشیۂ پائین میں ذکر کیا گیا ہی ' نیز سانچي کا ستون جسپر شاهي فرمان منقّبت ہی ' در اصل هندي طرز کے نہیں بلکه مخلوط ایراني یوناني وضع کے ہیں اور یہ باور کرنیکے لئے کافي وجوہ موجود ہیں کہ وہ سب کے سب غیر ملکي اور غالباً باختري صناعوں کے بنائے ہوئے ہیں * اشوک کے زمانے میں هندوستان کي سنگتراشي نہایت ابتدائي حالت میں تھي - سنگتراش ایک وقت میں تصویر کي صرف ایک حالت هي دکھانے پر قادر ہوتے تھے ' " مقابلہ " یا

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

سرحد سے لے کر میسور تک ' ستونوں یا چٹانوں پر کندہ ہیں - (۲) سارناتھ ' سانچي ' اور اور مقامات میں خشکي سلوپے - (۳) پٹنہ عظیم آباد میں ستوندار هال کے کھنڈر - یہ هال غالباً شاهي محل کا ایک حصہ تھا اور بظاهر ایران کے اخمینی محلات کي وضع پر بنایا گیا تھا - (۴) کوہ برابر (صوبہ بہار) میں غار نما مندر جو اشوک یا اوسکے جانشینوں نے آجیوک فرقے کے سنیاسیوں کے لئے پہاڑ میں کھدوائے تھے - (۵) سارناتھ میں ایک ڈال پتھر کا چھوٹا سا کٹہرہ (۶) بودھ گیا کے مندر کے اندروني حصے کا تخت اور (۷) سارناتھ اور سانچي میں پتھر کي چھتریوں کے چند ٹکڑے -

ان عمارات مین اور عہد شنگا کے دیگر آثار مین سنگ تراشي کا جو کام پایا جاتا هی وہ فن کی آیندہ ترقی کے لئے بہت امید افزا معلوم ہوتا هی اگرچہ اپني موجودہ حیثیت مین وہ اُسی ابتدائی اور غیر مکمل حالت مین هی جو چھٹی صدي قبل مسیح کے

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

قریب موجود هی - یہ پتھر کا ایک ستون هی جس کا تاج جمشیدي وضع کا هی - تاج کے اوپر کسي زمانے مین گروڑ کا مجسمہ بنا ہوا تھا جو اب ضائع ہوچکا هی - اس ستون پر ایک کتبہ بھي کندہ هی جسمین تحریر هی کہ یہ ستون ہیلیوڈورس (Heliodoros) نامي ایک یوناني نے ' جو ڈاین (Dion) کا بیٹا تھا ' واسدیو (یعني وشنو) کے نام پر نصب کروایا تھا - یہ یوناني شاہ اینٹي الکیدس (Antialcidas) فرمانروائے تیکسلہ کي طرف سے راجہ کاشي پتر بھاگبھدر کے پاس شہر ودیشا مین بطور سفیر آیا تھا اور راجہ بھاگبھدر کے چودھوین سال جلوس مین ودیشا پہنچا تھا - ممکن هی کہ یہ راجہ وهي بھدر یا بھدرک ہو جس کو پرانون مین پشیا متر کا جانشین لکھا گیا هی -

یہ کتبہ چند وجوہ سے خاص اہمیت رکھتا هی اول تو اس سے یہ ثابت ہوتا هی کہ ہیلیو ڈورس جو یوناني نژاد تھا ' ہندي مذہب اختیار کرچکا تھا - دوسرے اس سے اُس میل جول کي بھي شہادت ملتي هی جو اسوقت یعني دوسري صدي قبل مسیح مین ہندوستان کے اس حصے کے حکمرانون اور پنجاب کي یوناني حکومتون کے درمیان قائم ہو رہا تھا -

پُشیا مِتر کے عہد حکومت مین اُس کا بیٹا اَگنی مِتر قلمرو کے مغربي حصے مین ' جس کا پایه تخت وِدیشا تها ' باپ کي طرف سے بطور وائسرائے حکومت کیا کرتا - زمانۂ مابعد کے مصنفین نے لکها هی که پُشیا مِتر نے بودھ مذهب کی تخریب لي - لیکن اوسکے جانشینون نے اس مذهب کے ساته ضرور رعایت برتي هوگي کیونکه بهرهُوت کے ستوپے کے دروازے پر جو کتبه هی اُس مین لکها هی که ستوپۂ مذکور " ملوک شُنگا کے زمانے مین " تعمیر هوا تها - علاوه برین سانچي کي حسب ذیل مہتم بالشان عمارتین بهي غالباً اسي خاندان کے عہد حکومت کي یادگارین هین :—

(۱) ستوپۂ کلان کا فرشي کٹهره اور پتهر کي غلافي چنائي - (یه ستوپه اصل مین بہت چهوٹا اور اینٹ کا بنا هوا تها) -

(۲) ستوپه هائے نمبر ۲ و ۳ کي اصل عمارات اور کٹهرے (باستثنائے دروازۂ ستوپه نمبر ۳) - اور

(۳) ستون نمبر ۲۵ (۱) —

(۱) عہد شنگا کي ایک اور دلچسپ یادگار سانچي سے پانچ میل کے فاصلے پر قدیم شهر ودیشا کي حدود مین موضع بیس نگر کے

گو غیر مُلکي تعلیم نے اس کو ایک حد تک فیض پہنچایا ہو اور اسمین بیداري بھی پیدا کی ہو تاہم ہندي صنعت کو غیر ملکي صنعت کي نقل نہین کہ سکتے - اس کے مستقلّانہ قومي حیثیت رکھنے کا ثبوت اس واقعہ سے ملتا ہی کہ اس نے سر زمین ہند مین درجہ بدرجہ نشو و نما پائي اور باقاعدہ ترقي کي ہی ' اور اسمین آرائشي حسن کي وہ عجیب و غریب خصوصیت بھی موجود ہی جو ہندي صنعت مین شروع سے آخر تک نمایان رہي ہی -

عہد اندھرا

خاندان شنگا کی حکومت ایک صدي سے کچھ زیادہ یعني سنہ ۷۰ قبل مسیح تک رہي - لیکن یہ امر ابھی فیصلہ طلب ہی کہ آنکے بعد عنانِ حکومت خاندان کانوا کے قبضۂ تصرف مین آئي یا اہل آندھرا کے ہاتھ مین - جنوبي اور مغربي ہندوستان مین اہل آندھرا نے زمانہ دراز سے اپنا تسلط جما رکھا تھا اور یہ (صحیح طور سے) معلوم ہی کہ آغاز سنۂ عیسوي سے کم از کم بیس تیس سال پیشتر آنہون نے مشرقي مالوہ کو اپني سلطنت مین شامل کرلیا تھا *

اس خاندان کے عہد حکومت مین ہندوستان کا

آغاز مین یونانی سنگتراشي کي تهی - " مواجهت "
یا " ذهني تصویر " کا ناگوار اثر برابر نمایان هی '
منبت کاري مین گهرائی بهت هي کم هی ' تصویرون
کے انداز بهدے اور بے لوچ هین اور وه ایسی معلوم
هوتي هین که گویا ساده زمین پر سِلهُت (Silhouettes)
یعني خاکے سے کهینچ دئے گئے هین جن کے باهم مربوط
کرنیکي کوشش بهي بهت کم کي گئي هی -
لیکن (جب هم اس زمانے کي صنعت کو ایک دوسرے
نقطهٔ نگاه سے دیکهتے هین تو) تصویرون کے نمایان
حصون اور اندروني جزئیات کے دکهانے مین اس دور
مین بهت کچهه ترقي نظر آتي هی اور اس کے علاوه
اور بهي بهت سي باتین هین جن سے ظاهر هوتا هی
که صناعون نے مناظر قدرت کا بلا واسطه مشاهده شروع
کردیا تها - سانچي ' بهرهوت ' اور بوده گیا مین
عهد شنگا کي صنعت سنگتراشی کے جو نمونے پائے
جاتے هین آنمین کسي کسي سے اس کا بهي پته
چلتا هی که بیروني ' اور خصوصاً یوناني ' خیالات
اس وقت پنجاب کي یوناني نو آبادیون کے ذریعه سے
هندوستان پر کیا اثر ڈال رهے تهے - لیکن ان نمونون کي
صنعت اپني اصل وضع کے لحاظ سے سراسر مُلکي هی ' اور

حاصل ہوئے ہیں اور جن سے پایا جاتا ہی کہ دوسری صدی قبل مسیح میں مشرقی مالوہ ' اہل اندھرا کے ماتحت نہیں بلکہ شنگا خاندان کے زیر نگین تھا - علاوہ ازین مذکورہ بالا رائے کی تردید ہندوستان کی قدیم سنگتراشی کی تاریخ سے بھی ہوتی ہی جو گذشتہ چند سال کے عرصے میں نہایت مستحکم اصول پر مرتب ہو چکی ہی - پس اس امر کو گویا یقینی سمجھ لینا چاہیئے کہ جس راجہ کا کتبہ میں ذکر ہی وہ زمانۂ مابعد کے اُن شاتکرنیون میں سے ہی جن کے نام پُرانون کی فہرستون میں درج ہیں - اور یہ خیال شاید کچھ ایسا غلط نہ ہوگا کہ اس راجہ کا عہد حکومت پہلی صدی قبل مسیح کے وسط یا نصف ثانی میں ہوا ہی -

اس زمانے کے فن تعمیر کی بہترین یادگار سانچی کے منقش پھاٹک ہیں - ستوپہ نمبر ۲ کے فرشی کٹھرے اور ستوپۂ کلان کے جنوبی پھاٹک کی تعمیر میں (جو اور سب پھاٹکون سے قدیم ہی) ' بظاہر تیس چالیس سال سے زیادہ کا تفاوت نہیں ہی - لیکن اس قلیل عرصے میں منبت کاری کی صنعت میں جو ترقی ہوئی ہی وہ نہایت حیرت انگیز ہی : مثلاً

ابتدائی فن سنگتراشي معراج کمال کو پہنچگیا اور سانچي کي بہترین عمارات یعنی ستوپہ نمبر ۳ کا تنہا دروازہ اور ستوپۂ کلان کے چارون دروازے اسی زمانے مین تعمیر ہوئے - یہ پانچون پھاتک ایکدوسرے سے دس دس بیس بیس سال کے تفاوت سے بنائے گئے ہونگے -

ستوپۂ کلان کے جنوبي پھاتک پر جو سب سے قدیم ہی ایک کتبہ کندہ ہی - اسمین تحریر ہی کہ پھاتک مذکور کا ایک شہتیر آنند نامي معمار نے بطور ہدیہ نذر کیا تھا جو آندھرا خاندان کے راجہ سري شاتکرني کے معمارون کي جماعت کا سردار تھا - افسوس ہی کہ شاتکرني کا لقب اس خاندان کے بہت سے راجاؤن نے اختیار کیا تھا اور اسلئے قطعي طور پر یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ کتبے مین جس شاتکرني کا ذکر ہی ' وہ کونسا راجہ تھا - اب تک محققین اسکو عموما وہی شاتکرني سمجھتے رہے ہین جو دوسري صدي قبل مسیح کے اواسط مین بر سر حکومت تھا اور جس کا نام نانا گھاٹ اور ہاتھي گمپھا کے کتبون مین مذکور ہی - لیکن یہ رائے اُن معلومات کے متناقض ہی جو ہمین مشرقی مالوہ کي تاریخ کے متعلق حال مین

بیّن ثبوت یه هی که پهاٹکون کي منبت کاري مین بہت سے آرایشي نمونے غیر ملکي موجود هین :—
مثلاً ایرانی طرز کے جرس نما تاج ستون ، آشوري وضع کا پهول پتي کا کام ، اور مغربي ایشیا کے خیالی پردار درندے - اس کے علاوہ بعض پیکرون مین مخلوط یوناني شامی صنعت کا اثر بهي نمایان هی : مثلاً مشرقي پهاٹک کي تصویرون مین کوهستاني سوارون کي خاص وضع ، بعض اشکال کا حسن تناسب اور اُنکا متوازن طریق ساخت ، اور روشني اور سایے کي ترتیب سے مُرقّع مین رنگین تصویر کا سا انداز پیدا کرنا ، یه سب باتین یوناني شامي صنعت کے اثر پر دالّ هین -

لیکن اگرچه مغربي صنعت نے ابتدائي هندي صنعت کے ارتقاء مین بہت بڑا حصه لیا ، همین اس مغربی اثر کا اندازہ کرنے مین مبالغه سے کام نہین لینا چاهئے - هندوستان کے قدیم صناعون نے غیر ممالک کي صنعتون سے مستفیض هونے مین پوري پوري آمادگي دکهائي هی جو صحیح المذاق اهل فن کا خاصه هی ، تاهم اونکے کام کو ایراني یا یوناني کہنا حقیقت سے اتنا هي بعید هوگا ، جتنا که سینٹ پال کے گرجے کي موجودہ عمارت

پھاٹکون کے آرائشي کام مين وہ خامي اور بھدا پن کمتر هی جو ستوپہ نمبر ۲ کے کٹھرے مين خصوصيت کے ساتھ نمايان هی ' اور گو آن کے نقوش و تصاوير مين ترتيب اور صناعي کے مختلف نمونے هين تاهم عام طور پر ان کا صنعتي معيار بہت اعلے هی اور وہ صريحاً ان تجربہ کار صناعون کے کمال کا نمونہ هين جو ابتدائي زمانے کي " ذهني تصوير " کي بندشون سے آزاد هوکر اشکال کو غير مصنوعي اور بے تکلف انداز مين دکھانے پر قادر تھے ' اور يہ مہارت حاصل کرچکے تھے کہ مرقعون مين مختلف صورتين فطرتي اور پُر اثر پيرايے مين کسطرح ترتيب دي جاتي هين ' تصويرونمين عمق کيسے دکھاتے اور فاصلے کا اظہار کسطرح کرتے هين ' پيکرون مين جذبات کي روح کيونکر پھونکي جاتي هی اور مختصر يہ کہ اپنے مطلب اور مقصود کا اظہار نہايت صحت کے ساتھ اور دلکش پيرايے مين کيونکر کرسکتے هين -

يوناني اور مغربي ايشيا کي صنعت نے جتنا اثر عہد شنگا مين قديم هندي صنعت پر ڈالا تھا ' اُس سے کہين زيادہ اور گہرا اثر عہد اندهرا مين ڈالا - اس کا

عیسوي کے اختتام کے قریب چند عشرات کیلئے خاندان شہرات نے منقطع کردیا تھا مگر سنہ ۱۲۵ عیسوي کے قریب گوتمي پتر سري شاتکرني کی کوششون سے دوبارہ عنان حکومت خاندان آندھرا کے قبضے مین آ گئي اور چوتھائي صدي تک آنکي سلطنت قائم رهی - آخر کار سنہ ۱۵۰ عیسوي کے قریب شترپ اعظم رُدرا دامن نے خاندان آندھرا کا همیشه کے لئے خاتمه کردیا اور سانچی اور ودیشا چہارم صدی عیسوی کے اختتام تک (جبکه مالوہ اور سوراشٹر دونون صوبے سلطنت گپتا مین شامل کر لئے گئے) مغربي شترپون کے زیر نگین رهے(۱) -

مغربي شترپ

مغربی هند کے شترپ ، جن مین خاندان شہرات اور مابعد کے شترپ شامل هین ، هندي الاصل نه تھے اور جیسا که اُن کے لقب(۲) سے ظاهر هوتا هی کسي بڑي

---

(۱) مفصله ذیل شترپ راجاؤن کے سکّے سانچي مین دستیاب هوئے هین :— وجے سین ، ردراسین ثاني ، وشوا سنہا ، بهرتري دامن ، وشواسین ، رُدرا سنہا ثاني ، رُدرا سین ثالث -

(۲) شَترَپ (یوناني σατράπης - شَتراپیز) سے هندوستان اور ایران مین نائب شہنشاه مراد لیجاتي تھي - مہاشترپ (یا مرزبان اعظم) کا لقب عموماً وہ نائب اختیار کیا کرتا جو آس وقت

کو اطالوي کہنا - اہل ہند کي صنعت کا فن سراسر قومي فن تھا ، اُسکي بنیاد قوم کے جذبات اور اعتقادات پر قائم تھي ، وہ قوم کے روحاني عقاید کي تفسیر ہونے کے علاوہ مناظر قدرت کے ساتھ اہل ہند کي گہري اور فطري دلبستگي کا اظہار کمال فصاحت کے ساتھ کرتا تھا ، وہ تصنع اور خیال پرستي دونوں سے آزاد تھا ، اور اُس کا مقصد یہ تھا کہ مذہب کي عظمت و شان کا وضاحت کے ساتھ اظہار کیا جائے - اس مطلب کے لئے جو پیرایہ اختیار کیا گیا ، وہ عہد وسطي کي ہندي صنعت کا پیرایہ نہ تھا جس میں تمام کوشش روحاني خیالات کو مجسم کرنے پر صرف کی گئی ھی بلکہ بخلاف اُسکے اس دور قدیم میں بودھ یا جین مذہب کي کہاني سنگتراش کے " آہني قلم " نے نہایت سادہ اور مطلب خیز پیرایے میں بیان کي ھی ، اور یہ اسي سادگي اور خلوص کا جلوہ ھی کہ ہم اُن لوگوں کے کام سے اُنکے دلي جذبات کا صحیح صحیح اندازہ کرسکتے ہیں اور اتنا زمانہ گذر جانے کے بعد اب بھي اوسکا اثر محسوس کرتے ہیں -

خاندان شہرات — اہل آندھرا کے سلسلۂ حکومت کو غالباً اول صدي

سانچي مين بهي ويسا هي فروغ حاصل تها ' جيسا اونکے شهنشاهون يعني کشاني فرمانروارن کے ماتحت سلطنت کے اور حصون مين - هان يه سچ هی که جس صنعت نے اس دور مين بوده مذهب کي ترجماني کی وه نسبةً بهت پست حالت مين تهي(۱) -

عهد گپتا يا قرون وسطي کا ابتدائي دور

شهنشاهی خاندان گپتا

دور گپت کے عهد حکومت مين سلطنت گپتا نے اس سرعت سے وسعت پائی که چهارم صدي عيسوی کے

(۱) متهرا کا فن سنگتراشي جو عهد کشان و عهد شترپ مين رائج هوا اصل مين هندوستان کي قديم صنعت اور شمال مغرب کے نيم يوناني طرز کا مجموعه تها اور آن قريبي تعلقات کي وجه سے جو متهرا کے ' پہلے ٹيکسله کے سيتهي پارتهيائي بادشاهون کے ساته ' اور بعد ازان سلاطين کشان کے ساته رهے ' ٹيکسله کي نيم يوناني صنعت نے متهرا کي صنعت پر بهت اثر ڈالا - مگر افسوس هی که اس يوناني صنعت کي جو رو متهرا مين آئي وه کافي طاقتور نه تهي اور گو اول اول اوس نے ملکي صنعت کي قديم روايات کو کمزور کرکے اُسکي آينده ترقي کو روک ديا ليکن جديد حالات گرد و پيش مين وه اپني انفرادي حيثيت بهی قائم نه رکه سکي - دوسرے الفاظ مين يون کهنا چاهئے که سانچي مين تو مغربي فن کے اثر نے هندي

سلطنت کے باج گذار کي حيثيت رکھتے تھے - يه بڑي
سلطنت پہلے تو شمالي هند کے سيتھي پارتھيائي سلاطين
کي تھي اور بعد مين کشان بادشاهون کي رهي -
ليکن مشرقي مالوہ کي تاريخ مين يه شترپ همين
سلطنت کشان کے قيام و استحکام سے قبل نظر نہين آتے -
سانچی کے آثار قديمه مين اهل کشان کي
" شہنشاهی " حکومت (اور شترپون کے باهمي
تعلقات) کا پته صرف اُن معدودے چند مجسمون سے
ملتا هی جو کشاني طرز کے مطابق بنے هوئے هين اور
متھرا سے يہان لائے گئے تھے - (ان مين سے ايك مجسمه
پر " شاہ واسشک " کے عهد حکومت کا ايك کتبه بھي
سنه ۲۸ کا کنده هی) - ليکن مقامي صناعون کی بنائي
هوئي بهت سي عمارتين موجود هين جو عهد شترپ سے
تعلق رکھتي اور همارے اس خيال کی تصديق کرتي
هين که شترپون کے عهد حکومت مين بدهه مذهب کو

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

بر سر ايالت هوتا اور اُس کا ولي عهد شترپ کہلاتا تھا - معلوم هوتا هی که مغربي هندوستان کے شترپ عموماً شاکا کے لقب سے مشهور تھے -

سنہ ۴۱۳ عیسوی مین چندر گپت ثانی کی وفات کے بعد کمار گپت تخت نشین ہوا اور اوس کے بعد سنہ ۴۵۵ ع مین سکند گپت نے عنان حکومت سنبھالی - سکند گپت کے عہد سلطنت کے اختتام (سنہ ۴۸۰ ع) کے قریب سفید ھنون کا ٹڈی دل لشکر مملکت گپتا پر حملہ آور ہوا ' اور مغربی جانب قلمرو کے بیشتر حصے پر قابض ہوگیا - لیکن مشرقی مالوہ سکند گپت کے جانشین بدھہ گپت کے عہد تک سلطنت گپتا ھی مین شامل رہا ' کہین سنہ ۵۰۰ عیسوی کے قریب جاکر ایک مقامی سردار بھانو گپت کے قبضے مین آیا اور اس سے بھی دس سال بعد ھنون کے بادشاہ تورمان کا باج گزار بنا(۱) - بدھہ گپت اور بھانو گپت

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]
غارون مین موجود هین - انمین سے ایک کتبے کی تاریخ سنہ ۴۰۱ ع کے مطابق ھی اور اس مین کسی باجگذار راجہ کا کوئی ھدیہ یا نذر پیش کرنے کا ذکر ھی - درسرے کتبے مین لکھا ھی کہ اس غار کو چندر گپت کے وزیر نے کھدوایا تھا جو بادشاہ کے ھمراہ اسوقت یہان آیا تھا جبکہ وہ (بادشاہ) تمام دنیا کو فتح کرنے کی دھن مین لگا ہوا تھا-

(۱) بدھہ گپت نے جو سکے جاری کئے وہ گپتا بادشاھون کے نقرئی مسکوکات کی نقل هین بھانو گپت کا کوئی سکہ اسوقت

اواسط هي مين شترپون كي مملكت سے همسرحد هو گئي - ليكن مالوه كا حقيقي الحاق جو چوتهي صدي كے اخير مين هوا چندر گپت ثاني كي سعي بازو كا نتيجه تها - اس شهنشاه كے طبل فتح كي صدا اب تک اوس كتبے مين سنائي ديتي هے جو ستوپۂ كلان كے كٹهرے پر كنده هے اور سنه ۹۳ گپتائي (مطابق سنه ۴۱۳ - ۴۱۲ عيسوي) مين ثبت هوا تها - اس كتبے مين لكها هے كه چندر گپت كے ايک سردار آمر كار دوا نامي نے جو غالباً ايک عالي مرتبه عهده دار تها بڑي خانقاه (كاكناد بوٹ) كے مندر كي آريه سنگت (يعني معتقدين كي جماعت) كو بوده فقيرون يا بهكشوؤن كے كهانے كهلانے اور روشني كرنيكے لئے بهت سا زر نقد اور ايک موضع ، جسكا نام ايشور واسک تها ، عطا كيا (۱) -

---

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]

صنعت مين ايك نئي روح پهونكدي ، ليكن متهرا مين اُس نے بجائے ترقي كے ملائي صنعت مين جمود پيدا كرديا اور متهرا كي صنعت گويا اس نو وارد سے معانقه كرنے مين اپني هستي كهو بيٹهي -

(۱) اس بات كي شهادت كه گپتا بادشاهون كي سلطنت مين ودیشا شامل تها چندر گپت ثاني كے عهد حكومت كے دو كتبون سے ملتي هے جو سانچي سے چار ميل كے فصل پر كوه اودےگري كے

کي ساساني سلطنت کے ساتھ ہندوستان کا ربط ضبط بہت بڑھا ہوا تھا اور ملک چین اور سلطنت روم کے ساتھ بھي تعلقات تھے - اور یہ بھي ممکن ہی کہ وحشي اقوام کے مصیبت خیز حملے اس انقلاب کا باعث ہوئے ہوں کیونکہ شمالي ہندوستان نے زمانۂ دراز تک سیتھي ' پارتھیائي ' اور کشاني بادشاہوں کے ہاتھوں طرح طرح کي تکالیف برداشت کي تھیں - بہرحال اسباب خواہ کچھ بھي ہوں ' اسمیں شک نہیں کہ اس نئي دماغي ترقي کے نتایج نہایت نمایاں تھے اور آنکا اثر دور تک پہنچا :— سیاسیات میں " شہنشاہیت " کا خیال ' جو عہد موریا کے بعد مردہ ہوچکا تھا ' پھر زندہ ہوا اور بہت جلد ایک ایسي مستحکم اور عظیم‌الشان سلطنت قائم ہوگئي جس کي حدود میں دریائے نربدا تک تمام شمالي ہند شامل تھا - مذہبي دنیا میں اس نئي بیداري کا اظہار برہمنوں کے مذہب کے دوبارہ عروج حاصل کرنے اور ساتھ ہي سنسکرت کے ' بحیثیت مقدس زبان ہونیکے ' ملک میں عام طور پر رواج پانے اور ترقي کرنے کي صورت میں نظر آتا ہی - اسي زمانے میں ہندوستان کے " شیکسپیئر " کالیداس

عہد گپتا

گپتا خاندان کی حکومت ڈیڑھ سو سال سے کچھ هی زیادہ رهي هوگی لیکن اکثر امور کے لحاظ سے یہ قلیل مدت هندوستان کی تاریخ کا نہایت روشن اور شاندار زمانہ هی - اس دور مین اهل هند کے خیالات اور ذکاوت مین خاص بیداري پیدا هوئي اور دماغی مشاغل کا ایسا چرچا رها کہ اُسکي نظیر هندوستان اب تلک پیش نہین کرسکا - لیکن جسطرح هم یہ نہین بتا سکتے کہ یونان کے "دورِ زرین" یا اٹلي کي "نشأة الثانیہ" مین اسي قسم کي جو ترقیان هوئین اونکے اسباب کیا تھے، اسي طرح اس زمانے مین بھي اهل هند کے خیالات مین من حیث القوم جو فوري نشو و نما هوئي اوسکے صحیح صحیح اسباب کا بتلانا آسان نہین هی - ممکن هی کہ بیروني تمدن و تہذیب نے یہ اثر پیدا کیا هو کیونکہ اُسوقت ایران

[سلسلہ فوٹ نوٹ صفحہ گذشتہ]

تک دستیاب نہین هوا اور اُس کا ذکر صرف ایک کتبے مین پایا جاتا هی جو سنہ ۵۱۱ - ۵۱۰ ع کا ثبت شدہ هی - اس کتبے مین لکھا هی کہ ایک سردار گوپراج نامي ایک مشہور لڑائي مین بھانو گپت کے پہلو مین لڑتا هوا مارا گیا - ممکن هی کہ یہ وهي لڑائي هو جس مین بدھہ گپت نے تورمان سے شکست کھائی

تعمیر و سنگتراشي آٹھ سو سال قبل کي یوناني صنعت یا ھزار سال بعد کے اطالوي کمال کو یاد دلاتي ھی -

عہد گپتا کي صنعت

ھم پہلے ذکر کرچکے ھین که قدیم ھندي صنعت کي اصلي خصوصیت یه تھي که تصاویر کو سادگي کے ساتھ فطرتي حالت کے مطابق پیش کیا جاتا تھا - عہد گپتا مین جب علوم و فنون کو ترقي ھوئي تو اِس خصوصیت پر عقل سلیم نے نیا غازہ چڑھایا اور صنعت زیادہ آن بان والي اور ساختہ پرداختہ نظر آنے لگي ، جس کا لازمي نتیجه یه ھوا که حسنِ سادہ کي دلفریبي جو قدیم صنعت مین تھي وہ تو جاتي رھي لیکن اُسکي بجائے جو خصوصیات پیدا ھوئین اُنھون نے ذھن رسا اور ذوق سلیم دونون کو ضرور متاثر کیا : مثلاً (عمارت یا تصویر کے) مختلف اجزا کا توازن و تناسب ، اور عمارتي ضروریات کے لحاظ سے اونکي موزونیت ، آرائشي کام مین اعتدال کي لطافت ، اور جزئیات کا خوبي کے ساتھ دکھانا ، یه سب باتین ذوق سلیم کا پته دیتي ھین - علاوہ ازین عہد گپتا کي صنعت ایک اور بات مین بھي قرون ماضیه کي صنعت سے اھم اختلاف رکھتي ھی اور وہ یه که ابتدائي صنعت مین تو " صورت گري " کو فقط مذھبي

D-2

کے غير فاني ڈرامے (۱) اور نيز ديگر مشهور ناٹک لکھے گئے ' پرانون کي آخري تدوين اور منو کے قوانين کي موجوده ترتيب بهي اسي زمانے مين عمل مين آئي ' اور علوم رياضي و هيئت منتهائے کمال کو پهنچے - نظر بدين واقعات عهد گپتا هندي دل و دماغ کے لئے ايک جديد بيداري اور صحيح معنون مين " نشأة الثانيه " کا زمانه تها - اور اس جديد ترقي کا پرتو همين اوسوقت کي صنعت تعمير و پيکر سازي مين بهي ويسا هي نمايان نظر آتا هی جيسا علوم و فنون کے ديگر شعبون مين - حقيقت يه هی که عهد گپتا کي صنعت تعمير و سنگتراشي کو هندوستاني فنون لطيفه کي تاريخ مين جو ايسي ممتاز حيثيت حاصل هی اُسکي وجه يهي هی که اس مين ذهن انساني کي اعلیٰ صفات (يعني حسن کا صحيح امتياز اور تخيل کي معقوليت) پائي جاتي هين اور انهين صفات کي وجه سے اس عهد کي

---

(۱) وديشا (يعني بهيلسه) کے نواح سے کاليداس ضرور واقف هوگا اور ممکن هی که اوسکے ڈرامون کے بعض حصے سانچي کے آثار کو ديکهنے کے بعد لکھے گئے هون -

پچھلے نصف حصے میں سلطنت گپتا زوال پذیر ہوکر مشرقي هند کي ایک معمولي سي ریاست رہ گئي تھي -

اہل ھُن

قریباً دو نسلوں کے زمانے تک شمالی هند قوم ھُن کے آهنین پنجے میں گرفتار رہا - آخرکار سنه ۵۲۸ عیسوي میں بالادیت اور یشودھرمن نے تورمان کے ظالم و سفاک جانشین مہرگل کو (جس نے اپني سفاکیوں کي بدولت تاریخ میں " اطیلائے هند " (۱) کا لقب حاصل کیا هی) شکست پر شکست دیکر اہل ھُن کي سلطنت کو زیر و زبر کردیا -

ھُنوں کي تباهي کے بعد ذرا سکون کا زمانه آیا اور وحشیوں کے مظالم سے نجات پاکر ملک کي حالت سنبھلنے لگی - اس دور میں ، جو ساتویں صدي عسیوي کے آغاز تک رہا ، شمالي هند مین کوئي ایسي " بڑي سلطنت " نه تھي جو تمام چھوٹي چھوٹي ریاستوں کو اپنے ماتحت جمع کرسکتی ، اور خود یه

(۱) اطیلا (Attila) - آسٹریا ، هنگري وغیرہ وسطي ممالک یورپ کا بادشاہ (سنه ۴۳۳ ع تا سنه ۴۵۳ ع) - یه بادشاہ بھي ھُن قوم سے تھا اور اسنے سلطنت روما کو بہت سی شکستیں دیں (مترجم) -

1 3325

تاریخ اور افسانوں کے بیان کرنیکا ایک مفید ذریعہ خیال کیا گیا تھا ، لیکن عہد گپتا میں صنعت اور تخیل میں قریبي رشتہ قائم ہوگیا اور سنگتراش اور مصور صورت اور رنگ کي عبارت میں اپنے روحاني خیالات اور فطري جذبات کو وضاحت کے ساتھ بیان کرنے کي کوشش کرنے لگے - چنانچہ بدھ کے جو مجسمے اس زمانے میں بنائے گئے ان میں صفات متعارفہ کے علاوہ حالت استغراق (دھیان) کے سکون اور اطمینان کو اس خوبي سے دکھایا گیا ہی کہ وہ دنیا کي صنعت میں ہندوستان کے بہترین کارناموں میں شمار ہوتے ہیں -

ہندوستان کي یہ " نشأةالثانیہ " سلطنت گپتا کے زوال کے ساتھ ہي ختم نہیں ہوئي اور نہ اس کا اثر سلطنت مذکور کي جغرافي حدود تک محدود رہا بلکہ ہندوستان کے بعیدالمسافت صوبوں کے علاوہ دور دراز بیروني ممالک تک بھي جا پہنچا اور جو قوت اس نے چوتھي اور پانچویں صدي عیسوي میں حاصل کي تھي وہ ساتویں صدي کے اخیر تک قائم رہي - ہندي " نشأةالثانیہ " کا یہ تین سو سال کا عرصہ (یعني قریباً سنہ ۳۵۰ ع سے سنہ ۶۵۰ ع تک کا زمانہ) تاریخ میں عہد گپتا کے نام سے مشہور ہی ، اگرچہ اس دور کے

تخت نشيني سے ۵½ سال کے اندر ایک عظیم‌الشان سلطنت قائم کرکے (جو وسعت مین سلطنت گپتا کے برابر تهي)، ۳۵ سال تک اس اُلوالعزمي اور شان و شوکت کے ساته حکومت کي که سلطنت گپتا کا نقشه آنکهون کے سامنے پهر گیا -

چهٹي اور ساتوین صدي عیسوي کي صنعت کے نمونے جو سانچي مین هین وه زیاده تر متفرق مورتین هین جنکے مفصل حالات عجائب خانه زیر تعمیر کي تکمیل کے بعد ایک علیحده فهرست مین قلمبند کئے جائینگے (۱) - ان مین بهي حالت استغراق کے قدوسی سکون کي وهي شان پائی جاتي هی جو چوتهي اور پانچوین صدي کے مجسمون کي خصوصیت تهي لیکن متعارفه حسن ساخت جسکے قائم رکهنے کے لئے پہلے زمانے کے ماهرین فن اهتمام بلیغ کیا کرتے، ان نمونون مین نادرالوجود هی - اور اگرچه مورتین خوبصورت اور خوش ادا هین لیکن جدت کا فقدان اور تصنع صاف عیان هی -

---

(۱) اب عجائب‌خانه مکمل هوچکا هی اور جو مورتین وغیره اُس مین رکهی هین اُن کي مفصل فهرست بهي مترجم هذا نے شایع کر دي هی - (مترجم)

رياستين مصائب ماضيه كي وجه سے اسقدر كمزور هوگئي تهين كه انمين سے كسي كو شهنشاهي اقتدار حاصل كرنے كي هوس پيدا نه هوئي (۱) -

اس سياسي انحطاط نے گپتائي تهذيب کے اعلى مقاصد كو كسي قدر كمزور تو ضرور كيا ليكن اب تك اهل ملک نے دل و دماغ پر اُن كا اثر بهت قوي اور گهرا تها اور علوم و فنون و ادبيات مين برابر اُنكا اظهار هو رها تها - كمي تهي تو صرف ايک قوي اور فياض سلطنت كي جو اپنے زير سايه اُن كو پهر پورے طور سے سر سبز اور بار آور هونے مين مدد ديتي - شمالي هندوستان مين اِس كمي كو راجه هرش والئے تهانيسر (سنه ۶۰۶ع تا سنه ۶۴۷ع) نے پورا كيا (۲) اور اپني

(۱) ممكن هي كه سنه ۵۵۰ع کے قريب سانچي كالاچوريون كي سلطنت مين شامل هو - اس خاندان کے ايك راجه كرشن راج نامي کے سكے بهيلسه مين دستياب هوے هين (ديكهو آركيا لاجيكل سروے كي سالانه رپورٹ بابت سنه ۱۴ - ۱۹۱۳ع حصه دوم صفحه ۲۱۴)

(۲) اس وقت مشرقي مالوه زمانۂ مابعد کے شاهان گپتا کے زير نگين تها جن مين ديوگپت اور مادهو گپت بهت مشهور هين - ديو گپت كو هرش کے بڑے بهائي راجيا وردهن نے قتل كيا اور مادهو گپت ' راجه هرش كا باجگزار بن گيا -

محسوس نہین ہوئي جو قومي دشمن کا مقابلہ کرتي ' کثیرالتعداد چھوٹي چھوٹي ریاستون نے بھي کبھی آپس مین اتحاد پیدا کرنے کی کوشش نہ کي ' اور باستثنا ایک بادشاہ کے کوئي ایسا حکمران نہوا جو قرب و جوار کے راجاؤن کو اپنا مطیع و منقاد کرتا - حقیقت مین یہ زمانہ جمود کا زمانہ تھا اور ملک کي تمام قوت خانہ جنگیون مین صرف ہو رہي تھي - اس وقت کے مذہبي اعتقادات اور صنعت مین بھي اس سیاسي کمزوري کا عکس صاف صاف نظر آتا ہی -

مہر بھوج والئي قنوج

جہان تک ہمین معلوم ہی (ان پانچ صدیون مین) صرف مہربھوج والئی قنوج ہي ایسا راجہ تھا جو زمانے کے رنگ سے الگ ہوکر اپنے ہم عصر والیان ریاست پر فوق لے گیا - سنہ ۸۴۰ع اور سنہ ۸۹۰ع کے درمیان اس بادشاہ نے ایک وسیع سلطنت قائم کي جس کي حدود ایک طرف دریاے ستلج اور دوسري طرف صوبہ بہار سے ملي ہوئي تھین - راجہ مہندر پال اور راجہ بھوج ثاني نے (جو مہر بھوج کے بعد تخت پر بیٹھے) اس نئي سلطنت کے شیرازے کو بکھرنے نہ دیا اور نوین صدی عیسوي کے آخر مین مشرقي مالوہ بھي ' جو اسوقت پرمار خاندان کے زیر نگین تھا ' اس

غارهائے اجنٹا میں جو رنگین تصویرین بنی هوئي هین اُن کے دیکھنے سے معلوم هوتا هی کہ اِس زمانے کا فن ' نقاشي ' بمقابلہ ' سنگتراشي ' کے بہت بلند پایہ تھا اور آرائشي کامون مین غالباً زیادہ تر رنگین تصاویر هي کا استعمال هوتا تھا - افسوس هی کہ سانچي کي خانقاهون اور مندرون سے اُن رنگین تصویرون کے نشان بالکل محو هو چکے هین جو کسي زمانے مین آرائش کیلیئے اُنکي در و دیوار پر بنائي گئي تھین اور صرف وهي اشخاص ' جو اجنٹا کي شاندار تصاویر کو دیکھ چکے هین ' اندازہ کر سکتے هین کہ ایام سلف مین سانچي کي عمارات موجودہ حالت سے کس قدر مختلف هونگي -

اواخرِ دورِ وسطي

سنہ ۵۲۸ع سے ' جب کہ اهل هُن نے شکست پائي سنہ ۱۰۲۳ع تک جو سلطان محمود غزنوي کے پنجاب پر حملہ کرنیکا زمانہ هی ' شمالي هند بیروني حملہ آورون سے بالکل محفوظ رها اور اس اثنا مین جو ترقي یا انحطاط ملک میں هوا اُس کے ذمہ‌دار خود اهل ملک هین - ان پانچ صدیون مین مرکزي سلطنت کي ضرورت

عیسوی مین انہلوارہ کے چالوکی راجاؤن کے قبضے مین آگیا (۱) -

انہلوارہ کا چالوکی خاندان

اس زمانے سے بعد کی تاریخ اس موقعہ پر لکھنے کی ضرورت نہین کیونکہ سانچی کی کوئی شاندار عمارت جو بودھ مذہب سے تعلق رکھتی ہو، بارھوین صدی سے بعد کی بنی ہوئی نہین ہی - غالب گمان یہ ہی کہ بودھ مذہب جو پہلے ہی بہت کچھ ہندو مذہب مین جذب ہو چکا تھا، اس صدی کے قریب وسط ہند سے بالکل معدوم ہوگیا -

اواخر قرون وسطی کی صنعت

سانچی مین اس آخری زمانے کے فن عمارت و سنگتراشی کی بہت سی مثالین پائی جاتی ہین، چنانچہ جو عمارات مشرقی رقبۂ مرتفع پر واقع ہین اور جن پر نقشے مین ۴۳ سے ۵۰ تک نمبر دئے ہوئے ہین وہ سب کی سب اسی زمانے کی یادگار ہین - انکے علاوہ بے شمار مورتین اور منبت کاری کے نمونے،

(۱) ممکن ہی کہ مالوہ کچھ عرصے کے لئے پھر پرماروں کے قبضے مین آگیا ہو - اتنا قطعی طور پر معلوم ہی کہ یہ صوبہ راجہ دیوپال (سنہ ۱۲۱۷ع تا سنہ ۱۲۴۰ع) والئ دھار کے قبضے مین رہا -

سلطنت مین شامل کر لیا گیا - لیکن دسوین صدي کے ابتدائي عشرات مین قنوج کے پرتہیارون کي قوت بسرعت زائل ہونے لگي

مالوہ کا پرمار خاندان

اور قیاس یہ هي کہ جب راجہ مُنج (سنہ ۹۷۴ع تا ۹۹۵ع) نے عنان حکومت هاتھ مین لي تو مشرقي مالوہ خود مختار هو چکا تھا اور اس زمانے مین وسط هند کي سب سے مقتدر ریاست وهي شمار هوتي تھي - راجہ مُنج اور اُس کا مشہور بھتیجا راجہ بھوج ' جس نے مالوہ مین سنہ ۱۰۱۸ع سے سنہ ۱۰۶۰ع تک حکومت کي ' علوم و فنون کے فراخ حوصلہ سرپرست اور خود بھي اعلیٰ پایے کے مصنف تھے - راجہ بھوج کي ایک مشہور یادگار شہر بھوپال کے جنوب مشرق مین بھوجپور کي جھیل تھي جو شاید اس راجہ کے نام کو زمانے تک زندہ رکھتي مگر پندرھوین صدي عسیوي مین ایک اسلامي بادشاہ کے حکم سے اُسکو خشک کروا دیا گیا - راجہ بھوج کي آنکھ بند هوتے هي (قریباً سنہ ۱۰۶۰ع) پرمارون کي حکومت کمزور پڑ گئي اور اگرچہ دھار مین وہ کچھ دنون تک حکمران رہے لیکن مالوہ بارھوین صدي

زور سے قابو مین رکھا تھا ' لیکن اس زمانے مین وہ قابو مین نرھا اور آرائش کا استعمال جا و بیجا ہونے لگا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اجزا کا باھمي اتصال اور موزونیت مفقود ہوگئي ' کندہ کاري کا زور اور لوچ جاتا رہا ' اور مذہبي مجسمے محض بیجان اور سب ایک ھي نمونے کي نقل نظر آنے لگے ' گویا وہ پتھر کے پُتلے تھے جن مین نہ اعضاء کا تناسب تھا نہ روحانیت کي جھلک -

سانچي بزمانۂ حال

تیرھوین صدي عیسوي کے بعد سانچي ویران و غیر آباد ہوگئي - شہر ودیشا اس سے بہت پہلے عہد گپتا ھي مین تباہ ہوچکا تھا اور اوسکي جگہ بھیلسہ (اصلي نام - بُھیلسوامن) آباد ہوگیا تھا - اس نئے شہر کا ذکر اسلامي بادشاھون کي تاریخ مین بار بار آتا ھی چنانچہ اونکي فتوحات کے دوران مین یہ شہر تین بار لٹا اور چوتھي مرتبہ عہد عالمگیري مین اسکے مندر بھي مسمار کئے گئے (۱) - لیکن سانچي کے آثار ' باوجودیکہ

(۱) فاضل مصنف نے اس بیان کي تائید مین کسي کتاب کا حوالہ نہین دیا - مین نے مآثر عالمگیري (مستعد خان ساقي)*

جو اپني اصلي جگه سے علیحدہ ہو چکے ہیں ' اور چھوٹے چھوٹے نذر دئے ہوئے ستوپے بھي اسي زمانے سے تعلق رکھتے ہیں - ان نمونون سے ظاہر ہوتا ہی که اہل بودہ کي صنعت اور اونکا مذہب دونون بسرعت زوال پذیر ہو رہے تھے ' چنانچه مندر نمبر ۴۵ کے معاینه سے ' جو اس زمانے کي نہایت شاندار عمارت ہی ' یه بات صاف نظر آتي ہی که گیارھوین صدي عیسوي سے قبل ہي ہندو مذہب اور خصوصاً تنتري عقائد نے بودہ مذہب پر کس قدر گہرا اثر ڈالا تھا - علاوہ ازین اس مندر کے طرز تعمیر سے اوس فرق کا بھي اندازہ ہوتا ہی جو اس زمانے کي عمارات اور عہد گپتا کے طرز تعمیر مین نمایان ہی -

اواخر قرون وسطیٰ کے فن تعمیر مین شان و شوکت اور نمائش و آرایش کي طرف بہت میلان پایا جاتا ہی لیکن جتنا طمطراق بڑھا اسي قدر اصلي حُسن مین کمي آگئي - پیکر یا عمارت مین آرائشي عنصر کا موزون اور مناسب طریقے سے استعمال کرنا عہد گپتا کي صنعت کا خاص کمال تھا جو قرون وسطیٰ کے اواخر مین بالکل معدوم ہوگیا - آرائش کي جانب طبعي میلان کو عہد گپتا کے صناعون نے اپني عقل سلیم کے

اور سنہ ۱۸۱۹ع کے بعد سانچی کے فن تعمیر و سنگتراشی کے متعلق بہت سے مضمون لکھے گئے اور کئی مستقل کتابین طبع ہوئین جن مین نقشے اور فوٹو بھی شامل ہین - لیکن افسوس ہی کہ ان تحریرون مین مولفین کے عجیب و غریب خیالات کے علاوہ بہت سی غلط بیانیان بھی موجود ہین - مستقل کتابون کے سلسلے مین کننگھم صاحب کی بھیلسہ ٹوپس (۱) میسی کی سانچی اینڈ اٹس ریمینز (۲)، اور فرگسن کی ٹری اینڈ سرپنٹ ورشپ (۳) بہت مشہور ہین -

لیکن ان آثار کے دریافت ہونیکے بعد جب ان کے حالات شایع ہوئے تو سارے ملک مین ایک عام شوق ان کے متعلق پیدا ہوگیا، اور افسوس ہی کہ یہ شوق ان عمارات کے حق مین نہایت تباہ کن ثابت ہوا - سانچی آثار قدیمہ کے ناتجربہ کار شائقین اور خزانہ ڈھونڈنے والے بوالہوسون کا تختۂ مشق بن گئی جنھون نے دبے ہوئے

---

(۱) Cunningham - *The Bhilsa Topes*

(۲) Maisey - *Sanchi and its Remains*

(۳) Fergusson - *Tree and Serpent Worship*

بهيلسه سے صرف، پانچ ميل ايک بلند پهاڑي کي چوٹي پر واقع تهے ' تباهي سے محفوظ رهے اور سنه ۱۸۱۸ع مين جب جنرل ٹيلر (Taylor) يہان آئے تو عمارات بظاهر اچهي حالت مين تهين :— ستوپهٔ کلان کے تين دروازے بجنسه قائم تهے اور جنوبي پهاٹک کے شکسته حصے جهان گرے تهے وهين پڑے تهے ' بڑا گنبد صحيح و سالم تها اور بالائي کٹهرے کا ايک حصه اپني اصلي جگه پر قائم تها ' ستوپهائے نمبر ۲ و ۳ اچهي حالت مين تهے ' اور ستوپه نمبر ۲ کے قريب علاوه اور عمارتون کے آٹه ستوپون کے آثار باقي تهے جن کي عام حالت کے متعلق اب کوئي تحرير موجود نهين هے (۱) -

ان شاندار عمارتون کي خوبصورتي اور نرالي طرز نے اهل ذوق کي توجه فوراً اپني طرف منعطف کرلي

[سلسله فوٹ نوٹ صفحه گذشته]
منتخب‌اللباب مصنفه خوافي خان اور پروفيسر جادو ناته سرکار کي تاريخ " اورنگزيب " مين بهت تلاش کيا مگر بهيلسه کي تباهي يا اس کے مندرون کے مسمار هونے کا حال کهين نهين ملا - (مترجم)

(۱) سنه ۱۸۱۸ع سے بعد کي تاريخ برجس صاحب کے مضمون " سانچي کاناکهيڑے کا بڑا ستوپه " (مطبوعه جرنل رائل ايشيائک سوسائٹي لندن بابت ماه جنوري سنه ۱۹۰۲ع - صفحات ۲۹ تا ۴۵) مين دي هوئي هے -

هوئین (۱) لیکن اُنکي کهدائی سے جو نقصان عمارت کو پہنچا اُس کي تلافي ڈبیون کے ملنے سے هرگز نهین هوئي خصوصاً اس لئے که بعد میں وه ڈبیان بهي گم هو گئین -

باوجود اس قدر سرق کے ' اس طویل زمانے مین ان بے مثل عمارات کي مرمت اور درستي کا خیال ' کسي کے دل مین نه گذرا - که وه آینده نسلون کیلئے محفوظ هو جاتین '

سنه ۱۸۶۹ع مین نیپولین ثالث شهنشاه فرانس نے فرمانروائے ریاست بهوپال سے سانچي کے ایک منقش پهاٹک کي خواهش کي - اس کا نتیجه یه هوا که ریاست بهوپال اور سرکار هند کے باهمي مشورے سے مشرقي پهاٹک کے چند مثنے (cast) طیار هوئے اور یورپ کے مشہور عجائب خانون مین بهیجے گئے -

آخر کار سنه ۱۸۸۱ع مین جب گرد و نواح کے دیهات کي دستبرد ' اور روز افزون جنگلي جهاڑیون نے عمارات کي حالت کو اور بهي تباه کردیا تو سرکار هند کو انکي حفاظت و صیانت کا خیال پیدا هوا - چنانچه اُسي سال

(۱) دیکھو صفحات ۱۷۰ و ۲۶۵ - ۲۶۶

آثار عتیقه کي تلاش مین یا دولت کي طمع سے
عمارات کو ناقابل تلافي نقصان پہنچایا -

سنه ۱۸۲۲ع مین کپتان جانسن نے ' جو بھوپال
مین نائب پولیٹکل ایجنٹ تھے ' بڑے ستوپے کو
ایک جانب اوپر سے نیچے تک کھود کر اوس مین
بہت بڑا شگاف کردیا جس سے ستوپے کي عمارت
کو بعد مین شدید نقصان پہنچا اور مغربي پھاٹک
اور فرشي کٹھرے کے قریبي حصے بالکل گرگئے -

ستوپه هائے نمبر ۲ و ۳ کي بربادي بھي شاید انھي
ناعاقبت اندیش صاحب کي کھدائي کي وجه سے
هوئي ' کیونکه پہلے یه دونون ستوپے نہایت عمده حالت
مین تھے -

سنه ۱۸۵۱ع مین جب میجر جنرل سر الیگزینڈر
کننگھم ' اور کپتان ایف - سي - میسي نے بھي چند
عمارات کے اندر کھدائي کروائي ' تو غیر مناسب
عجلت اور لاپرواهي سے کام لیا - لہذا سانچي کي
تباهي کي ذمه داري ایک حد تک اونپر بھي عائد
هوتي هے - اور اگرچه ستوپهائے نمبر ۲ و ۳ کے اندر سے
اُنہین قابل قدر " تبرکات " کي ڈبیان دستیاب

ضرورت تھي ' مجھے کرنے پڑے ھین اور سنہ ۱۹۱۲ع سے ' جبکہ مین نے سانچي کے کام کو ھاتھ مین لیا ' پانچ سال کے عرصے مین جو اب تک منقضي ھوچکا ھی ' یہان کي کھدائي صفائي اور مرمت نہایت احتیاط ' ضابطہ اور سرگرمی سے انجام پا رھي ھی -

میرے کام شروع کرنیسے قبل پہاڑي پر صرف ستوپہ کلان اور چند اور عمارات کے نشان نظر آتے تھے جنکو نقشہ (پلیٹ ۱۵) مین آڑي لکیرون سے دکھایا گیا ھی (۱) - باقي تمام عمارتین ملبے کے اونچے انبارون یا جنگل کي گنجان جھاڑیون مین ایسي چھپي ھوئي تھین کہ اُن کے وجود کا گمان بھي نہ ھوتا تھا - اس لئے سب سے پہلے میدان سے اس جنگل کو صاف کیا گیا - بعد ازان ستوپہ کلان کے جنوب اور مشرق مین ' جہان صاف نظر آتا تھا کہ چٹان کي اصلي سطح کے اوپر ملبے کا بہت بڑا انبار پڑا ھی ' کھدائي کروائي گئي کہ وہ عمارتین اور قدیم چیزین جو ملبہ کے نیچے دبي ھوئي

---

(۱) جو عمارات نئي کھدائي کے اثناء مین برآمد ھوئي ھین اُن کو سیاہ دکھایا گیا ھی -

میجر کول نے جو اُسوقت آثار قدیمۂ هند کے ناظم تھے ' پہاڑي کے بالائي حصے کو جنگل اور خود رَو نباتات سے صاف کیا اور اُس بڑے شگاف کو بھرا جو ساتھ سال قبل کپتان جانسن نے ستوپۂ کلان کے وسط مین کردیا تھا - اس مرمت اور صفائي کے بعد میجر کول نے دو سال کے عرصے مین سرکار هند کے خرچ سے ' جنوبي اور مغربي پھاٹکون کو جو گرچکے تھے دوبارہ قائم کیا اور ستوپہ نمبر ۳ کے سامنے جو چھوٹا پھاٹک هی اُسکو بھي دوبارہ نصب کیا -

لیکن باقي عمارات کي مرمت کے متعلق ' جو رفتہ رفتہ منہدم هوتي جارهي تھین ' میجر موصوف نے کوئي کوشش نہ کي ' نہ اُنکو یہ خیال پیدا هوا کہ وہ خانقاهین ' مندر اور مکانات ' جو ستوپہ کلان کے گرد مٹی کے ڈھیرون کے نیچے دبے هوئے تھے ' کھود کر برآمد کئے جائین ' اور نہ اُنکي توجہ اُن صدها مجسمون اور کتبون کي حفاظت کي جانب مبذول هوئي جو عمارات کے آس پاس جابجا پڑے هوئے تھے -

یہ سب کام ' جن کي تعمیل کے لئے پیشتر کی تمام تدابیر کي نسبت بہت زیادہ وقت اور سامان کي

تیسرا کام میرے تعلق یہ تھا کہ جہانتک عملاً ممکن هو عمارات کي نهایت مکمل اور پخته مرمت هوجائے - اس باب مین مجھے بہت سے مشکل کام کرنے پڑے لیکن اون مین سب سے اهم کام جنکي تکمیل مین سب سے زیاده مشکلات پیش آئین ' حسب ذیل هین :—

(۱) ستوپه کلان کے جنوب مغربي حصے کو توڑ کر دوباره بنوایا گیا - اس لئے که اس حصے کے گرنے کا هر وقت خطره تها اور اس کے گرنے سے جنوبي اور مغربي پهاٹکون اور اُنکے بیچ کے کٹہرے کے گرنے کا بهي اندیشه تها -

(۲) مندر نمبر ۱۸ کي مرمت کي گئي - اس عمارت کے بهاري بهاري ستون عمودي خط سے هٹ کر خطرناک طور پر مختلف اطراف مین جُهک گئے تهے - ان ستونوں کو سیدها کرکے مضبوط بنیادون پر قائم کردیا گیا - اور

(۳) مندر نمبر ۴۵ کی پورے طور سے مرمت کي گئي - یه مندر شکستگي کي آخري منزل

هون برآمد هو جائين - اس کهدائي مين عمارات برآمد هونے کے لحاظ سے امید سے زیادہ کامیابي هوئي - جو مکانات جنوبی رقبہ مین درآمد هوئے هین اُنمین سے اکثر کی بنیادین چٹان پر قائم هین ' لیکن مشرقی حصے کي عمارتین سب سے آخري زمانے کی بني هوئي هین اور اس لئے اُنکي بنیادین بهي چٹان کي سطح سے بہت اوپر هین اور اُنکے نیچے اور بہت سے قدیم مکانات کے آثار دبے هوئے هین -

مشرقی حصے مین میںنے صرف بالائي عمارات کو آشکار کرنے پر قناعت کي هی اور آثار زیرین کو آیندہ محققین کي کدالون کے لئے چهوڑ دیا هی - چند مقامات پر جو مین نے کهدائي کرواکر دیکها تو مجھے معلوم هوا که زیرین عمارات زیادہ تر خانقاهین هین اور اُنکي وضع قطع اُن خانقاهون سے مشابه هی جو جنوبي رقبے سے برآمد هوئي هین - اس لئے اگر یه آثار زیرین کهدواکر برآمد بهی کروا لئے جائین تو سانچي کي عمارات کے متعلق همارے معلومات مین کوئي مفید اضافه نه کرینگے -

اخیر میں صرف اُن بے شمار قدیم چیزوں (یعنی مجسموں ، کتبوں ، شکستہ عمارتي پتھروں وغیرہ) کي حفاظت و صیانت کا سوال رہ گیا جو عمارات کے قریب جابجا کس‌مپرسي کي حالت میں پڑي ہوئي تھیں - انکے واسطے ایک مختصر ، مگر ضرورت کے لحاظ سے معقول ، عجائب خانہ تعمیر ہو رہا ہی جس میں سنگتراشي کے نمونے ، کتبے ، مجسمے ، اور شکستہ عمارتي اجزا قاعدے سے سجاکر اُنکي ایک مشرح فہرست مرتب کي جائیگي - عجائب خانے کے ایک کمرے میں نقشے ، فوٹو اور کتابیں وغیرہ بھي رکھي جائینگي جن کي مدد سے سیاحوں کو اِن بے نظیر آثار کے متعلق معلومات حاصل کرنے میں سہولت ہوگي (۱) -

---

(۱) عجائب خانے کي تعمیر اب مکمل ہوچکي هي اور جو کتبے اور مورتین وغیرہ اس میں رکھي گئي ہیں اُن کی مفصل با تصویر فہرست مترجم ہذا نے انگریزي زبان میں شایع کي ہی - (مترجم)

پر پہنچ چکا تھا اور دیکھنے والون کے لئے ھر وقت خطرے کا باعث تھا -

ان کامون کے علاوہ چند اور کام بھي بالخصوص قابل ذکر ھین مثلاً :—

(۱) اُس طویل پشتے کي دیوار کو از سرنو تعمیر کیا گیا جو وسطي اور شرقي رقبون کے درمیان واقع ھی -

(۲) ستوپه نمبر ۳ کے گنبد ' بالائي چھتري اور کٹہرون کو دوبارہ بنایا گیا -

(۳) منادر نمبر ۱۷ ' ۳۰ ' و ۳۲ کي مرمت ھوئي اور اُنپر نئی چھتین ڈالي گئین -

(۴) ستوپه کلان کے اطراف سے پاني کے اخراج کا مناسب انتظام کیا گیا اور قدیم شکسته فرش کي تجدید کي گئي -

(۵) تمام بدنما نشیب و فراز دور کئے گئے اور میدان کي صفائي اور درستي کے بعد آرائش کے خیال سے گھاس کے تختے ' خوشنما درخت اور پھولدار بیلین لگادي گئین -

کي نوعیت سے نیز اُن تدابیر سے جو گذشتہ چند سال مین ان عمارات کي تحقیق و تحفظ کے متعلق اختیار کي گئین کافي آگاهي حاصل هو چکي هی - اب هم اِن عمارات کے تفصیلي حالات بیان کرتے هین -

ستوپۂ کلان کي عمارت - اسکي کیفیت اور تاریخ

ستوپۂ کلان (نقشه پلیٹ نمبر ۱ - Plate I.) کي موجودہ صورت کو یون سمجھئے که نصف کرّہ کي شکل کا ایک گنبد (انڈا - अंड) هی جسکي چوٹي پر ایک دوسریکے اوپر تین چھتریان قائم هین ' نیچے کے حصے مین ستوپے کے چارون طرف ایک بلند چبوترہ (میدهي - मेधी) هی جو قدیم زمانے مین طوف کاه (پر دکھنا - प्रदच्चिण पथ) کا کام دیتا تھا ' چبوترے پر چڑھنے کے لئے جنوبي جانب ایک بلند دوهرا زینه

[سلسه فوٹ نوٹ صفحه گذشته

جو دهاتو بمعني " آثار " اور گربهه بمعني " ظرف " سے مل کر بنا هی - نیپال مین ستوپے کو چیتیا کہتے هین جو ابتدا مین ' لفظ ستوپه کي طرح ' مٹي کے تودے یا ٹیلے (چتا) هی کے معني دیتا تھا - لیکن بعد مین هرقسم کي متبرک عمارت کے لئے استعمال هونے لگا -

سانچي کے نواح مین ستوپے کو بهڈا (بمعنی ٹیله یا ڈهیر) اور ستوپه کلان کو " ساس بهو کا بهڈا " کہتے هین -

باب ۳

ستوپهٔ کلان (۱)

گذشته باب کے مطالعہ سے ناظرین کو سانچي کے
آثار قدیمہ کي تاریخ اور اُنکي صنعت اور طرز تعمیر

---

(۱) ستوپہ کي ابتدا بلا شبہ اُن قدیم قبرون سے هی جو مٹی کے نیم کروي ٹیلون کي شکل مین بنائی جاتي تھین - لیکن بودھ مذهب کے پیرو ستوپون کو خود بدھہ یا بودھ مذهب کے کسي بزرگ شخص کے " آثار" یا تبرکات (یعني سوختہ لاش کي راکھ ، دانت ، هڈي وغیرہ) کي حفاظت کے لئے بنایا کرتے اور بعض صورتون مین مقدس مقامات کی نشان دهي کے لئے بهي تعمیر کیا کرتے - کسي ستوپے کي بیروني حالت سے یہ معلوم کرنا ناممکن هی کہ اوسکے اندر" آثار" مدفون هین یا نہین بودھ مذهب مین ستوپے کا بنوانا ایسا کارخیر سمجھا جاتا هی کہ اُسکے انجام دینے سے بنوانے والا منزل نجات کے قریب پہنچ جاتا هی -

لفظ ٹوپ (بمعني ستوپہ) اصل مین هندوستان کے انگریزون کا بگاڑا هوا هی اور پراکرت زبان کے لفظ تھوپ سے مشتق معلوم هوتا هی - برما مین ستوپے کو عموماً پگوڈا اور سیلون مین ڈاگبہ کہتے مین - ڈاگبہ سنگھالی زبان کا مرکب لفظ هی

ساتھہ ھي تعمیر کروایا تھا ' جسامت مین موجودہ ستوپے سے قریباً آدھا اور اینٹ کا بنا ھوا تھا - قریباً ایک صدي بعد آسکے اوپر پتھر کي چنائي کا غلاف چڑھایا گیا جس سے آس کا دور بڑھکر موجودہ جسامت کو پہنچ گیا - غلافي چنائي کے ساتھ ھي ستوپے کے اطراف مین کٹھرہ بھي قائم کیا گیا لیکن منقش پھاٹک اول صدي قبل مسیح کے نصف ثاني سے پہلے تعمیر نہین ھوئے (۱) -

قدیم خشتي ستوپے کي ھیئت و ساخت کے متعلق صرف اس قدر معلوم ھی کہ جو اینٹین آس مین لگي ھوئي تھین وہ سولہ انچ لمبي ' دس انچ چوڑي اور تین انچ موٹي تھین ' یعني ناپ مین آن اینٹون کے مماثل تھین جو عہد موریا کي اور عمارات مین پائي جاتي ھین - علاوہ برین یہ بھي قرین قیاس ھی کہ ستوپۂ مذکور قریباً نیم کروي شکل کا تھا ' آسکے چارونطرف ایک بلند چبوترہ تھا اور چوٹي پر کٹھرہ اور چھتري تھي - پہاڑي کي سطح مرتفع سے ملبے کي صفائي کے اثنا مین پتھر کي چھتري کے چند ٹکڑے

---

(۱) ستوپہ کلان کي مفصل تاریخ کے لئے دیکھو مصنف کا مضمون مندرجہ آرکیالوجیکل سروے رپورٹ بابت سال ۱۹۱۳ ۱۹۱۴ع صفحات ۲ تا ۹ -

(سوپان - सोपान) هی ' ستوپے کے گرد سطح زمین کے برابر ایک اور طواف گاہ هی جسکے گرد ایک بھاري کٹہرہ (ویدکا - वेदिका) لگا هوا هی ' اس کٹہرے کي وضع بالکل سادہ هی اور اسپر کسي قسم کا آرائشي کام نہیں هی ' نیچے والے پردکھنا میں داخل هونے کے لئے چاروں طرف چار دروازے هیں جو گویا کٹہرے کو چار مساوي حصوں میں تقسیم کرتے هیں ' هر دروازے کے سامنے ایک بڑا پھاٹک (تورنا - तोरण) هی جس کے اندروني اور بیروني دونوں رُخوں پر نہایت دل کھول کر منبت کاري کي گئي هی -

اب تک عام طور پر یہ خیال تھا کہ ستوپہ کلاں کي موجودہ عمارت راجہ اشوک کے زمانے کي بني هوئي اور اُس لاٹھ کي هم عصر هی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ هی - اسکے علاوہ یہ بھي خیال کیا جاتا تھا کہ فرشي کٹہرہ قریب قریب ستوپے کے ساتھ هي بنا تھا اور منقش پھاٹک دوسري صدي قبل مسیح کے دوران میں بنائے گئے تھے -

عہد اشوک کا خشتي ستوپہ

یہ قیاسات اب غلط ثابت هوچکے هیں اور حقیقت یہ هی کہ اصلي ستوپہ ' جو راجہ اشوک نے لاٹھ کے

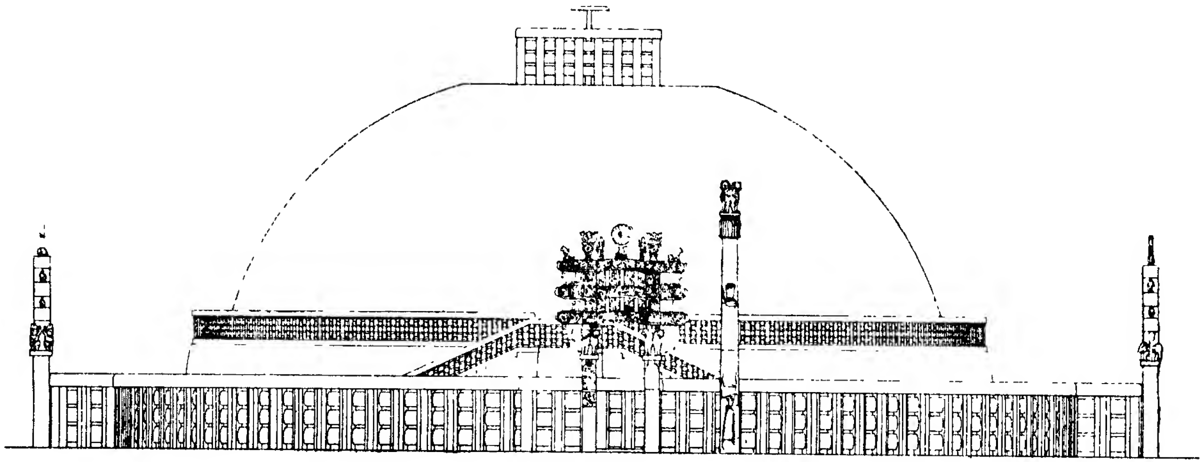

ELEVATION OF GREAT STUPA FROM SOUTH (RESTORED).

برآمد هوئے هين جو غالباً قديم ستوپے کي چهتري هي کے حصے هين - ان ٹکڑون کے زيرين رخ پر نهايت نفيس ابهروان دهاريان بني هوئي هين جو عام چهتريون کي تيليون سے مشابه هين اور عهد موريا کي سنگتراشي کي اُس لطيف و دلپذير اصابت اور حسن ساخت کو ياد دلاتي هين جس سے بهتر کام آج تک کسي اور ملک کي سنگتراشي مين نهين هوا -

سنگي روکار کا اضافه - سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسيح

سنگي روکار کے اضافه کے بعد ستوپے کا قطر ايک سو بيس فيٹ سے کچھ زياده اور بلندي چوّن فيٹ کے قريب هوگئي (۱) روکار کي چنائي جس طريقے سے عمل مين آئي وه بهت سيدها ساده تها يعني خشتي ستوپے کے گرد کچھ جگه خالي چهوڑ کر ايک گول ديوار چن دي گئي اور دوران تعمير مين جون جون ديوار اونچي هوتي گئي ستوپے اور ديوار کے درمياني خلا مين بهاري بهاري ناتراشيده پتهرون کي بهرائي کرتے گئے - هم آگے چل کر بيان کرينگے که بعينه يهي تدبير مندر نمبر ۴۰ کي توسيع مين بهي اختيار

---

(۱) ستوپے کي توسيع کے لئے اوسکے گرد چنائي کا ايک يا زياده غلاف چڑهانے کو پالي زبان مين اجها دے (‌[illegible]) کهتے هين -

کي گئي جسکے رکار کي چنائي قريب اسي زمانے مين عمل مين آئي -

بعض مصنفين نے ستوپه کلان کے متعلق لکها هی که " ايک بلند چبوترے کے اوپر نيم مدوری گنبد بنا هوا هی " - اس بيان سے يه غلط فهمي پيدا هوتي هی که شايد چبوتره پہلے تعمير هوا اور بعد مين اُسکے اوپر گنبد بنايا گيا ' حالانکه حقيقت مين پہلے گنبد تعمير هوا جسکے پہلو سطح زمين سے ملے هوئے هين اور اطراف کا چبوتره بعد مين بنا اور دونون کي چنائي کو باهم وصل نهين کيا گيا - گنبد اور چبوترے کي اس پتهر کي چنائي پر کچھ کي خوب موتي اپائي کرکے بعد مين اُسپر عمده باريک چونے کي استر کاري کردي گئي - ممکن هی که استرکاري کے اوپر چونے کے کام کي کاؤ شاخي کهونٹيان بنا کر اُن مين پهولون کے هار اور گجرے آويزان کئے گئے هون اور خوبصورتي کے لئے جابجا سنہرے اور دوسرے رنگون سے رنگ آميزي بهي کي گئي هو - کچھ کي لپائي کا اکثر حصه گنبد کے تين جانب ابتک موجود هی ليکن جب کپتان جانسن نے سنه ۱۸۲۲ع مين ستوپے مين شگاف ديا تو چوتهي جانب يعني جنوب مغربي حصے کا پلستر ضائع هوگيا -

قائم کي جاتي تهي مگر سٹوپۂ کلاں کا هرميکا پتهر کا ایک بہت وزني صندوق تها جس مين " آثار " متبرکه محفوظ تهے - اس صندوق کے ڈهکنے کا قطار پانچ فيٹ سات انچ اور ارتفاع ایک فٹ آٹھ انچ هی -

فرشي کٹہرہ

بالائي کٹہرے اور چهتر کے بعد سٹوپے کے گرد وہ وزني کٹہرہ (ويديکا - वेदिका) لگايا گيا جسکو امتياز کے لئے هم زيرين يا فرشي کٹہرہ کہينگے - منقش پهاٹکوں اور ديگر کٹہروں کي مانند اس کٹہرے کے مختلف اجزا ' يعني ستون (۱) ' پٹڑياں (۲) اور منڈير کے پتهر (۳) ' بهي مختلف اشخاص نے بطور نذر پيش کئے تهے جن کے نام قديم براهمي رسم خط مين ابتک کٹہرے پر کنده هين -

اس لحاظ سے که کٹہرے کي ساخت مين بہت سے اشخاص کي شرکت تهي ' اسکے آغاز اور اختتام کے درميان ضرور چند عشرات کا زمانه گذرا هوگا فرگسن

(۱) تهبه - थम

(۲) سوچي - सूची

(۳) اُشنيشا - उष्णिषा

هرميكي كٹهره اور بالائي چهتري

روکار کي چنائي کے بعد جب سترپه طيار هو گيا تو اسکے اوپر حسب دستور سنگي کٹهره اور چهتر قائم کئے گئے - اس کٹهرے اور چهتر کے بهت سے ٹکڑے کهدائي مين دستياب هوئے هين اور وه عنقريب اپني اصلي جگه پر قائم کردیے جائينگے (۱) - عام وضع قطع کے لحاظ سے يه کٹهره اور چهتر، سترپه نمبر ۳ کے کٹهرے اور چهتر کے مماثل هين جو حال هي مين دوباره نصب هوئے هين، ليکن پيمائش مين موخرالذکر سے بهت بڑے هين - چهتري کي ڈنڈي عموماً ايک مختصر سے چبوترے (هرميکا - हरमिका) (۲) پر

(۱) اس کٹهرے کے ۱۷ ستون، ۴۸ پٹڑيان، اور ۱۱ منڈير کے پتهر مختلف جگهون سے دستياب هوئے هين - کٹهرے کا سطحي نقشه مربع تها، هر پهلو مين آٹه ستون تهے اور ستونون کا نيچے کا ۲½ فيٹ کا حصه سترپے کي چنائي مين گڑا هوا تها - فرشي کٹهرے کي طرح اس کٹهرے کي ساخت مين بهي چوبي طرز تعمير کا اثر نمايان هی - [اب اس کٹهرے کے پرانے اجزا کے ساته جديد اضافه کرکے کٹهرے کو اسکي اصلي جگه پر دوباره نصب کرديا گيا هی اور اسکے بيچ مين پتهر کي تين چهترپان ايک دوسريکے اوپر قائم کردي گئي هين - جس سے سترپه نهايت شاندار اور مکمل معلوم هوتا هی - مترجم]

(۲) هرميکا لفظ هرميا (بمعني اٹاري) کا اسم مصغر هی اور اصطلاح مين اوس چبوترے کے لئے مستعمل هوتا هی جو سترپے کے اوپر چهتري کي ڈنڈي (چهترا يشٹي - छत्रयष्टि) قائم کرنے کے لئے بنايا جاتا هی -

قدیم براهمی رسم خط مین اس کٹھرے پر جا بجا کندہ هین ، دو دلچسپ کتبے عہد گپتا کے بھی موجود هین - ان مین جو زیادہ قدیم هی وہ مشرقی پھاٹک کے جنوب کو ستونون کی دوسری قطار مین بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کندہ هی اور سنہ ۹۳ گپتائی (مطابق سنہ ۴۱۲ - ۴۱۳ عیسوی) کا تحریر شدہ هی - اس کا ذکر هم پہلے بھی صفحہ ۴۵ پر چندر گپت ثانی کی فتح مالوہ کے ضمن مین کر چکے هین - دوسرا کتبہ مذکورہ بالا کتبے کے قریب هی ستونون کی چوتھی قطار مین بالائی پٹری کے بیرونی رخ پر کھدا هوا هی - یہ سنہ ۱۳۱ گپتائی (مطابق ۴۵۰ - ۴۵۱ عیسوی) کا هی اور اس مین لکھا هی کہ " هرس وامنی نام ایک اُپاسکا (उपासिका) یعنی دنیادار معتقد نے خانقاہ کا کناد بوٹ کی آریاشنگھا (پاکیزہ مذهبی جماعت) کو " جواهر خانہ " مین اور اُس مقام پر جہان چار بُدھون کی مورتین رکھی هین ، (یعنی ستوپے کے پردکھنا یا طواف‌گاہ زیرین مین) ، روشنی کرنے اور روزانہ بردھ مذهب کے ایک تارک‌الدنیا فقیر (بھکشو भिक्षु) کو کھانا کھلانے کے لئے کچھ رقمین عطا کین " -

(Fergusson) صاحب نے اس زمانے کا اندازہ " ایک صدي یا اس سے بھي کچھ زیادہ " کیا ھی ' لیکن یہ اندازہ بہت زیادہ معلوم ھوتا ھے کیونکہ ودیشا مین ' جو اُس وقت بہت بڑا شہر تھا ' بودھ مذھب کے پیرورن کي بکثرت آمد و رفت ھوگی اور وھان سے جاتری ان متبرک عمارات کي زیارت کو آتے ھونگے - لہذا یہ قیاس قرین عقل معلوم ھوتا ھی کہ کٹہرۂ مذکور فرگسن صاحب کی تخمینی مدت کے نصف ھي عرصے مین طیار ھو گیا ھو -

یہ کٹہرہ سراسر پتھر کا بنا ھوا ھی لیکن اسکا نقشہ صریحاً چوبي کٹہرے سے نقل کیا گیا ھی ' اور یہ بات قابل غور ھی نہ مذکیر کے پتھرون کے جوڑ بجاے سیدھے تراشنے کے ترچھے کاتے گئے ھین جو لکڑي کي تراش کي خصوصیت ھی - حقیقت یہ ھی کہ جس زمانے مین یہ کٹہرہ قائم کیا گیا ' اُسوقت ھندوستان کي عمارتین زیادہ تر لکڑي ھي کي ھوا کرتي تھین ' اور یہي وجہ ھی کہ اُسوقت کي تمام سنگي عمارات مین چوبي طرز تعمیر کا اثر پایا جاتا ھی -

عہد گپتا کے کتبے

بہت سے مختصر " نذري " کتبون کے علاوہ ' جو

نیچے زمین مین قائم کئے گئے هین - علاوہ ازین اُنکے تین رُخون پر منبّت‌کاری کا نہایت پرتکلف کام هی - باقی ستونون کو حاشیے کے پتھرون مین چولون کے ذریعے سے جما کر قائم کیا گیا هی اور اُنکے بیرونی رخ پر پورے یا نصف گول تمغون (پری‌چکّرون - परिचक्रों) کی شکل کی منبت کاری هی جن مین کنول یا دوسری اقسام کے پھولون یا جانورون کی تصویرین بنی هوئی هین - انکے اندرونی رخ بالکل سادہ هین ' صرف بالائی اور زیرین حصون مین نصف دائرون کی شکلین بنا دی گئی هین مگر دائرون مین کسی قسم کی منبت‌کاری نہین هی (۱) -

(۱) اسوقت تک اس کٹہرے کے ۷۳۰ ٹکڑے دستیاب هوے هین جنکی تفصیل حسب ذیل هی :—

(الف) زینے اور چاندے کے کٹہرے کے ٹکڑے :—

حاشیے کے پتھر . . .	۲۱
ستون . . .	۴۵
پٹڑیان	۳۸
منڈیر کے پتھر . . .	۱۳

(ب) چبوترے کے کٹہرے کے اجزاء :—

حاشیے کے پتھر . . .	۳۷
ستون	۲۴۰
پٹڑیان . . .	۱۹۹
منڈیر کے پتھر . . .	۱۳۷

[انگریزی رهنما کے شائع هونیکے بعد یہ دونون کٹہرے اضافہ جدید کے ساتھ اپنی اصلی جگہ پر قائم کردئے گئے هین - مترجم]

بردکشنا یا طواف‌گاہ زیرین

کٹھرے کے اندر طواف‌گاہ میں پتھر کی بڑي بڑي سلون کا فرش ہی جنپر اُن اشخاص کے نام کندہ ہیں جنکي طرف سے یہ سلیں مَنّت یا نذرانے کے طور پر بچھائي گئي تھیں - اس طواف‌گاہ میں اور نیز اُس چبوترے پر جو ستوپے کے گنبد کے گرد بنا ہوا ہی بودھ مذہب کے تارک‌الدنیا درویش اور دنیادار معتقد چکر لگاتے تھے اور طواف کے وقت ستوپے کو ہمیشہ اپنے دائیں جانب رکھتے تھے (۱) -

زینے اور چبوترے کے کٹھرے

ستوپے کي عمارت میں تیسرا اضافہ اُس کٹھرے کي صورت میں ہوا جو چبوترے کے گرد اور زینے کے پہلوؤں میں بنایا گیا - یہ کٹہرہ فرشي کٹھرے کي نسبت چھوٹا ہی لیکن اِسکی ساخت بہت نفیس ہی اور اسکے ستونوں پر سنگتراشي کا کام بھي آرائش کے لئے کیا گیا ہی - سیڑھیوں کے نیچے کے سروں پر شروع کے دو ستون اور ستونوں کي نسبت زیادہ لمبے ہیں کیونکہ مضبوطي کي خاطر اُنکے زیرین حصے حاشیے کے پتھروں میں سے نکال کر طواف‌گاہ کے فرش سے بھی کسی قدر

---

(۱) اہل بودھ عموماً ستوپے یا کسی متبرک عمارت کے گرد تین بار طواف کرتے ہیں ، لیکن بعض دفعہ سات ، چودہ ، یا زیادہ یہاں تک کہ ۱۰۸ مرتبہ طواف کرنے کي بھي منت مانتے ہیں -

کي تعمير کے درميان غالباً تيس چاليس سال سے زيادہ وقفہ نہ گذرا ہوگا ؛ کيونکہ مغربي پھاٹک کا داياں ستون اور جنوبي پھاٹك کا درمياني شہتير دونوں بظاہر ايک ھي شخص آياچوتي کے شاگرد بالامترا کے بنوائے ہوئے ہيں *

يہ چارون پھاٹك ايک ھي وضع کے ہيں اور اگرچہ سراسر پتھر کے بنے ہوئے ہيں مگر انکي ساخت مين

[فوٹ نوٹ بہ سلسلہ صفحہ گذشتہ]

شہرون کے دروازون کے سامنے گھونگٹ کي ديوار ہوتي ھی - اسطرح ان دروازون مين سامنے سے داخل نہيں ہوسکتے تھے بلکہ ايک پہلو سے آنا پڑتا تھا - ليکن جب پھاٹکون کي تعمير کي نوبت آئي تو اُن کو اسطرح کٹہرے کے ايك جانب بنا دينا مناسب نہ سمجھکر تين تين ستون اور قائم کرکے کٹہرے کو باہر کي طرف بڑھا ليا گيا اور پہلے دروازون سے زاويۂ قائمہ بناتا ہوا ايك ايك اور دروازہ بنايا گيا - ان نئے ستونون کو بغور ديکھنے سے صاف ظاہر ہوتا ھی کہ شمالي اور جنوبي دروازون کي تعمير کے وقت کٹہرے کے جو حصے بڑھائے گئے وہ ہر بات مين قديم کٹہرے سے مشابہ ہين يعني ستونون کا طول و عرض اور اُنکي تراش خراش بجنسہ قديم ستونون کي سي ھی - برخلاف اسکے کٹہرے کے وہ حصے جو شرقي اور غربي دروازون کے قريب ہين انکي بندش اور ساخت مين زيادہ احتياط سے کام نہيں ليا گيا - بلکہ ستونون کا ارتفاع بھي قديم ستونون سے کچھ کم ھی اور اُنکے پہلو بھي کسي قدر مقعر ترشے ہوے ہين -

باب ۴

ستوپہ کلان کے پھاٹک وغیرہ

پھاٹکون کي تاریخي ترتیب اور کیفیت

ستوپہ کلان کي عمارت پر آخري اضافہ ' جس نے اسکي شان و شوکت مین اور چار چاند لگا دئے اُن چار منقش پھاٹکون (तोरण - تورنا) کي شکل مین ہوا جو جہات اربعہ مین فرشي کٹہرے کے چارون دروازون کے سامنے قائم ہین اور اُسکي چارون قوسون کو ایک دوسرے سے ملاتے ہین - ان پھاٹکون کي پرتکلف آرائش ستوپے کي عمارت کی سادگي اور سنگیني کے مقابلے مین عجب بہار دکھاتي ہی - ان مین سب سے پہلے جنوبي پھاٹک بنایا گیا تھا جو زینے کے سامنے ہی ' اُسکے بعد علی الترتیب شمالي ' مشرقي اور مغربي پھاٹک تعمیر ہوئے جنکے تقدم و تاخر کا ثبوت اُن کي منبت کاري کي شان اور نیز فرشي کٹہرے کے اُن حصون کي طرز ساخت سے ملتا ہی جو پھاٹکون کي تعمیر کے وقت اضافہ کئے گئے تھے (۱) لیکن جنوبي اور مغربي پھاٹکون

---

(۱) فرشي کٹہرے کي بناء کے وقت اُسکے چارون دروازون کے سامنے کٹہرے کا ایک ایک ضلع بڑھاکر پردہ سا بنا دیا گیا تھا جیسے

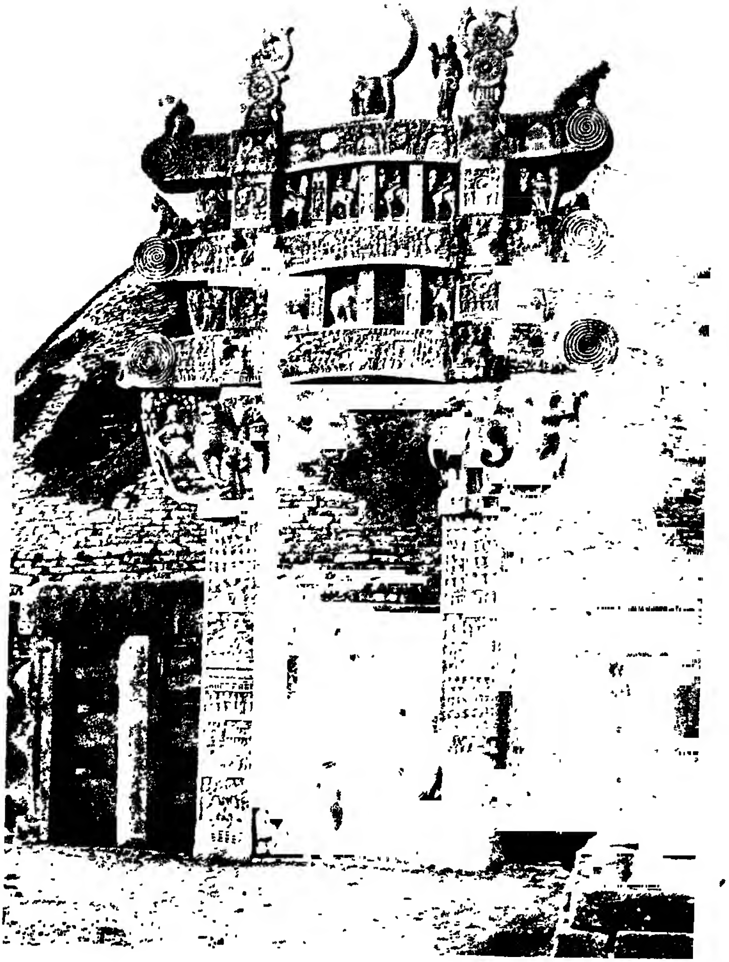

NORTH GATEWAY OF GREAT STUPA.

چوبي طرز کا زیادہ تتبع کیا گیا هی - تعجب تو یہ هی کہ یہ پھاٹک هر چند کہ سنگي تعمیر کے اصول کے خلاف بنائے گئے هین تاهم قریباً دو هزار سال گذرنے کے بعد اب تک نہایت اچھی حالت مین قائم هین - انمین شمالی پھاٹك کي حالت نسبتً سب سے بہتر هی (دیکھو نقشہ پلیٹ ۳ - Plate III) اور اس کا بیشتر آرائشي کام اور مورتین محفوظ هین جن سے پھاٹکون کي قدیم شان کا بخوبي اندازہ هوسکتا هی -

هر پھاٹک مین دونون جانب دو مربع ستون هین جنکے اوپر سرستون یا تاج هین ' تاجون پر (اوپر نیچے تھوڑے تھوڑے فاصلے سے) تین شہتیر هین جنکے سرون پر مرغولہ نما چکر منّبت هین ' تاجون کے اوپر عمودي خط مین دونون طرف دو دو مربع تھونیان شہتیرون کو ایک دوسرے سے جدا کرتي هین' مربع تھونیون اور شہتیرون کے بیچ مین پھر تین تین پتلے کھمبے هین اور درمیانی خلا مین پتھر کي مختلف مورتین بني هوئي هین ' آرائش کے لئے تاجون پر پست قامت انسانون (بَونون) هاتھیون اور (۱) شیرون کے (چار چار) مجسمے بنے هین جنکو

---

(۱) جنوبي دروازے کے شیر غالباً ستون اشوک کے شیرون کي نقل هین - ان کے هر پنجے مین پانچ پانچ ناخن قابل ملاحظہ هین

جمشیدی (Persepolitan) شیرون کی طرح پیٹھ سے پیٹھ ملا کر کھڑے ہوئے دکھایا ھی ' سب سے نیچے والے شہتیر کے نکلے ہوئے سرون کو سنبھالنے کے لئے ستونون کے بالائی حصے سے زنانہ مورتین آڑی بریکٹ کے طور پر بنی ہوئی ہین جنکی وضع قطع نہایت دلاویز اور خوشنما ھی اگرچہ وزن سنبھالنے کے لئے ' جو انکی ساخت کی اصل غرض ھی ' یہ زیادہ موزون نہین ہین - مذہبی نقطۂ نظر سے یہ پیکر غالباً یکشنیون (यक्षिणी) یا پریون کے ہین - جنکے ذمے حفاظت کی خدمت سپرد تھی - اس خیال کی تصدیق اس واقعہ سے ہوتی ھی کہ وہ مذہبی روایات کے مطابق آم کی شاخون مین باہین ڈالے ہوئے کھڑی ہین (۱) - اسی وضع کی چھوٹی چھوٹی پریان شہتیرونکے بالائی رخ پر بھی نصب ہین جنکے دونون جانب شہتیرون کے سرون کے پاس تو شیر یا ہاتھی بنے ہوئے ہین اور درمیانی حصون مین اسپ سوار ' پیل سوار اور بے پر یا پردار شیر ہین - ان گھوڑون اور سوارون اور نیز مذکورۂ بالا پریون مین سے ایلک مین

---

(۱) وی - اے - سمتھ صاحب نے " ہسٹری آف انڈین آرٹ " مین صفحہ ۳۸۰ پر ان تصاویر کے مغربی الاصل ہونے پر بحث کی ھی

जातक) (۱) ' اُسکي تاریخي زندگي کے حالات اور بودھ مذهب کی زندگي کے اهم واقعات دکھائے گئے هین - علاوہ برین ان تصویرون مین بہت سے متبرک درخت اور ستوپے جن سے گوتم یا اُس سے پیشتر کے بدھہ

(۱) تناسخ کا خیال هندوستان مین قدیم زمانے سے چلا آتا هی اور بودھ مذهب کي تاریخ پر اس عقیدے کا بہت اثر پڑا هی - اهل بودھ کے عقائد کے مطابق ' گوتم بدهه دنیا مین راجه شدهودن کے محل مین پیدا هونے سے قبل مختلف هیئتون مین (یعني بصورت دیوتا ' انسان اور حیوان) جنم لے چکا تها - ان پیدائشون کے پانسو پچاس (۵۵۰) قصے جاتکا کتابون مین درج هین جو پالي زبان مین لکھي هوئي هین - هر قصے کے شروع مین ایک مختصر سي تمهید هی جس مین بدهه کي زندگي کے اُن خاص واقعات کا ذکر هی جو اس قصے کے بیان کرنے کا باعث هوئے اخیر مین بدهه اُن تمام افراد کے نام بتاتا هی جنهون نے قصے مین نمایان حصه لیا هی - هر قصے مین نتیجے کو واضح کرنے کے لئے کچھ اشعار بهي هوتے هین جو گویا خود گوتم بدهه نے (اپني تاریخي زندگي یا کسي گذشته جنم مین جبکه وہ بودهي ستوا تها) پڑھے تہے

یه کتب جاتکا ' کہانیون کا ختم نه هونے والا خزانه هین جو قدیم هندوستان کے تمدن ' رسوم ' اور عقاید دریافت کرنے کے لئے نهایت دلچسپ اور کار آمد هین - یقیني طور پر یه کہنا ممکن نهین هی که ان قصون نے اپني موجودہ شکل اور ترتیب کس وقت اختیار کي ' لیکن هندوستان کي قدیم ترین تصویرون مین ادکي بعض جزئیات کي موجودگي سے ثابت هوتا هی که دوسري صدي قبل مسیح مین یه قصے زبان زد خلائق تہے

یہہ عجیب بات پائي جاتي هی کہ ان سب کے دو دو چہرے هین تا کہ وہ جینس (۱) کي طرح دونون جانب دیکھ سکین - سب سے اوپر والے شہتیر پر بودھ مذهب کے خاص امتیازي نشانات هین یعني وسط مین دهرم چکر (۲) هاتھیون یا شیرون پر قائم هی اور اُسکے دونون طرف ایک ایک محافظ یکھا هاتھ مین چوري لئے کھڑا هی - محافظون کے دائین اور بائین جانب ترشول یا تري رتن بنا هوا هی جو بودھ مذهب کي تثلیث یعني بدھہ ' دهرم (قانون) ' اور سنگھا (مذهبي برادري) کي علامت هی - ان خاص نشانون اور تصویرون کے علاوہ پھاٹکون کے ستون اور تمام بالائي حصے سنگتراشي کے خوبصورت ابھروان نقوش سے سراسر بسے هوے هین ' جنمین بدھہ کی سابقہ زندگي کے قصے (جاتک -

(۱) جینس (Janus) شہر روما کي ایک عبادت‌گاہ کا نام هی جو لڑائي کے زمانے مین دارالامان سمجھي جاتي تھي - اس عبادت‌گاہ مین جینس نام ایک بت تھا جسکے دو چہرے تھے - بعض محققین کي راے هی کہ جینس سے حضرت نوح ؑ (اور اُنکي اولاد) مراد هین جو طوفان سے قبل اور بعد کی دنیا کو اپنے دونون چہرون سے دیکھ رہے هین - انگریزي مہینے جنوري کا نام اسي بت کے نام پر رکھا گیا هی - (مترجم)

(۲) دهرم چکر کي تشریح کے لئے دیکھو صفحہ ۹۳ آیندہ

سے جس کے نیچے اُسکو معرفت حاصل ہوئی تھي - لیکن شکر ھی کہ ستوپۂ بھرھُوت (۱) کے کٹھرے پر جو منبّت کاري ھی اُسمین اِس قسم کے اشکال و مناظر کے نام و عنوان وضاحت سے درج ھین اور اُنکي امداد سے ' نیز موسیو فُوشے (۲) کي فاضلانہ تحریرون کی مدد سے ' سانچی کے اکثر مرقّعون کي تعبیر ایسی صاف طور سے ھوگئی ھی کہ اب شک و شبہ کي گنجائش مطلقاً نہین رھي - اور غالباً بہت زمانہ نہ گذرنے پائیگا کہ باقي تصویرون کے مفہوم بھي ویسے ھي صاف ھوجائینگے -

ایسي تصویرین جو کُئي جگہہ کندہ ھین

پھاٹکون کي سنگتراشی مین جو منظر دکھاے گئے ھین وہ کم و بیش پر تکلف اور ایک دوسریسے بہت مختلف ھین - ان کا حال مجھے فرداً فرداً بالتفصیل لکھنا پڑیگا - لیکن ساتھ ھي بہت سے سیدھے سادے

(۱) دیکھو کننگھم صاحب کي کتاب " دي ستوپہ آف بھرھُوت " (*The Stupa of Bharhut*)

(۲) دیکھو دیباچہ کتاب ھذا - موسیو فوشہ (M. Foucher) نے ایک طویل اور نہایت قابل قدر مضمون ان تصاویر کے علم‌الاصنام کے متعلق تحریر کرکے ازراہ کرم مصنف کو عنایت فرمایا تھا اور مناظر کي جو تعبیر آگے چلکر بتائي جائیگي وہ زیادہ تر اسي مضمون کي مدد سے حاصل ھوئي ھی -

مراد هين ' پرواز کرتے هوے گندهرب (۱) (جو شهتيرون کے سرون سے گويا اُڑا هي چاهتے هين) ' اصلي اور خيالي چرند و پرند ' اور انواع و اقسام کے پهول پتے ' هتهيار ' اور شاهي يا آرمائي نشان بهي نظر آتے هين ' جن سے اُس زمانے کے اهل کمال کے تخيل کا زور اور بوقلموني نماياں هی -

کتبے

اِن پهاٹکون پر جو کتبے جا بجا کنده هين اُنمين بهي کٹهرے کے کتبون کی طرح اُن عقيدتمند اشخاص يا منڈليون کے نام تحرير هين ' جنهون نے انکي تعمير مين حصه ليا هی ليکن بد قسمتي سے اشکال و مناظر کے متعلق جو پهاٹکون پر کنده هين ان کتبون سے همين ذرا بهي مدد نهين ملتي اور اُنکي تعبير اسوجه سے اور بهی مشکل هی که هندي صنعت کے قديم نمونون مين بدهه کو اُسکي جسماني تصوير کي بجاے عموماً کسي خاص علامت سے ظاهر کيا گيا هی مثلاً اُسکے نشان قدم سے ' يا اُس چوکی سے جسپر وه بيٹها کرتا ' يا اُس متبرک درخت

اشکال و مناظر کي تعبير

---

(۱) گندهرب (गंधर्व)) - ابتداء مين راجه اِندر کے گويے تهے ليکن جب اِندر ديوتا نے بدهه کي برتري مان کر اُسکي خدمت گذاري اور پرستش اختيار کر لی تو يه بهي بدهه کو پوجنے لگے - پالي زبان مين گندهرب کو گندهب (गंधब्ब) کهتے هين

وضع میں (یعنی آلتی پالتی مارے) بیٹھی ہوئی نظر آتی ہیں ' بعض جگہ مایا کے دونوں طرف دو ناگ ہیں جو یہاں ہاتھیوں کی شکل میں (دکھائے گئے ہیں - انھوں نے بودھ مذہب کی کتب متبرکہ کے مطابق نوزائیدہ بچے کو غسل دیا تھا مگر یہاں وہ خود) مایا (۱) پر پانی ڈالتے ہوئے دکھائے گئے ہیں ' اور بعض جگہ مایا کھڑی ہیں اور بچہ پیدا ہونیکو ہی - یہ آخری وضع اہل بودھ کی کتابوں کے بیانات سے زیادہ مطابقت رکھتی ہی اور زمانۂ مابعد کے قندھاری صناعوں نے اس واقعہ کی تصاویر میں صرف اتنا ہی اضافہ کیا ہی کہ بچے کو مایا کے دائیں پہلو سے نکلتا ہوا دکھا دیا ہی - ابتدائی صنعت میں یہ جدت ممکن نہ تھی ' کیونکہ بدھ کو کبھی جسمانی شکل میں نہیں دکھایا جاتا تھا -

---

(۱) ان مرقعوں میں مایا کی جو تصویر بنائی گئی ہی اُسکو اکثر لکشمی یا لچھمی (دولت کی دیوی) سمجھا گیا ہی - موسیو فوشے پہلے شخص ہیں جنہوں نے یہ معلوم کیا کہ اگرچہ لکشمی کو بھی اسی وضع میں دکھایا جاتا ہی مگر سانچی میں اس قسم کی تصاویر سے مایا ہی مراد ہیں -

آرائشي نمرنے اور خاص خاص نشان یا تصویرین ایسي بهي هین جو متعدد مقامات پر کنده کي گئي هین - ان کا بار بار ذکر کرنا محض تضیع اوقات هوگا - یه نقش چار قسمون مین تقسیم هوسکتے هین اور اب هم انکا سلسلهوار بیان کرتے هین :—

بدهه کي زندگي کے چار اهم واقعات

پہلي قسم مین وه تصاویر داخل هین جو بدهه کي زندگي کے چار اهم واقعات ' یعني اُسکي ولادت ' حصول معرفت ' وعظ اول اور وفات سے تعلق رکهتي هین - یه تصویرین زیاده تر مربع تهونیون اور اُن پتلے پتلے ستونون پر کنده هین جو شهتیررن کے مابین نصب هین

پیدایش :— هندوستان مین خلاف عادت پیدائش کا نشان کنول کا پهول هی ' - چنانچه سانچي کے پهاٹکون پر بهی یه نشان ایسي هر لوح مین موجود هی جس مین بدهه کی پیدائش کا منظر دکهایا گیا هی - بعض الواح مین تو صرف گلدان (بهدر گهڑا - भद्रघट) مین کنول کے پهول رکه کر اُن سے ولادت کے واقعه کا اظهار کیا گیا هی ' بعض مین بدهه کي والده مایا راني ایک شگفته پهول کے اوپر هندوستانی

غول کے غول حیوانات یا ناگا قوم کے معتقدین پرستش
میں مصروف ہیں -

وعظ اول :— حصول عرفان کے بعد پہلا وعظ جو
بدھ نے بنارس کے قریب سارناتھ کے مرغزار آہو
(سنسکرت ' مرگداؤ - मृगदाव) میں کہا ' بدھ مذہب
کی اصطلاح میں اسکا نام دھرم چکر پرورتن (یعني
مذہبي قانون کے پہیے کو پھرانا) رکھا گیا - اس نام کي
رعایت سے سنگتراشوں کي اصطلاح میں " چکر " یا پہیا
وعظ اول کا خاص نشان قرار پایا - سانچي میں یہ
پہیا کبھي تخت پر اور کبھي ستون کے اوپر دکھایا
گیا ہی (۱) - ستونوں پر چکر بنانے کا خیال یقیناً
اشوک کے اس شیر والے ستون کو دیکھنے کے بعد پیدا ہوا
ہوگا جو شہنشاہ مذکور نے بنارس کے قریب سارناتھ کے
مرغزار میں نصب کیا تھا (۲) -

---

(۱) بعض ستونوں پر صرف شیر کي مورت ہی اور پہیا نہیں
ہی - ان سے بھي غالباً وعظ اول کا اظہار مقصود ہی -

(۲) اس ستون کے اوپر والے شیر کي مورت اب سارناتھ کے
عجائب خانے میں رکھي ہوئي ہی -

معرفت :— بدهه کی سمبودهي (सम्बोधी) یا معرفت کامل کو، جو اسکو بودهه گیا کے مشہور درخت کے نیچے حاصل هوئي تهی ' پیپل کے درخت (سنسکرت - آش وَتهه - अश्वत्थ) کے نیچے تخت بچهاکر ظاهر کیا هی - بعض جگه صرف درخت هي(۱) دکهایا گیا هی مگر واقعه کي عظمت کے لحاظ سے اُسپر چهتر اور طرّے لگادئے هین - بعض الواح مین ' جهان صنعت مین تخیل کا زور هی ' درخت کے علاوہ پرستش کرنے والے یا جاتري بهي دکهائے هین جو یا تو چڑهاوے لا رهے هین یا پرستش کی حالت مین هین - بعض تصاویر مین تخیل کا زور اور بهي زیاده نمایان هی ' اِن مین مارا اپنے شیاطین کي فوج لئے کهڑا هی یا

---

(۱) سانچي کی منبت کاري مین درخت کا نشان واقعۂ حصول معرفت کے علاوہ ' بدهه کي زندگي کے دیگر واقعات کي طرف بهي اشارہ کرتا هی - علاوۂ ازین سات بدهون کو خاص خاص درخت بنا کر دکهایا هی - یه درخت پهاٹکون کي تصویرون مین جابجا کندہ هین اور فرگسن صاحب نے غلطي سے ان کو " درخت کي پرستش " کي دلیل خیال کیا - (دیکهو فرگسن صاحب کي کتاب " ٹري اینڈ سرپنٹ ورشپ (*Tree and Serpent Worship*)

ھی ' جنوبي دروازے پر کُمبھانڈون (۱) کے سردار
وِرُ و ڈھک (۲) کا مجسمہ ھی ' اور مغربي اور مشرقي
پھاٹکون پر علی الترتیب ناگون (۳) کے راجہ وِرو پاکش (۴)
اور گندھرون کے بادشاہ دِھرِت راشٹر (۵) کی تصویرین
ھین - یکشاؤن کي چھوٹي چھوٹي مورتین پتلے
ستونون پر بھي نظر آتي ھین -

حیوان و طیور — تیسري قسم کي تصاویر مین حیوان و طیور شامل
ھین جو قاعدہ کے ساتھ ایکدوسرے کے جواب مین
ھمیشہ دو دو بنائے گئے ھین - پھاٹکون کي سنگتراشي مین
اس قسم کي جتني تصویرین ھین اُنمین سب سے
زیادہ نمایان یا تو وہ پیکر ھین جو پرکالون یعني ستونون کے
تاجون کي صورت مین ترتیب دئے گئے ھین ' یا وہ
شکلین جو نقلي پرکالون یعني اُن اُبھروان تختیون پر کندہ
ھین جو شہتیر کے روکار کو تین غیر مساوي حصون مین

(۱) कुम्भाण्डा:
(۲) विरूढ़क
(۳) नागा:
(۴) विरूपाक्ष
(۵) धृतराष्ट्र

وفات :— بدهه کي مها پرنروان (महापरिनिर्वाण) يعني وفات کے واقعه کو ستوپه بنا کر دکهايا گيا هی جسکے گرد انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کهڑے هين - سانچي کے سنگتراشون نے گذشته زمانے کے سات بدهون کو بهي (درختون کے علاوہ) ستوپون سے ظاهر کيا هی -

يکشا **يکشا** :— دوسري قسم مين يکشاؤن يا محافظون کی تصويرين هين - يه يکشا (۱) آن محافظ پريون يا يکشنيون کے صنف مقابل هين جنکا ذکر هم پہلے کرچکے هين - هر پهاٹک کے بازوؤن پر اندروني جانب دو يکشا ايک دوسرے کے مقابل بنے هوئے هين - ان مين سے چار (يعني هر دروازے مين ايک ايک) تو غالباً لوکپال (۲) يا " چار اطراف عالم کے محافظ ديوتا " هين اور آن کے ساته ايک ايک يکشا بطور خادم کے هی - خدام کي تصويرون مين شمالي پهاٹک پر دولت کے ديوتا کبير (۳) يا ويشراون (۴) کي مورت

(۱) यक्ष
(۲) लोकपाला:
(۳) कुबेर
(۴) वेश्रावण

موروں سے اشوک کی طرف اشارہ کرنا مقصود ہو کیونکہ یہ خوبصورت پرند موریا خاندان کا امتیازی نشان تھا (۱) -

پھول پتی کا کام

چوتھی اور آخری قسم میں پھول پتی کا کام ھی جسکی افراط اور پرتکلف آرائش ان آثار کی بہترین زینت ھی - عالم نباتات کے نمونوں کی نقل کرنے میں ھندوستان کے صناعوں نے ھمیشہ ذوق سلیم کا ثبوت دیا ھی لیکن سانچی کے سنگتراشوں سے بہتر شاید ھی کسی نے نباتاتی نمونوں کو بنایا ھوگا -

اس آرائش کے بعض نمونے خارجی الاصل بھی معلوم ھوتے ھیں ، مثلاً مغربی پھاٹک کے دائیں ستون پر (بیرونی جانب) جو انگور کی بیل بنی ھوئی ھی یا جنوبی پھاٹک میں (بائیں ستون کے) تاج پر جو ھنی سکل (Honeysuckle) کے پھول کی آرائش ھی - لیکن اکثر نمونے خالص ھندی وضع کے ھیں اور چونکہ وہ مناظر قدرت کے نہایت صحیح مشاھدے کا نتیجہ ھیں اسلئے شامی یا ایرانی صنعت کے بہترین نمونوں سے کہیں ارفع و اعلیٰ ھیں -

---

(۱) دیکھو صفحہ ۱۳۲ آیندہ

تقسيم کرتي هين - ان نقلي پرکالون پر جو جانور تراشے گئے هين اُنمين بعض حقيقي هين اور بعض خيالي ' بعض کوتل هين اور بعض پر سوار بهي هين ' بعض کو ساز و سامان سے آراسته دکهايا هی اور بعض کو بالکل معرّا -

ان حيواني تصاوير مين زياده تر بکرے ' گهوڑے ' بيل ' اونٹ ' هاتهي ' شير اور سيمرغ نظر آتے هين - سيمرغ اور پردار شير کا خيال صريحاً مغربی ايشيا سے ليا هوا معلوم هوتا هی - مشرقي پهاٹك پر دو سوارون کي تصويرين نهايت دلچسپ هين (جو زيرين شهتير کے اندروني رخ ' شمالي سرے کے مربع تهوني پر تراشے هوئے هين) - يه سوار اپني وضع قطع سے سرد ملک کے باشندے معلوم هوتے هين اور ممکن هی که هندوستان کي شمالمغربي سرحد کے يا افغانستان کے رهنے والے هون - شهتيرون کے سرون کو آراسته کرنيکے لئے بعض جگه (مثلاً مشرقي پهاٹك کے درمياني اور زيرين شهتيرون کے بيروني رخ پر) هاتهيون اور مورون کي تصويرين بهي بني هوئي هين - يه دونون جانور بلا شبه مذهبي يا ديگر روايات سے تعلق رکهتے هين اور ممکن هی که

اور باقاعدہ ھی - اس دروازے کے بائیں ستون پر نیچے
کے حصے میں بدھ کے قدموں (۱) کے نشان ھیں
جنکے تلووں پر ایک ایک چکر بنا ھوا ھی - یہ چکر
بدھ کا امتیازی نشان (۲) ھی کیونکہ اُسکو چکراورتی (۳)
یا شہنشاہ عالم مانا جاتا ھی - اس ستون کے بالائی
حصے میں تری رتن کا نشان بھی دیکھنے کے قابل ھی
جس کا مطلب صفحہ ۸۹ پر بیان ھوچکا ھی -
ان نشانوں کے علاوہ سرستون کے قریب ' کنول کے پھولوں
کے پاس ' جو عجیب و غریب شکل کے تعویذوں کی
حمایلیں کھونٹیوں پر لٹک رھی ھیں ' وہ بھی قابل
دید ھیں -

پھول پتی کی آرایش میں سب سے زیادہ خوبصورت
اور دلکش یقیناً وہ نقش ھی جو مغربی پھاٹک کے
دائیں ستون پر کندہ ھی (دیکھو تصویر پلیٹ ۴ -
Plate IV) - اس نقش میں انگور کی بیل کی
موجودگی خارجی اثر کی طرف اشارہ کرتی ھی اور
ممکن ھی کہ اس نمونے کی ابتدا اسیریا کے " شجر

(۱) پد (पद) -
(۲) مہاپرش لکشمن - महापुरुषलक्षण
(۳) چکراورتن - चक्रवर्तिन्

لباتاتي نمونون مين کنول ' جو هندي پھولون کا سرتاج هی ' اور بودھ اور هندو مذهب دونون کے معتقدين کے نزديک متبرک خيال کيا جاتا هی ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر هی - دروازون کي منبت کاري مين اس پھول کو بہت سے دلکش طريقون سے بنايا گيا هی چنانچہ اسکي دو عمدہ مثالين مشرقي پھاٹک کے ستونون کے بيروني رخ پر نظر آتي هين - دائين ستون کا نقش بہت باقاعدہ بلکہ قريب قريب هندسي اصول پر بنا هوا معلوم هوتا هی ' تاهم جس جگہ کندہ کيا گيا هی اسکے لئے بالکل موزون هی - بائين ستون پر جو نقش هی اسکي طرز ساخت مين آزادي ' صنعت کا زور اور رواني پائي جاتي هی ' اور اس لئے وہ آنکھ کو بھلا معلوم هوتا هی اگرچہ عمارتي نقطۂ خيال سے ايسا قابل تعريف نہين کيونکہ بيل کي لہريادار ساخت ستون کي سنگين وضع سے کچھ مناسبت نہين رکھتي اور اسکے متعلق کسي قدر کمزوري کا خيال پيدا کرتي هی -

شمالي پھاٹک کے ستونون پر جو کنول کے نقش بنے هوئے هين انکي ساخت اور بھي زيادہ پر تکلف

WEST GATEWAY: DECORATION ON OUTER FACE OF RIGHT PILLAR.

زندگي " سے هو - ليکن کنول کے شگوفون اور پهول پتيون کي طرز ساخت اور نيز اُن جانورون کي ترتيب جنکے جوڑے آزمائي وضع مين بيل کي ڈالون مين پشت به پشت کهڑے هوئے دکهائے گئے هين ' سراسر هندي هى اور هندي صنعت کي خصوصيات اُن مين صاف صاف نمايان هين -

اب هم منبت کاري کے اُن پر تکلّف نمونون کي تفصيل و تشريح سلسله وار بيان کرتے هين جو (مذکورہ بالا تصاوير کے علاوہ) ستوپۂ کلان کے پهاٹکون پر کندہ هين :—

جنوبي پهاٹک

يه پهاٹک اُن دو پهاٹکون مين شامل هى جنکو ميجر کول نے سنه ۸۳ - ۱۸۸۲ع مين دوبارہ قائم کيا تها - اسکے جديد حصے حسب ذيل هين :—

دائين طرف کا ستون

بائين طرف کا نصف ستون

نيچے کے شهتير کا مغربي حصه

درمياني شهتير کا مشرقي حصه

چهه پتلے پتلے ستون جو شهتيرون کو ايک دوسرے سے جدا کرتے هين -

علاوہ بریں معلوم ہوتا ہی کہ پھاٹک کو دوبارہ قائم کرتے وقت اوپر اور نیچے کے شہتیروں کا رخ بدلکر الٹا لگادیا گیا ' کیونکہ اُنکي منبت‌کاري میں جو تصاویر زیادہ اہم اور پُرلطف ہیں اُن کا رخ باہر کي طرف ہونے کي بجاے ستوپے کي جانب ہی -

سنگي شہتیر

روکار - بالائي شہتیر - بدھہ کي پیدائش کا منظر - وسط میں مایا کنول کے شگفتہ پھول پر بیٹھي ہیں - دائیں بائیں ایک ایک ہاتھي سونڈ اُٹھائے اُنکے سرپر پاني ڈال رہا ہی - شہتیر کے باقي حصے پر کنول کا نقش ہی جسکے لہراتے ہوئے شگوفوں اور پتوں پر جابجا پرند بیٹھے ہوئے ہیں -

درمیاني شہتیر - اشوک کا رامگرام کے ستوپے کي زیارت کو جانا -

بدھہ کي وفات کے بعد اُسکي راکھ اور جلي ہوئي ہڈیاں پہلے آٹھ حصوں میں تقسیم کي گئي تھیں مگر بیان کیا جاتا ہی کہ راجہ اشوک نے اُنمیں سے سات حصوں پر قبضہ کرکے اُنہیں چوراسی ہزار ستوپوں میں دفن کروا دیا جو اُس نے خود بنوائے تھے - لیکن

عورت پیچھے سے چڑھنے کی کوشش کررہی ہی تالاب کے عقب میں ایک گنبدنما چھت کا مکان ہی جس میں سے کچھ عورتیں باہر کو جھانک رہی ہیں - معلوم نہیں کہ یہ منظر کس خاص واقعہ کی طرف اشارہ کرتا ہی -

نیچے والا شہتیر:— اس شہتیر پر پستہ قد بونوں (۱) کی شکلیں کندہ ہیں جو ہاتھوں میں پھولوں کے ہار لئے ہوے منہہ سے شجر و گل(۲) اگل رہے ہیں - دائیں جانب شہتیر کے سرے پر ایک خوب صورت مور بنا ہوا ہی جس کے عقب میں پہاڑ اور بیل بوٹے ہیں -

پشت - بالائی شہتیر

درمیانی حصے میں تین ستوپے ہیں جنکے پہلو میں ایک ایک درخت ہی - درختوں کے سامنے تخت بچھے ہوئے ہیں اور انسانی اور ملکوتی ہستیاں اُنکی پرستش کر رہی ہیں - ان درختوں اور ستوپوں سے گوتم اور اُس سے

(۱) کیچک - कीचक

(۲) "Spouting forth all summer." - انگلستان میں موسم گرما میں بہار آتی ہی -

رامگرام واقع نیپال ترائی کے ستوپے میں بدھہ کے جو "آثار" مدفون تھے ' وہ اشوک کے ہاتھ نہ آئے کیونکہ اس ستوپے کے جان نثار محافظین نے ' جو ناگا قوم سے تھے ' اشوک کی سخت مخالفت کی -

دیکھیئے ' شہتیر کے وسط میں ایک ستوپے کی تصویر ہی جسکے گنبد پر ایک کتبہ بھی کندہ ہی - (کتبے میں لکھا ہی کہ یہ شہتیر بودھ مذہب کے مبلغ آیاچور کے شاگرد بالا متزا نے بنوایا تھا) - ستوپے کے اوپر ملکوتی شکلین ہاتھوں میں ہار لئے ہوئے نظر آتی ہیں - دائیں جانب شہنشاہ اشوک ہاتھیوں ' سواروں ' اور پیادوں ' کے جلوس کے ساتھ ایک گاڑی میں سوار آرہا ہی - بائیں جانب ناگا قوم کے مرد و زن ' جنکی عام شکل و صورت انسانوں کی سی ہی مگر سر کے اوپر سانپوں کے پھن بنے ہوئے ہیں ' ستوپے کی پوجا کر رہے ہیں اور چڑھاوے لا رہے ہیں یا ایک تالاب سے ' جس میں کنول کے پھول لگے ہوئے ہیں ' نکل نکل کر آرہے ہیں - شہتیر کے بائیں سرے پر کنولوں والے تالاب میں ایک ہاتھی نظر آتا ہی جسکی گردن پر مہاوت اور پیٹھ پر دو عورتیں سوار ہیں اور ایک تیسری

ترجمۂ — " راجن سري ساتکرني کے سنگتراشوں کے اُستاد یا سردار آنند بنِ واستھي کا عطیه " (۱)

شہتیر کے دونوں سروں پر ایک ایک گھوڑا بنا ہوا ھی جسکے ساتھ خدمتگار اور اوپر چتر شاھي ھی - گھوڑا شہر کے دروازے سے نکلتا ھوا دکھایا گیا ھی - ممکن ھی که یه گھوڑا گوتم کا گھوڑا کنتھک ھو اور یه منظر اُسوقت کا ھو جبکه گوتم نے ترک دنیا کے ارادے سے کپل وستت کو خیرباد کہا تھا *

درمیاني شہتیر - چھه دنتا جاتک

یه قصه اس طرح بیان کیا جاتا ھی که ایک دفعه بودھي ستوا ھاتھي کي صورت میں پیدا ہوا - وہ ھاتھیوں کے ایک گلے کا راجه تھا اور کوہ ھمالہ کے دامن میں جھیل چھدنتا کے قریب ایک برگد کے درخت کے نیچے رھا کرتا ' عام ھاتھیوں کے دو بڑے دانتوں کي بجاے اُسکے چھه دانت تھے(۲) اور قد و قامت میں بھي اور ھاتھیوں سے

---

(۱) اس کلمہ میں (سه) حرف اضافت ھی (مترجم) -

(۲) قصے کي ایک دوسري روایت کے مطابق بودھي ستوا کے دانتوں سے چھه رنگ کي شعاعیں نکلتي تھیں -

پیشتر کے چهه بدهه مراد هین (۱) - تین بدّهون کو ستوپون سے اور چار کو اُن درختون سے تعبیر کیا گیا هی جنکے نیچے انهین معرفت حاصل هوئي تهي - دائین سرے پر پیپل کا درخت هی جو گوتم بدهه کا نشان هی اور اُسکے بعد برگد هی جو کسّپ بدّهه کي علامت هی - باقي درختون کي شناخت ابهي ٹهیك طور سے نهین هوئي - درمیاني ستوپے کے گنبد پر حسب ذیل کتبه (براهمي رسم خط مین) تحریر هی :—

سطر ۱ — رَانو سِرِي ساتَکنِي سَه

سطر ۲ — آوِیسنِي سَه واسِٹهِي پُتَ سه

سطر ۳ — اَننَدَ سَه دانم

१—राञो सिरि सातकणि स

२—आवे सणि स वासिठो पुत स

३—आनन्द स दानम्

---

(۱) گوتم سے پیشتر کے چهه بُدهه حسب ذیل هین :—

وپسي ' سِکهي ' وِسبهو ' کَکُو سِندهه ' کونا گمن ' اور کسپ

विपीश्य, शिखि, विश्वभू, ककुसन्ध, कोनागमन और कश्यप

a. SOUTH GATEWAY: BACK: MIDDLE ARCHITRAVE. THE CHHADDANTA JATAKA.

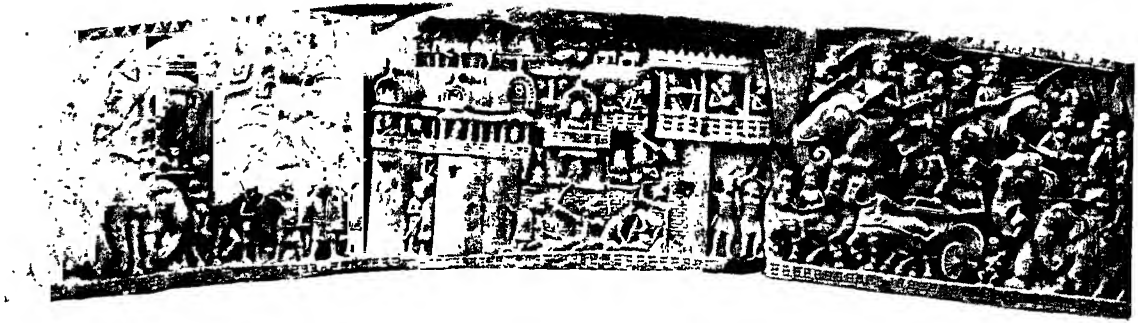

b. SOUTH GATEWAY: BACK: LOWEST ARCHITRAVE. THE "WAR OF THE RELICS".

بہت بڑا تہا - چَلاّ سَبهدآ اور مَہا سَبهدآ نامي اوسکي دو بيوياں تہين - چَلاّ سَبهدآ کو دوسري سے حسد ہوا اور اُس نے دعا کي که " ميں جب دوباره پيدا هوں تو ايسا هو که راجه بنارس کي راني بنوں تاکه اپنے موجوده شوهر سے انتقام لے سکوں " - اُسکي دعا منظور هوگئي اور وه دوسرے جنم ميں بنارس کے راجه کي بڑي راني بن گئي - تب اُسنے اپني سلطنت کے تمام شکاريوں کو بلوايا اور اونميں سے ايك شکاري سونتّروا نامي کو منتخب کرکے اُسکو چهه دانت والے هاتهي کے مارنے کے لئے جهيل چهدَنتا کي طرف روانه کيا -

ديکهيئے ' اس مرقع ميں بائيں جانب بودهي ستوا کنول کے پهولوں سے کهيل رها هے ' ايک هاتهي اُسکے سر پر چهتر لگائے کهڑا هے اور دوسرا چوري هلا رها هے جس سے اُسکے شاهي رتبے کا اظهار هوتا هے - دائيں جانب يهي تصويريں دوباره بنائي گئي هيں - يہاں بودهي ستوا مع چند اور هاتهيوں کے درختوں کے سائے ميں ٹہل رها هے ' اور سونترا چٹانوں کي آڑ ميں چهپا هوا تير کمان طيار کر رها هے (Plate V, a) *

نیچے کا شہتیر - " آثار " یا " تبرکات " کي جنگ

یہ جنگ سات دیگر قبیلوں نے شہر کوسي‌نارا کے ملاؤں کے خلاف بدھہ کے تبرکات پر قبضہ کرنے کے لئے کي تھي - شہتیر کے وسطي حصے میں شہر کوسي نارا کا محاصرہ دکھایا گیا ھی - دائیں اور بائیں جانب (اوپر کے حصے میں) فتحمند سردار ، جو ھاتھیوں پر یا گاڑیوں میں سوار ھیں ، " تبرکات " کو ھاتھیوں کے سروں پر رکھے ھوے اپنے اپنے علاقے میں لے جارھے ھیں (۱) - قصے کا سلسلہ شہتیر کے سروں تک چلا گیا ھی اور درمیاني ابھروان مرقعوں پر جو ھاتھي بنے ھوے ھیں وہ بھی صریحاً اسي قصے سے تعلق رکھتے ھیں (Plate V,b) *

بائیں جانب کا ستون - سامنے کا رخ -

بائیں جانب کا ستون

بالائي لوح :— جمشیدي وضع کا ایک ستون ، پایہ‌دار کرسي پر قائم ھی - ستون کے اوپر بتیس ڈنڈوں

(۱) اس لڑائي کے بعد " تبرکات " کو دفن کرنیکے لئے ، راجگیر ، ویشالي ، کپل وستت ، رامگرام ، اَلّا کپّا ، ویٹھا دویپ ، پاوا ، اور کوسي‌نارا میں ستوپے بنائے گئے -

تھي (۱) - درخت کي عظمت کا اظہار چھتریوں اور ہاروں سے کیا گیا ھی اور مندر کے اندر ایک چوکي رکھي ھی جس پر تین ترشول بنے ھوئے ھین -

اندروني رخ - لوح زیرین :— بودھي ستوا (۲) کے بالوں کي پرستش - تریستر نشا یعنی تینتیس دیوتاؤں کي بہشت میں '

---

(۱) اس مندر کے اوپر چھت نہ تھي - مقابلہ کرو آتھینا دیبي کے زیتون کے درخت سے جو قلعہ ایتھنز (یونان) میں مندر آرک تھین کے اندر ھی -

(۲) بودھي ستوا کے لفظي معني ایسي ھستي کے ھین جس کا فطري میلان اور مقصد حصول معرفت ھو - گوتم اپنے تمام پہلے جنموں میں نیز اپني تاریخي زندگي میں بھي حصول معرفت سے قبل تک بودھي ستوا تھا - اس جگہ اور اور جہاں کہیں اس کتاب میں بودھي ستوا کا ذکر آیا ھی اُس سے گوتم ھي مراد ھی مگر بودھ مذھب کے شمالي یا مہایاني فریق کے عقاید کے مطابق گوتم کے علاوہ اور بھي بے شمار انساني اور ملکوتي بودھي ستوا گذرے ھین جن میں سے مشھور یہ ھین :— اوالوکي تیشورا ' منجوشري ' ماریچي ' سمنت بھدر ' وجراپاني اور میتریا ' - انمین میتریا دنیا کا آخري بدھہ سمجھا جاتا ھی اور ابھي ظاھر نہیں ھوا ھی -

کا پہیّا هی جسکے محیط پر بتیس هي ترشول بنے هوئے هین - پہیے سے دهرم چکر مراد هی جو بدهه کے پہلے وعظ کا نشان هی - پہیے کے دونون طرف آسمانی هستیان هاتھون مین هار لئے کهڑي هین - نیچے کي جانب جاتریون کے چار گروه هین اور آنکے نیچے چند هرن هین - هرنون کي تصویر ذهن کو مرغزار آهو کي طرف منتقل کرتي هی جهان بدهه نے اپنا پهلا وعظ کہا تها - پرستش کرنے والون کے هر گروه مین ایک راجه اور چند عورتین هین - یه غالباً راجه اشوک اور اُسکي رانیان هین جو مرغزار آهو کي زیارت کرنے آئي هین -

سامنے کا رخ - دوسري لوح - شهنشاه اشوک اپنے حشم و خدم کے ساته گاڑي مین بیٹها هوا آرها هی -

اندروني رخ - لوح اول و دوم :—

روکار کي پہلي لوح کے جواب مین جو لوح ستون کے اندروني رخ پر هی اُسمین هم دوباره راجه اشوک کو مع دونون رانیون کے بودهه گیا کے مندر کے قریب دیکهتے هین جو اوپر والي لوح مین بنا هوا هی - اس مندر کو خود راجه اشوک نے اُس مقدس پیپل کے گرد تعمیر کروایا تها جسکے نیچے گوتم بدهه کو معرفت حاصل هوئي

اور تصاویر کي دلکش ساخت اور ترتیب نے عجب مکاني کیفیت پیدا کردي هی - ان خوبیوں سے هم خود سمجھ سکتے هیں (جیسا که اس لوح کے کتبے (۱) سے بھي ظاهر هی) که یه تصاویر بھیلسه کے هاتھي دانت کا کام کرنے والوں کي بنائي هوئي هیں -

پُشت :— پشت کي جانب صرف ایک لوح هی - اس میں بائیں طرف ایک شخص شاهانه انداز سے ' اپنے هاتھ میں ایک عورت کا هاتھ لئے هوئے ' شامیانے کے نیچے بیٹھا هی - وسط میں ایک اور عورت ایک پست چوکي پر بیٹھي هی - دائیں طرف دو شخص کھڑے هیں اور اُنکے پیچھے ایک بچه هی جسکے هاتھ میں شاید گلدسته (؟) هی - عقب میں ایک کیلے کا پیڑ هی اور اوپر چیتیا مندر کي کھڑکي هی جسکے دونوں طرف ایک ایک چھتري هی - اس تصویر کا مطلب ٹھیک طور سے معلوم نہیں هوا -

شمالي پھاٹک

سنگي روکار - بالائي شہتیر - آخري سات بدھ :— اس شہتیر کے روکار پر پانچ ستوپے اور دو درخت بنے هوئے

(۱) ودیشا کے هي دنتاکارے هي روپ کم کتم -
वेदिसकेहि दन्तकारेहि रुपकंमं कतम्

جہان راجہ اندر کي حکومت هی ' بہت سے دیوتا جمع هین - راجہ اندر کو اس بات پر بہت ناز تھا کہ اُسکے پاس بودھي ستوا کے سر کے بال هین اور وہ اُن کي پرستش کیا کرتا - بودھ مذهب کي کتابون مین یہ قصہ اسطرح مذکور هی کہ راهبانہ زندگي اختیار کرنے سے پہلے گوتم نے اپنا شاهانہ لباس فقیرانہ کپڑون سے تبدیل کیا اور اپنے لمبے لمبے بال تلوار سے کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر کی جانب هوا مین پہینک دئے - دیوتاؤن نے ان بالون کو فوراً لپک لیا اور تریستر نشا (یعني ۳۳ دیوتاؤن کے) بہشت مین لے گئے - اور اُنکي پرستش کرنے لگے (دیکھو پلیٹ ۶ شکل ۱ — Plate VI,a) -

سامنے کا رخ - لوح زیرین :—

مذکورہ بالا لوح کے پہلو مین (سامنے کے رخ کي لوح پر) هم دیکھتے هین کہ بہت سے دیوتا پاپیادہ یا گھوڑون اور هاتھیون پر سوار جلد جلد بودھي ستوا کے بالون کي پرستش کرنے جارهے هین - هاتھیون پر غالباً راجہ اندر اور اُسکي دونون رانیان سوار هین -

اندروني یعني ۳۳ دیوتاؤن کے بہشت والي لوح کي منبت کاري مین بے حد نزاکت پائي جاتی هی

دامن عصمت کو آلودہ کرنے کے لئے بہشت سے اَلَمبُوسا نامي ایک پري بھیجی گئي جو اپنے مقصد میں کامیاب ہوئي - تین سال تلک رشي کے ساتھ رہنے کے بعد اس پري نے ایک سنگا کو حقیقت حال سے آگاہ کیا مگر رشي نے اسکي خطا معاف کردي اور وہ بہشت کو واپس چلي گئي -

دیکھئے ' تصویر میں دائیں طرف نوزائیدہ بچہ ' جسکي پیشاني پر ایک سینگ هی - ' کنول کے پھول میں سے نکل رہا هی جو کراماتي پیدائش کي علامت هی - بچے کے پیچھے اسکي ماں (یعني هرني) کھڑي هی - اور لوح کے وسط میں یہي لڑکا ' جواب جوان ہوگیا هی ' اپنے مقدس باپ کے نصایح سن رہا هی - اسکو نصیحت کي جارہي هی کہ حسین عورتوں کے مکر سے هوشیار رہے -

زیرین شہتیر - درمیاني حصہ - وِسَنْتَرا جاتک :—

بیان کیا جاتا هی کہ بُدھ ہونے سے پہلے ' اپني سابقہ زندگی میں ' بودھي ستوا نے راجۂ بنارس کے هاں شہزادۂ وِسَنْتَرا کی شکل میں جنم لیا اور ایثار و سخاوت

هین جو آخري سات بدّهون کي علامت هین هر درخت کے سامنے تخت هی - جاتري مرد اور عورتین ان تختون کے گرد کهڑي هین اور اوپر گندهرب اڑ رهے هین -

درمیاني شهتیر :— اس شهتیر پر بهي سات درخت اور آنکے سامنے سات تخت بنے هوئے هین جنکے دونون طرف یاتري اور اوپر ملکوتي هستیان هین - بالائي شهتیر کے ستوپون اور درختون کي طرح یه بهي سات بدهون کے قائم مقام هین -

زیرین شهتیر :— دایان سرا - اَلَمبوسا جاتك :—

اس جنم مین بودهي ستوا تارك‌الدنیا هوکر جنگل مین ریاضت کیا کرتا تها - اس حالت مین ایک هرني اُسپر عاشق هوگئي اور اُس هرني کے بطن سے ایک لڑکا پیدا هوا جس نے اپني مان سے ایک سینگ ورثے مین پایا - لڑکے کا نام اِسي سِنگا (رشي سِرِنگا) یا ایک سنگا رکها گیا - بمرور ایام یه لڑکا بهي اپنے باپ کي طرح ایسا بزرگ رشي بنا که اُسکي ریاضتون کي وجه سے دیوتاؤن کے راجه شَکرا کو بهي اپنے منصب کے چهن جانے کا خطره لاحق هوا - چنانچه اُسکے

بچون سمیت پا پیادہ سفر کرتا نظر
آتا ھی - جب راجکان چیتا کو بودھي ستوا
کا حال معلوم ھوتا ھی تو وہ آکر
اُس سے درخواست کرتے ھین کہ اُن
کے ملک مین رھے اور اُنپر حکومت
کرے لیکن وسنترا انکار کرتا ھی - لوح کے
حصہ زیرین مین جو شکلین (مردون اور
عورتون کي) بني ھوئي ھین اور جن کے
ھاتھ التجا کے انداز مین اوپر کو اٹھے ھوئے
ھین وہ انھین چیتا شہزادون کي تصویرین
ھین - ان سے ذرا اوپر بودھي ستوا مع اپنے
اھل و عیال کے شہر سے باھر ایک جھونپڑي
مین نظر آتا ھی جو راجکان چیتا نے اُسکے
رھنے کے لئے بنوادي ھی -

(ج) یہان سے یہ قصہ شہتیر کي پشت پر چلا گیا
ھی - دائین سرے پر وسنترا جو ؛
اھل و عیال سمیت کوہ وانکا کي طرف جارھا
ھی ؛ ایک لق و دق جنگل مین نظر
آتا ھی -

مین کمال حاصل کیا - رفته رفته اُسنے اپني تمام دولت ' اپنا سفید هاتهي ' اپني گاڑي اور گهوڑے ' اپني اولاد اور آخرکار اپني بیوي کو بهي خیرات مین دے ڈالا - اس نقش مین یه قصه نهایت تفصیل کے ساتھ دکھایا گیا هی اور ایک مسلّم شهتیر پر کنده هونے کي تنها مثال هی - قصه شهتیر کے روکار پر وسطي حصے کے دائین پہلو سے شروع هوتا هی اور کئي حصون مین منقسم هی :—

(الف) حصه اول مین شهزاده اپنا سفید هاتهي خیرات دینے کي پاداش مین جلا وطن کیا جاتا هی اور شهر پناه کے باهر اپنے شاهي والدین سے رخصت هو رها هی - اس کے بعد وه اپنے بال بچون سمیت ایک گاڑي مین بیٹھا هوا نظر آتا هی جسکو چار سِندهی گهوڑے کهینچ رهے هین - ذرا آگے چل کر هم دیکهتے هین که اُسنے گاڑي اور گهوڑے بهي ایک برهمن کو دیدئے هین -

(ب) قصے کا دوسرا حصه شهتیر کے بائین سرے پر هی - یهان شهزاده اپني بیوي اور

تصویر بچون کے دئے جانیسے قبل بنانی چاھئے تھي) - شہزادے کے ایثار کا آخری نظارہ لوح کے بائین حصے مین دکھایا گیا ھی جہان وہ اپني بیوي بھي بطور خیرات دیتا نظر آتا ھی - لیکن بھلا ھو راجہ اندر کا جسکے توسط سے وسنترا کے بیوي بچے پھر اُسکو واپس دلوادئے جاتے ھین (حُسن اتفاق سے جوجھک بچون کو لے کر اُنکے دادا کے محل کے پاس جانکلا تھا) - شہزادے کا اپنے بال بچون سے ملنے کا منظر وسطي لوح کے بائین سرے پر' بالائي گوشے مین' دکھایا گیا ھی -

(ہ) اور بچون کا اپنے دادا کے محل مین پہنچنے کا واقعہ شہتیر کے بائین سرے پر بنایا گیا ھی -

پُشت - درمیانی شہتیر - وسطي حصہ - بدھ کو بھکانے کي کوشش :—

لوح کے بائین سرے پر بودھ گیا کا پیپل کا درخت ھی جس کے اوپر چھتري اور جھنڈیان بني ھولي

(د) کوہ وانکا پر پہنچکر شہزادہ ایک جھونپڑی
میں اقامت اختیار کرتا هی - یہ جھونپڑی
دیوتاؤن کے بادشاہ شکرا نے اسکے لئے
پہلے سے طیار کروا رکھی تھی اور اسکے دروازے
کے سامنے کیلے کے درختون کی دو رویہ قطار
لگوا دی تھی - کچھ آگے چل کر ' لوح کے
وسط مین ' هم دیکھتے هین کہ شہزادہ اپنے
بچون کو بھی جوجک نامی ایک برھمن
فقیر کو خیرات دے رہا هی - اوپر کی
طرف تین دیوتا ' شیر ' چیتے ' اور شیر ببر
کا روپ بھر کر ' بچون کی والدہ مدی کو
جھونپڑی تک پہنچنے سے باز رکھتے هین -
مدی کی بائین جانب ایک تیرانداز
(جسکو راجگان چیتا نے وسنترا کی حفاظت
کیلئے مقرر کیا تھا) جوجک برھمن کو
تیر کا نشانہ بنانے کی دھمکی دے رہا هی -
اور ذرا نیچے کی طرف جوجک چھڑی
ھاتھ مین لئے بچون کو " ھانکے " لئے جارھا
هی - (اصل قصے کی رو سے تیرانداز کی

کے دائیں نصف میں ، مارا کی شیطانی فوج پرا باندھے کھڑی ہے اور نوع انسانی کے عیوب و جذبات اور بیم و ہراس کو استعارۃً انسانی شکلوں میں پیش کر رہی ہے - ان خیالی تصویروں کے خط و خال کی ساخت میں انتہا کا زور تخیل دکھایا گیا ہے اور انہیں اسدرجہ مضحک بنایا ہے کہ صناعان قندھار ، اسی طرز میں ، اس خوبی اور زور کی ایک چیز بھی پیدا نہیں کرسکے -

بالائی شہتیر - چھدنتا جاتک :—

یہ مرقع اُس تصویر سے بہت مشابہ ہے جو جنوبی پھاٹک کے درمیانی شہتیر (کی پشت) پر بنی ہوئی ہے (دیکھو صفحات ۱۰۵ و ۱۰۶) مگر اسمیں سونترا شکاری نہیں دکھایا گیا - منبت کاری کے لحاظ سے یہ تصویر جنوبی پھاٹک والی تصویر کی نسبت ادنیٰ درجے کی ہے اور اُسکی بھدی سی نقل معلوم ہوتی ہے (۱) -

دایاں ستون

دایاں ستون - رو کار - بالائی لوح :—

بدھ کا ۳۳ دیوتاؤں کی بہشت سے زمین پر اُترنا -

---

(۱) ان تصویروں کی اصطلاحی اور صنعتی خوبیوں کے متعلق صفحات ۱۵۶ تا ۱۶۲ پر بحث کی گئی ہے -

هين - درخت کے نيچے بدهه کا " الماس کا تخت " رکها هی (۱) جسپر وه اُسوقت بيٹها هوا تها جب اُسنے (بوده مذهب کے شيطان) مارا کي ترغيبات اور دهمکيون کے مقابلے مين ضبط اور استقلال سے کام لے کر بدهه يعني " عارف کامل " کا درجه حاصل کيا - انساني اور ملکوتي هستيان تخت کي پرستش کر رهي هين - بائين طرف غالباً سجاتا گوتم کے واسطے وه کهانا لا رهي هی جو اُس نے حصول معرفت کے لئے اپنا آخري دهيان شروع کرنے سے پہلے تناول کيا تها - لوح کے درميان مارا ايک تخت پر بيٹها هی اور اُسکے همراهي شياطين اُسکے ارد گرد جمع هين - مارا کے قريب سے چند عورتين گوتم کے تخت کي طرف جا رهي هين ' - يه غالباً مارا کي بيٹيان هين جو اپنے ناز و غمزے دکها کر گوتم کو اُسکے مقصد سے باز رکهنے کي کوشش کر رهي هين - دوسري طرف ' يعني لوح

---

(۱) اسوقت بدهه چند مٹهي گهاس پر بيٹها تها - اس گهاس کے فرش کو تخت الماس غالباً اس لئے کہا جاتا هی که اس آزمائش کے موقع پر گوتم نے نهايت ثابت قدمي اور غايت درجے کے استقلال کا ثبوت ديا (مترجم) -

لوح دوم :— ایك راجه گاڑي مین سوار هوکر کسي شہر کے دروازے سے باهر نکل رها هی اور اُسکے آگے ایک کوتل گھوڑا هی -

یه منظر مشرقي پهاٹك کي اُس تصویر سے بہت مشابه هی جسمین کپل وست سے بدّھه کي روانگي کا نظارہ دکھایا گیا هی - فرق صرف اسقدر هی که اُس تصویر مین گاڑي نہین بنائي گئي اور اِس مرقع مین گھوڑے پر چھتر نہین دکھایا گیا جس سے بدھه کي موجودگي کا اظہار هوتا - برخلاف اس کے هم دیکھتے هین که ایک شخص پانی کا کوزہ یا بدھنا(۱) هاتھ مین لئے گھوڑے کے قریب کھڑا هی جس سے ظاهر هوتا هی که کوئي چیز کسی شخص کو بطور عطیه دي جارهي هی - غالباً یه اُسوقت کي تصویر هی جب راجه شدهودن اپنے لخت جگر گوتم بدھه سے ملنے کے لئے کپل وست سے روانه هوتا هی اور ملاقات کے بعد اُسکو ایک باغ عطا کرتا هی -

لوح سوم - کپل وست والي کرامت کا منظر :—

اس لوح کا مطلب پوري طرح ذهن نشین کرنیکے لئے

(۱) سنسکرت بهرنگار - भृंगार

اس بہشت مین بدھہ کی والدہ مایا نے دوبارہ جنم لیا تھا اور بدھہ آنکو اپنے دین کي تلقین کرنے کے لئے وهان گیا تھا - کہتے هین که بہشت سے زمین پر اترنے کا یہ واقعہ صوبجات متحدہ کے قصبہ سنکسیہ یا سنکیسہ (۱) مین وقوع پذیر هوا تھا -

دیکھئے ' لوح کے وسط مین وہ کراماتي زینہ بنا هوا هی جسکے ذریعے سے بدھہ ' اندر اور برهما کو ساتھ لئے هوئے ' بہشت سے زمین پر آیا - زینے کے اوپر والے سرے کے قریب بدھہ کا درخت اور تخت هین جنکے دونون طرف چند دیوتا پرستش کي وضع مین هاتھ باندھے کھڑے هین - جون جون بدھہ نیچے اترتا هی اور اور دیوتا اُس کي خدمت مین حاضر هوتے جاتے هین - انمین جو دیوتا چوري اور کنول کا پھول هاتھ مین لئے زینے کے دائین جانب کھڑا هی وہ غالباً برهما هی - زینے کے نیچے کے سرے پر تخت اور درخت دوبارہ بنائے گئے هین اور آنکے دونون طرف تین تین پرستش کرنے والے کھڑے هین - ان سے اس امر کا اظہار مقصود هی که بدھہ زمین پر واپس آگیا -

(۱) ضلع فرخ آباد (مترجم) -

درخت(۱) اس واقعہ کي طرف اشارہ کرتا ھی کہ راجہ شُدھودَن نے اپنے بیٹے کي واپسي پر آسکو ایک باغ بطور انعام دیا تھا جس مین بڑ کے بہت سے درخت لگے ھوئے تھے - اس طرح یہ درخت مذکورہ بالا کرامت کا محل وقوع بتلاتا ھی - مقابل والي تصویر مین جو سامنے کے رخ پر ھی ' غالباً بدّھہ کو اسي باغ کے اندر اپنے مریدون اور معتقدون کے حلقے مین بیٹھا ھوا دکھایا ھی -

اندروني رخ - بالائي لوح :— اس تصویر مین غالباً کسي ستوپے کے موسوم کرنیکي رسم کا منظر دکھایا گیا ھی اور یہ بھي بعید از قیاس نہین کہ اس سے بدّھہ کي وفات کے واقعہ کا اظہار مقصود ھو -

دیکھئے اس تقریب کے جشن مین بہت سے اشخاص رقص و سرود مین مصروف ھین - انمین سے بعض گرم لباس مین ملبوس اور اونچے جوتے یا بُوٹ پہنے ھوئے ھین جس سے ظاھر ھوتا ھی کہ یہ کسی سرد ملک کے رھنے والے ھین - ان لوگون کے خط و خال اور انکے حقیقت نما چہرے بالخصوص دیکھنے کے قابل ھین -

(۱) اسکو سنسکرت مین نیگرودھہ (न्यग्रोध) کہتے ھین -

برابر والي لوح کا معاينه بهي ضروري هى جو اسي ستون کے اندروني رخ پر کندہ هى - واقعه يه هى که جب بدّهه حصول معرفت کے بعد اپنے وطن مالوف کپل وست کو لوٹا اور اُسکا باپ راجه شُدهودَن اپنے حشم و خدم کولے کر اُسکے استقبال کے لئے شهر سے باهر گيا تو (دونون کے روبرو هونيکے وقت) يه سوال پيدا هوا که آيا باپ بيٹے کو پہلے سلام کرے يا بيٹا باپ کو - باپ تو صاحب تاج و تخت هونے کي وجه سے بلند مرتبه تها ' اور بيٹے کو يه شرف تها که وہ بدّهه يعني " عارف کامل " کا رتبه حاصل کرچکا تها بدّهه نے اس سوال کو ايک کرامت دکها کر حل کرديا يعني وہ هوا مين معلّق هوکر چلنے لگا -

ديکهئے ' اندر والي لوح مين برگد کا درخت اور اُسکے سامنے تخت بنا هوا هى جو بدّهه کي علامت هى - درخت کے اوپر جو چيز هوا مين معلّق دکهائي هى وہ وہ چبوترہ (چَنکرَم - चङ्क्रम) هى جسپر بدّهه چهل قدمي کيا کرتا - يهان اس چبوترے سے يه ظاهر کرنا مقصود هى که بدّهه هوا مين چل رها هى - چبوترے کے اوپر چند گندهرب هاتهون مين هار لئے آ رهے هين - برگد کا

a. SOUTH GATEWAY: LEFT PILLAR: INNER FACE. WORSHIP OF THE HAIR OF BODHISATTVA.

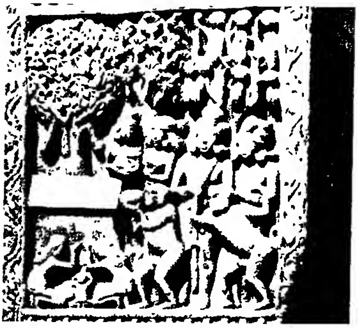

b. NORTH GATEWAY: RIGHT PILLAR: INNER FACE. THE OFFERING OF THE MONKEY.

c. EAST GATEWAY: LEFT PILLAR: FRONT FACE. THE MIRACLE OF BUDDHA WALKING ON THE WATERS.

d. WEST GATEWAY: RIGHT PILLAR: FRONT FACE. THE MAHAKAPI JATAKA.

لوح دوم :— بندر کا بدّھہ کي خدمت مين شہد کا پیالہ پیش کرنا -

اس لوح مين بدھہ کو پیپل اور تخت سے ظاھر کیا ھی جنکے گرد بہت سے معتقد پرستش کي وضع مين کھڑے ھين (دیکھو تصویر پلیٹ ۶ - ب - Plate VI, b) بندر کي تصویر دو مرتبہ بنائي گئي ھی ' پہلے شہد کا پیالہ ھاتھ مين لئے ھوئے اور پھر خالي ھاتھ جبکہ وہ نذر پیش کرچکا ھی - قندھاري تصاویر مین بھی اس واقعہ کو قریب قریب اسي طرح دکھایا گیا ھی(۱) -

لوح سوم - اس نقش کي تشریح صفحات ۱۲۱ تا ۱۲۳ پر روکار کي تیسري لوح کے بیان مین ھوچکي ھی -

پشت _ پشت کي جانب صرف ایک ھي لوح ھی - اسکے وسط مین بدھہ کا تخت اور درخت ھی اور کچھ یاتري نذرانے لا رھے ھین - اس تصویر کے واقعہ کی شناخت نہین ھوسکي -

(۱) اس قصے کا محل وقوع عموماً ویشا لي خیال کیا جاتا ھی مگر بعض مصنفین نے متھرا اور بعض نے شراوستي بھي لکھا ھی (دیکھو موسیو فوشے کي تالیف " آرٹ گریکو بُدھیک " صفحہ ۵۱۲)

بایان ستون - رُوکار — اس رخ کي اکثر تصویرین بایان ستون شہر شراوستي سے تعلق رکھتي ھین -

بالائي لوح :— وسط مین آم کا درخت ھی جسکے سامنے بُدّھ کا تخت رکھا ھوا ھی - بدھ کے گرد اُسکے مریدون یا چیلاون کا حلقه ھی جنمین سے کُچھ تو درخت پر لٹکانے کے لئے ھار لا رھے ھین اور کُچھ پرستش کے انداز مین ھاتھ باندھے کھڑے ھین - بودھ مذھب کي جو کتابین پالي زبان مین لکھي ھوئي ھین اُنکے مطابق شراوستي کي وہ مشھور کرامت جبکہ بدھ ھوا پر چلا ' اُسکے پاؤن سے آگ کے شعلے نکلے اور سر سے پاني کي ندیان بہنے لگین ' آم کے ھي ایك درخت کے نیچے دکھائي گئي تھي ' لیکن مرقع مین اس کرامت کي کوئي خاص علامت نظر نہین آتي -

لوح دوم :— شراوستي کا جیتاون باغ -

اس باغ مین بدھ کي سکونت کے تین مکان ' گندھہ کُٹي ' کُشمبھہ کُٹي اور کررري کُٹي ' دکھائے گئے ھین جو بدھ کو نہایت مرغوب تھے - ھر مکان کے سامنے

ممکن هی که یه راجه إندر کي بهشت نندن هو جسکي تصویر ستوپه نمبر ۳ کے پھاٹک پر بھي دکھائي گئی هی - اِس بهشت میں عیش و عشرت کي چهل پهل اور نفساني خواهشات کي گرم بازاري هی -

اندروني رخ — اِس رخ پر جو ابھروان تصویرین بني هوئي هیں وہ سب شہر راجگیر سے تعلق رکھتي هیں -

بالائي لوح :— راجگیر کے قریب غار إندر شال میں اندر دیوتا کا بدّھ کي زیارت کو آنا :—

لوح کے بالائي حصے میں ایک مصنوعي غار هی جس کا روکار بودھ مذهب کي اُن قدیم عبادتگاهوں کے روکار سے مشابه هی جو مغربي اور وسطی هند کے پہاڑون میں تراشي هوئي هیں - غار کے دروازے کے سامنے ایک تخت بدھه کی موجودگي کا اظهار کر رها هی - اوپر چٹانون میں چند درندے جانور نظر آتے هیں ، انسے یه ظاهر کرنا مقصود هی که یه غار کسي وحشت خیز جنگل میں واقع هی - ذرا نیچے راجه إندر اور اُسکے رفقاء پرستش کي وضع میں کھڑے هیں لیکن یه تمیز کرنا

بدهه کا تخت بنا هوا هی - یه باغ آناتهه پنڈک نامي ایک ساهوکار نے آتني هي اشرفیون کے عوض خرید کر بدهه کي خدمت مین پیش کیا تها جتني که باغ کي سطح زمین کو ڈهانپ سکي تهین - یهي وجه هی که لوح کے حصه زیرین پر قدیم هندي سکّے (کار شاپن - कार्षापण) بچهے هوئے دکھائے هین - اُس واقعه کي ایک تصویر بهرهوت (واقعه ریاست ناگود - وسط هند) مین بهي بنی هوئي هی جس مین سکون کي جزئیات زیاده واضح هین -

لوح سوم :— اس لوح مین جو طویل اور کشاده منڈپ بنا هوا هی وه شراوستي کے اُس منڈپ (मण्डप) کو یاد دلاتا هی جسکي تصویر بهرهوت کي ایک لوح مین دکهائي گئي هی -

لوح چہارم :— ایک شاهي جلوس کا دروازه شہر سے نکلنا - یه غالبا راجه پرسنجیت والئي کوشله هی جو بدهه کا استقبال کرنیکے لئے شراوستي سے باهر آ رها هی -

لوح پنجم :— یه تصویر پهاٹکون کي چند اور تصویرون سے بہت مشابه هی لیکن اسکا مطلب واضح نہین هوتا -

مشرقي پھاٹک

سنگي شہتیر

روکار – بالائي شہتیر - آخري سات بدّھہ :—

اس لوح میں سے اور آخري بدّھہ کو آنکے اشجار معرفت کے سامنے تخت بناکر اور باقي پانچ کو ستوپوں کے ذریعے ' جنمیں آنکے " آثار " دفن کئے گئے تھے ' ظاھر کیا ھی - ستوپوں اور درختوں کے گرد حسب معمول انساني اور ملکوتي پرستش کرنے والے کھڑے ھیں -

درمیاني شہتیر :— کپل وستو سے بدّھہ کي روانگي (بہ عزم ترک دُنیا) :—

دیکھئے ' (پلیٹ ۷ ' الف - Plate, VII, a) ' لوح کے بائیں حصے میں کپل وستو کا شہر ھی جسکے گرد فصیل اور خندق بني ہوئي ھی - بدّھہ کا گھوڑا کنتھک شہر کے دروازے سے باھر آرھا ھی ' اُس نے سموں کو چند دیوتا ھتھیلیوں پر سنبھالے ہوئے ھیں ' چندک سائیس کے ھاتھ میں چھتر ھی جس سے اُسکے آقا کي موجودگي کا اظہار ہوتا ھی ' اور بہت سے دیوتا بدّھہ کي خدمت کے لئے اُسکے ھمراہ ھیں - اس مجموعہ تصاویر کو متواتر چار دفعہ بناکر اور دائیں جانب جاتا ہوا

ناممکن هی که ان مین خود راجه اِندر کونسا هی
اور اُس کا گویا پنچاشکهه ، جو اس موقعه پر اُسکے همراه
تها ، کونسا هی -

لوح دوم :— ایک بادشاه کا اپنے جلوس سمیت دروازه
شہر سے باهر آنا - چونکه ستون کے اس رخ کي تصویرین
راجگیر کے ساتهه بالخصوص تعلق رکهتی هین اس لئے
اغلب یه هی که یه بادشاه یا تو بمبي سارا هی یا
آجات شترُو جو بدهه سے ملنے کے لئے کوهِ گدهه کوٹ پر جا
رها هی اور شهر راجگیر هی -

لوح سوم :— بانس باڑي (وینُو وَن - (वेणुवन

واقع راجگیر :— لوح کے وسط مین بدهه کا تخت
هی جس کے گرد اُسکے معتقد دست بسته کهڑے هین -
اس مقام کي تعیین بانس کے درختون سے هوتي هی
جو لوح کے دونون طرف بنے هوئے هین -

پشت — بدهه کي وفات یا نروان :— اس واقعه
کا اظهار ایک ستوپه بناکر کیا گیا هی جسکے گرد پرستش
کرنے والے جمع هین -

هی جسکر بودھي ستوا نے بعد ازان اپنا مسلک بنایا - ناظرین کو معلوم هوگا که سدھارتھ نے اپنا پہلا دھیان جامن کے درخت کے نیچے کیا تھا جس کا سایه ' جبتلک که بودھی ستوا اُسکے نیچے بیٹھا رھا ' مطلقاً نه کھسکا تھا - (دیکھو پلیٹ ۷ - الف - Plate VII, a)

زیرین شہتیر — آشوک کا بودھي درخت کي زیارت کو آنا :—

وسط مین بودھ گیا کا پیپل اور مندر هی ' بائین طرف بہت سے گوّیے اور جاتری هاتھون مدن پانی کے برتن لئے کھڑے هین اور داٴئین جانب ایک ساھي جلوس هی جس مین ایک راجه اور رانی هاتھی سے اُتر کر درخت کی پرستش کرتے نظر آتے هین (دیکھو پلیٹ ۷ ب - Plate VII, b) - یه راجه آشوک اور اُسکی رانی تشیا رکھشیتا هین جو بودھي درخت کو پانی دینے اور اُسکي قدیم سرسبزي اور خوبصورتي کو بحال کرنے کی غرض سے آئے هین ' کیونکه رانی نے حسد کے جوش مین درخت پر جادو کردیا تھا - شہتیر کے سرون پر موزون کے جوڑے بنے هوئے هین - ممکن هی که ' انمین آشوک

دکھاکر شہزادے کے سفر کا اظہار کیا گیا ھی- ترا ھے پر پہنچ کر بدّھہ اپنا گھوڑا اور سائیس کپل وست کو واپس بھیجدیتا ھی(۱) اور بقیہ سفر پا پیادہ طے کرتا ھی اس پیدل سفر کو بدّھہ کے متبرک نقش پا بناکر ظاھر کیا ھی جن کے اوپر ایک چھتر سایہ افگن ھی - وہ تین غمزدہ تصویرین جو نقش کے دائین سرے پر ' زیرین گوشے مین ' گھوڑے کے پیچھے بنی ھوئي ھین آن یکشاؤن کي معلوم ھوتي ھین جو سدھارتھ کي روانگي پر افسوس کرتے ھوئے شہر سے آسکے ھمراہ آئے تھے (قندھاري تصاویر مین شہر کي دیبي کو بھي ' جسکي طرز ساخت یوناني ھی ' گوتم کي روانگی پر افسوس کرتے ھوئے دکھایا ھی) - لیکن ممکن ھی کہ یہ لوگ یکشا نہ ھون بلکہ وہ قاصد ھون جنکو راجہ شُدّھودَن نے شہزادے کو واپس لانے کي غرض سے بھیجا تھا -

لوح کے بیچ مین سنگتراش نے جامن کا درخت بنایا ھی جسکی علت غائی بظاھر بودھی ستوا کے پہلے مراقبے یا دھیان کو یاد دلانا اور آس طریق کا اظہار کرنا

(۱) " ندان کتھا " کي رو سے گھوڑے نے آسي جگہ دم دیدیا تھا جہان دونم نے آسکو چھوڑا تھا -

a. EAST GATEWAY: FRONT MIDDLE ARCHITRAVE. THE DEPARTURE OF BUDDHA FROM KAPILAVASTU.

b. EAST GATEWAY. FRONT: LOWEST ARCHITRAVE. THE VISIT OF ASOKA AND HIS QUEEN TO THE BODHI TREE.

کي طرف اشارہ مقصود هو کیونکه یه خوبصورت پرند(۱) خاندان موریا کا خاص نشان تھا -

پشت :— بالائی شهتیر - آخري سات بدھ -
ان کو حسب معمول چوکیون اور اُن درختون سے ظاهر کیا گیا هی جنکے نیچے اُنھین معرفت حاصل هوئي تھي - انساني اور ملکوتي هستیان درختون کي پرستش کر رهي هین -

درمیاني شهتیر - واقعه حصول معرفت (سمبودھي - सम्बोधी) - شهتیر کے وسط مین بدھه کا تخت اور اُسکے پیچھے بودھ گیا کا پیپل هی جسکے نیچے بدھه کو معرفت حاصل هوئي تھي - چپ و راست ، اصلي اور خیالي حیوان و طیور اور ناگا قوم کے افراد هین جن سے اس خیال کا اظهار مقصود هی که بدھه کی نئي (روحاني) بادشاهت هر قسم کی مخلوق پر حاوي هی - ناگون کي موجودگي مُچلندا کے افسانے کو یاد دلاتي هی جس نے واقعه حصول معرفت کے بعد بدھه کے اوپر اپنے پھن کا سایه

(۱) پالي زبان مین مور یعني طاؤس کو مور اور سنسکرت مین مَیُور (मयूर) کهتے هین -

کرکے بارش سے اُسکی حفاظت کی تھی - مُچلندا ایک جھیل کا محافظ (ناگ) دیوتا تھا جو شہر گیا کے قریب واقع تھی -

زیرین شہتیر :— وسط میں ایک ستوپہ ہی جسپر چڑھاوا چڑھانے کے لئے بہت سے ہاتھی پھولوں اور پھلوں کی پیشکش لا رہے ہیں - ممکن ہی کہ یہ ستوپہ رامگرام کا ستوپہ ہو اور اُس کے (ناگا) محافظ ، جنہوں نے اشوک کو بدھ کے آثار پر قبضہ کرنے سے باز رکھا تھا ، یہاں ہاتھیوں کی شکل میں دکھائے گئے ہوں (دیکھو صفحہ ۱۰۲)

دائیں جانب کا ستون

درمیان ستون - روکار — دیوتاؤں کے چھ ادنی بہشت(۱) جن میں نفسانی جذبات ابھی تک مغلوب نہیں ہوئے - نیچے سے شروع کرکے یہ بہشت حسب ذیل ہیں :—

۱ — لوکپال یا چتر مہاراجیکا(۲) یعنی چار

---

(۱) دیولوک (देवलोक یا) کامارچار

(۲) लोकपाल: चतुर महाराजिक

دوسرے اشخاص انکے لئے پیدا کرتے ھین
مارا (یعني شیطان) ان کا بادشاہ ھی -

مذکورہ بالا بہشتون کو ایک شش منزلہ محل کي ایک ایک منزل سے ظاھر کیا گیا ھی - ھر منزل کا روکار ستونون کے ذریعے تین حصون مین منقسم ھی جو یا تو نقش و نگار سے بالکل معرا ھین یا جمشیدي طرز کے خوبصورت تاجون سے آراستہ ھین - ھر لوح کے وسط مین ایک دیوتا بیٹھا ھی جس کا انداز نشست ھندي راجاؤن کے انداز سے مشابہ ھی - اُسکے دائین ھاتھ مین وجر (वज्र) اور بائین مین امرت (अमृत) کي صراحي ھی اور پیچھے خادمہ عورتین شاھي چھتر اور چوري لئے کھڑي ھین - دیوتا کي دائین جانب ، کسي قدر پست چوکي پر ، اُس کا نائب السلطنت (اُپراجہ - उपराज) بیٹھا ھی اور بائین طرف دربار کي ناچنے گانے والي عورتین مصروف رقص و سرود ھین - ذرا ذرا سے فرق کے ساتھ یہي تصویرین سب بہشتون مین پائي جاتي ھین اور ان ھم شکل تصاویر کي بار بار تکرار سے اھل بودھ کی بہشتون کے سامان عیش و آسائش کي یکرنگي اور بے مزگي کا بہترین اندازہ ھوسکتا ھی -

عظیم‌الشان بادشاهون کي بہشت جو چار
گوشۂ عالم کے مدارالمہام هین -

۲ — تریسترنشا(۱) یعني تینتیس دیوتاؤن کي
بہشت جن کا صدر شکرا هی

۳ — وہ بہشت جسپر موت کا دیوتا (یاما) حکمران
هی اور جہان دن اور رات کا تغیر نہین
پایا جاتا -

۴ — تشیتا بہشت - تمام بودهي ستوا ، نوع انساني
کے نجات دهندہ بنکر روئے زمین پر آنیسے
پہلے اسی بہشت مین پیدا هوتے هین -
متیریا بودهي ستوا بهي آجکل اسي مین
اقامت گزین هی -

۵ — نرماثرتیون کي بہشت جو اپنے عیش و عشرت
کے سامان خود هي پیدا کرلیتے هین -

۶ — پرنرمیت وشورتن دیوتاؤن کي بہشت - ان
دیوتاؤن کے عیش و عشرت اور تفریح طبع کے سامان

(۱) त्रयस्त्रिंश

لوح دوم :— اس لوح کے بالائی حصے میں بدھہ کي والدہ "مایا کا خواب" یا "بودھي ستوا کے حمل میں آنے کا واقعہ" دکھایا گیا ھی - راني مایا محل کے ایک بالاخانے میں محو خواب ھین ' - اوپر بودھي ستوا ایک چھوٹے سے سفید ھاتھي کي شکل میں آسمان سے اُتر رھا ھی (۱) - اس نظارے سے بودھ مذھب کے پیرو بہت اچھي طرح واقف تھے اور (چونکہ یہ واقعہ کپل وستو کا ھی اس لئے) مرقع میں جو شہر دکھایا گیا ھی اُسکي شناخت میں اس نظارے سے بہت مدد ملتي ھی - ذرا نیچے کو ایک شاھي جلوس شہر کے بازاروں میں سے ھوتا ھوا دروازہ شہر سے باھر نکل رھا ھی یہ راجہ شُدّھودن کا جلوس ھی - جو اپنے بیٹے کي مراجعت پر اُس سے ملنے کے لئے جارھا ھی - حصہ زیرین میں بدھہ کي ھوا میں چلنے کي کرامت دکھائي گئي ھی (دیکھو - شمالي دروازے کے بیان میں اس کرامت کي تفصیل ' صفحہ ۱۲۲) - سب سے نیچے بائین کونے میں برگد کا درخت اُس باغ کي طرف اشارہ کرتا ھی جو راجہ شُدّھودن نے اس موقع پر بدھہ کو نذر دیا تھا - شمالي پھاٹک کی طرح اس لوح میں

(۱) دیکھو فٹ نوٹ (۲) صفحہ ۱۰۹ اور ضمیمہ صفحہ ۲۸۱

ستون کے اس رخ کي سب سے بالائي لوح نیچے والي بہشتون سے مختلف هی - اس مین دو شخص ایک چبوترے پر بیٹھے هوئے هین اور اُنکے پیچھے خدام کھڑے هین - یه شاید برهما لوک کي زیرین بہشت هی - اهل بوده کے عقاید کے بموجب برهما لوک مذکورہ بالا ادنی بہشتون سے ارفع و اعلی هی -

دایان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر گوتم بدهه کي جائے پیدائش یعني شہر کپل وست کے واقعات دکھائے گئے هین :—

بالائي لوح - راجه شُدهودَن کا بدهه کي تعظیم بجا لانا :—

وسط لوح مین بدهه کا شجر معرفت اور تخت هی - انکے گرد پرستش کرنے والون کا مجمع هی جس مین بدهه کا باپ راجه شدهودن بهي تخت کے سامنے کھڑا هوا نظر آتا هی - راجه کے سر پر ویسا هي تاج هی جیسا اس سے نیچے والي لوح مین هی - اس مرقع مین گوتم بدهه کي مراجعت کپل وست کے وقت راجه شدهودن کا اپنے بیٹے کو تعظیم دینے کا واقعه دکھایا هی -

اوپر کي لوح میں بہت سے دیوتاؤں کي دو صفیں نظر آتي ھیں جو اپنی آسماني بہشتوں سے نیچے کي طرف دیکھ رھے ھیں (۱) -

لوح سوم :— بدّھ کي پانی پر چلنے کي کرامت (پلیٹ ۶ ج - Plate VI , c) دیکھئے ' دریائے نیرنجنا طغیانیوں پر ھی اور کاشپ اپنے ایک چیلے اور ایک ملاح کو ھمراہ لئے کشتي میں سوار ھوکر بدّھ کو بچانے کي غرض سے لپکا ھوا جارھا ھی - ذرا نیچے بدّھ ' جسکو مجازاً اُس کے چنکرم یا چہل قدمي کرنیکے چبوترے سے ظاھر کیا ھی ' پاني پر چلتا ھوا نظر آتا ھی - اور لوح کے حصہ زیرین میں کاشپ اور اُس کا چیلہ ' جنکي تصویریں دو مرتبہ بنائي گئي ھیں ' پرستش کی وضع میں ھاتھ باندھے بدّھ کے سامنے خشک زمین پر کھڑے ھیں (یا شاید قنوت کر رھے ھیں) اس موقع پر بدّھ کا قائم مقام اُس کا تخت ھی جو نقش کے حصہ زیرین میں دائیں ھاتھ کو رکھا ھوا ھی -

---

(۱) اس لوح کا مفہوم واضح نہیں ھی - ممکن ھی کہ اس میں شراوستي والي کرامت کا منظر دکھایا گیا ھو-

بھي بدّھه کے ھوا مين چلنے کو چنکرم (चंक्रम) يا چبوترے سے ظاھر کيا ھی - راجه اور اُسکے ھمراھيون کا ھوا مين چلتے ھوے بدّھه کي طرف اوپر کو منه اُتھا اُتھا کر ديکھنا نہايت دلچسپ ھی -

پشت — واقعه حصول معرفت :— وسط لوح مين پيپل کا درخت ھی جسکے چارون طرف مربع کتّھره بنا ھوا ھی - درخت کے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتي شکلين ھين -

بائين جانب کا ستون

زوکار — لوح اول و دوم - بدّھه کا معرفت حاصل کرنا - اوپر سے دوسري لوح مين بودھ گيا کا مندر ھی جسکو راجه اشوک نے "شجر معرفت" کے گرد تعمير کروايا تھا - مندر مين بدھه کا تخت رکھا ھی اور اُسکے بالائي دريچون سے مقدس درخت کي شاخين نکل کر باھر کو پھيلي ھوئي ھين يه درخت اور تخت بدّھه کے حصول عرفان کا اظھار کرتے ھين - مندر کے دائين بائين چار شخص پرستش کي وضع مين کھڑے ھين - يه غالباً لوکپال يعني چھار اطراف عالم کے محافظ بادشاہ ھين -

پیس رہی ہی اور ایک مرد اُسکے پاس کھڑا ہی - ان کے قریب ہی دائین طرف ایک دوسری عورت کھڑي هوئي میز پر کچھ کام کررهي هی تیسري مُوسل لئے اوکھلي مین دهان کوٹ رهی هی اور چوتھي چھاج مین چاول لے کر سنوار رهي هی - حصہ زیرین مین دریائے نیرنجنا دکھایا گیا هی جسکے کنارے پر بہت سے مویشي جمع هین اور ایک عورت دریا سے ایک گھڑا پاني لے رهي هی - یہ بات قابل توجہ هی کہ شہر بھر مین صرف ایک شخص کے هاتھ دعا کي حالت مین هین -

لوح دوم - اُرولوا کے آتشین مندر مین بدّھہ کا اژدهے کو مغلوب کرنا :— یہ قصہ اسطرح بیان کیا جاتا هی کہ کاشپ کي خانقاہ کے قریب ایک آتشین مندر تھا (۱) جس مین ایک خوفناک اژدها رها کرتا - بدّھہ نے کاشپ سے اس مندر مین ایک رات بسر کرنے کي اجازت حاصل کي - رات کو اس اژدهے نے آگ اور دھوئین کے ساتھ بدّھہ پر حملہ کیا مگر بدّھہ نے بھي

(۱) اهل برما کي کتابون مین کاشپ کا باورچي‌خانہ لکھا هی -

لوح زيرين :— راجه بمبي سارا شهر راجگير سے اپنے شاهي حشم و خدم کے ساتھ بدّهه کي ملاقات کو جارها هی - بدهه کو اُسکے تخت سے ظاهر کيا گيا هی - يه واقعه کاشپ کے بودهه مذهب اختيار کرلينے کے بعد کا هی - کاشپ کو اپنے پيروون مين شامل کرنے کے لئے بدهه کو بهت سي کرامتين دکهاني پڑيں تهين جنمين سے ايك اوپر کي لوح مين منقوش هی -

بايان ستون - اندروني رخ - ستون کے اس رخ پر اُن کرامتون کے منظر کنده هين جنکے ذريعے بدّهه نے کاشپ برهمن اور اُسکے چيلون کو اپنا معتقد بنايا تها :—

بالائي لوح - اندر اور برهما کا شهر آرولوا مين بدهه کي زيارت کو آنا ، لوح کے وسط مين تخت رکها هی جو بدهه کي موجودگی کا اظهار کرتا هی - تخت کے اوپر چهتر هی اور پيچهے کي طرف اندر اور برهما پرستش کي وضع مين کهڑے هين -

لوح کے بالائی حصے مين آرولوا کے مکانات نظر آتے هين اور باشندگان شهر اپنے روزمرّه کے کام کاج مين مشغول هين - بائين طرف ايک عورت سِل پر مصالحه

لوح سوم - لکڑي ' آگ اور قربانی والی کرامت :—

کاشپ کے تبدیل مذھب کے قصے میں مذکور ھی که آتشین مندر والي کرامت کے بعد برھمنوں نے ایک قرباني کي طیاریان کین - لیکن نه تو وہ آگ جلانے کیلئے لکڑیان چیر سکے ' نه آگ جلا سکے اور نه نذر ھي چڑھا سکے جب تک که ھر ایک کام کے لئے بدھ نے خاص طور پر منظوري نه دي -

اس سه گانه کرامت کو سنگتراش نے نہایت دلنشین طریق پر دکھایا ھی - صدر میں ' دائین جانب ' ایک برھمن جوگي لکڑي چیرنے کیلئے کلھاڑي اتھاتا ھی لیکن کلھاڑي (اوپر ھي رھتي ھی اور) اس وقت تک نیچے نہین آتي جبتک که بدھ اجازت نه دے - بدھ کي اجازت ملجانے کے بعد ھم دیکھتے ھین که کلھاڑي لکڑي کے جگر مین گھس گئي ھی - علی هذالقیاس ایك برھمن قربانگاہ مین پنکھے کي ھوا سے آگ جلانے کی کوشش کر رھا ھی لیکن آگ اسوقت تک روشن نہین ھوتي جب تک که بدھ اجازت نہین دیتا - قریب ھی قربانگاہ کي تصویر دوبارہ دکھائي گئی ھی جس مین آگ کے شعلے بلند ھورھے ھین - کرامت کے

اُسکا ترکي به ترکی جواب دیا اور آخرکار اژدھے نے مغلوب ھوکر بُدّھہ کے کشکول میں پناہ لي -

دیکھئے ' لوح کے وسط مین مندر اور اُسکے سامنے قربانگاہ ھی - پیچھے بدّھہ کي موجودگي کو ظاھر کرنیکے لئے تخت بنا ھوا ھی جسکے عقب مین پانچ پھن والا سانپ ھی اور آگ کے شعلے چھت کے روشندانون مین سے نکل رھے ھین - مندر کے دونون طرف چند برھمن جوگي ادب و احترام سے کھڑے ھین - نیچے ' دائین جانب ' ایک پھُونس کي جھونپڑي (پرنشالا - पर्णशाला) کے دروازے پر ایك جوگی چٹائي پر بیٹھا ھی - اسکے گھٹنے ایک پٹکے سے بندھے ھین اور لمبے لمبے بال پگڑي کي وضع مین سر کے گرد لپٹے ھوے ھین - ظاھرا یه کوئي برھمن یوگ کر رھا ھی - اسکے سامنے ایك اور برھمن کھڑا ھوا غالباً بُدّھہ کي اس کرامت کا حال اسکو سنا رھا ھی - قریب ھي ایك چھوٹی سي آتشین قربانگاہ ھی اور ویدون کے مطابق قرباني کے لئے جو آلات ضروري ھین وہ بھي قریب ھي رکھے ھین - بائین طرف دریاے نیرنجنا بہ رھا ھی جس مین ایك جوگي غسل کر رھا ھی اور تین نوجوان مبتدي پاني بھر رھے ھین -

درمیانی شہتیر - سارناتھ کے مرغزار میں بدھ کا پہلا وعظ (دیکھو صفحہ ۹۳ گذشتہ -)

وسط لوح میں ایک تخت کے اوپر دھرم چکر بنا ہوا ہی جسکے گرد بہت سے ہرن ہیں - ہرنوں سے وعظ اول کی جائے وقوع یعنی مرغزار آھو (मृगदाव) کا اظہار مقصود ہی - چکر کے دونوں طرف چند آدمی کھڑے ہیں لیکن یقین کے ساتھ یہ کہنا بہت مشکل ہی کہ ان میں کونڈنیا اور اسکے چار ساتھی (۱) بھی موجود ہیں یا نہیں - شہتیر کے سروں پر ایک ایک درخت اور تخت ہی جنکے گرد چند اشخاص پرستش کی وضع میں کھڑے ہیں - دائیں سرے کے نقش میں نذرانوں کی ٹوکریاں قابل دید ہیں -

زیریں شہتیر - چھ دنتا جاتک - اس لوح کا اُس مرقع سے مقابلہ کرو جو جنوبی پھاٹک کے درمیانی شہتیر اور شمالی پھاٹک کے بالائی شہتیر کی پشت پر کندہ ہی - شمالی دروازے کی طرح اس لوح میں بھی سونترا شکاری کی تصویر نہیں دکھائی گئی -

(۱) بدھ کے سب سے پہلے پانچ مرید (دیکھو صفحہ ۲۹۴ (مترجم) -

تیسرے جزو کو' جو نذر کے متعلق هی' اسطرح دکھایا هی که قربانگاه کے قریب ایک برهمن هاته مین بڑا چمچه لئے کھڑا هی جسکو اُسنے آگ کے اوپر بڑھا رکھا هی - اُن دو مبتدیون کي تصویرین جو بہنگیون مین ایندھن اور سامان رسد لارهے هین محض مددگاري هین - لوح کے بالائي حصے مین ایک ستوپه هی جس کا گنبد سیپیون سے مزین هی اور اُسکے گرد مربع کٹہرہ هی - اس ستوپے کي موجودگي سے تمام نظارے مین مذهبي رنگ جھلك مار گیا هی ۔

پشت — بدھه کي نروان یا وفات کا واقعه :—

وسط لوح مین ایك ستوپه هی جسکے دونون طرف پرستش کرنے والے اور اوپر ملکوتي هستیان هین -

---

مغربي پھاٹک

شہتیر — روکار - بالائي شہتیر :— آخري سات بدھ :—

انمین سے چار بدھ مختلف سمبودھي درختون اور چوکیون سے اور تین بدھ ستوپون سے تعبیر کئے گئے هین - انساني اور ملکوتي هستیان اُنکي پرستش کر رهي هین -

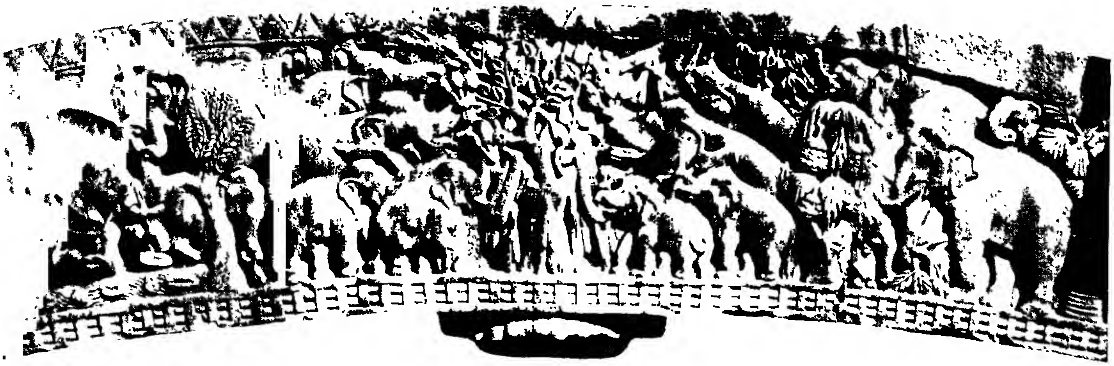

a. West Gateway: front: lowest architrave. The Chhaddanta Jataka.

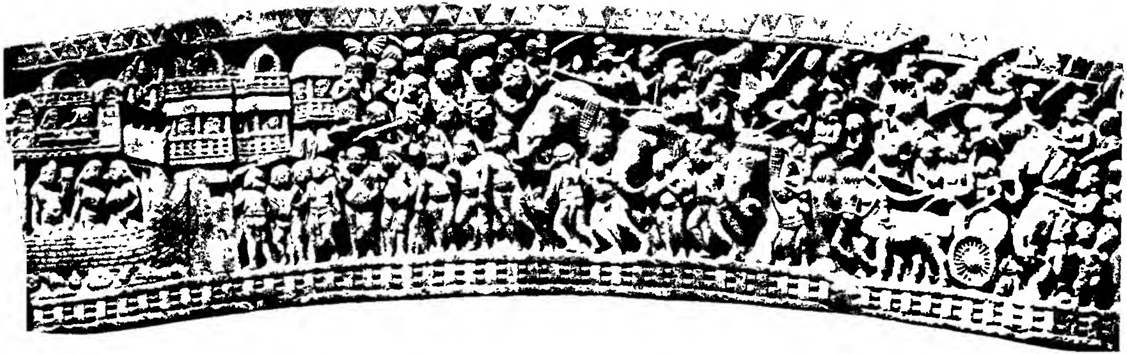

b West Gateway: back: middle architrave. The "War of the relics".

شہتیر کے دونوں سروں پر دو ستوپے اور آنکے گرد چند اشخاص پرستش کي وضع مین کھڑے هین (دیکھو صفحات ۱۰۵ - ۱۰۶ و ۱۱۹ گذشته اور پلیٹ ۸ - الف) -

پُشت - بالائي شہتیر - شہر کوشانگر (قدیم نام - کوسي نارا) مین بدّھه کے " آثار " کا منظر :—

بدّھه کي وفات کے بعد آسکے " آثار " (یعني راکھ اور جلي هوئي هڈیون) پر کوسي نارا کے ملّاؤن نے قبضه کر لیا تھا - چنانچه اس لوح مین هم دیکھتے هین که قوم مُلّا کا سردار هاتھي پر سوار هی اور " آثار متبرکه " کو اپنے سر پر رکھے هوئے شہر مین داخل هو رها هی - دروازهٔ شہر کے سامنے ایک تخت اور آسکے پیچھے درخت هی جو بظاهر سال کا درخت معلوم هوتا هی - اس سے غالباً اس حقیقت کا اظہار مقصود هی که بدّھه کي وفات سال کے درختون هي کے ایک جُھنڈ مین واقع هوئي تھي -

شہتیر کے سرون پر دو اور مرقعے بنے هین جن مین بہت سے آدمي جھنڈیان اور نذرانے لئے هوئے نظر آتے هین - یه بھی غالباً وسطي مرقع سے هی تعلق رکھتے هین

اور مَلّاوُن نے " آثار " حاصل کرنے کے بعد جو جشن مذائے آنکا اظہار کرتے ھین -

درمیانی شہتیر - جنگ تبرکات - اس لوح کا مقابلہ اس مرقع سے کرو جو جنوبی پھاٹک کے زیرین شہتیر پر کندہ ھی (دیکھو صفحہ ۱۰۷) - سات حریف دعویدار جنکے سرون پر چتر شاھی سایہ افگن ھین ' اپنی اپنی فوجین لئے شہر کوسی نارا کی جانب بڑھے چلے آرھے ھین جسکا محاصرہ ابھی شروع نہین ھوا - شہتیر کے بائین سرے پر شہر کوسي نارا دکھایا گیا ھی - اس مین جو شخص شاھانہ انداز مین بیٹھا ھوا نظر آتا ھی وہ غالباً مَلاوُن کا سردار ھی - دائین سرے پر غالباً بعض حریف دعویدارون کی تصویرین دوبارہ بنائی گئی ھین - (دیکھو پلیٹ ۸ - ب - (Plate VIII, b

زیرین شہتیر - بدّھ کو بھکانے کي کوشش :—

یہ منظر شہتیر کے تینون حصون پر کندہ ھی - وسط مین بودھ گیا کا مندر ھی جسکے اندر پیپل کا درخت اور بدّھ کا تخت نظر آتا ھی - ' دائین جانب مارا کی فوجین شکست کھا کر بھاگی جارھی ھین - ' بالفین

بدھہ کے حاسد اور بد باطن رشتہ‌دار دیودت نے ' کہ وہ بھي اس جنم میں بندر اور بودھي ستوا کي رعایا میں شامل تھا ' سوچا کہ اس وقت دشمن کو تباہ کرنے کا اچھا موقع ھی - ' چنانچہ وہ بودھي ستوا کي پیٹھ پر اس زور سے کودا کہ اسکے دل پر سخت صدمہ پہنچا - بودھي ستوا کی اس جوانمردي کو دیکھ کر راجۂ بنارس اسکے قتل کی کوشش پر پشیمان ہوا اور بودھي ستوا کے آخري لمحون میں نہایت توجہ اور اعتناء سے اسکي تیمارداري کي اور مرنے کے بعد شاهي اعزاز کے ساتھ اسکي تجھیز و تکفین کي -

دیکھئے ' لوح کے وسط میں اوپر سے نیچے کو گنگا بہ رهي ھی - اوپر ' بائین جانب ' آم کا درخت ھی جسکي شاخون میں دو بندر چھپے ہوئے ہین - بندرون کے بادشاہ نے ایک ہاتھ سے آم کي ایک ڈال پکڑ کر پچھلي ٹانگین دریا کے دوسرے پار پہنچائی ہین اور اس زندہ پل کے ذریعہ سے کچھ بندر دریا کو عبور کرکے دوسري طرف جنگل اور پہاڑ کی چٹانون مین جا چھپے ہین - لوح کے حصہ زیرین مین راجہ برهمدت ' گھوڑے پر سوار ' اپنے سپاهي لئے کھڑا ھی

طرف دیوتا بدّھہ کي فتح اور شیطان کی هزیمت پر
خوشیان منا رہے هین اور بُدّھہ کے شاندار کارنامون کے
ترانے گا رہے هین -

بودھ گیا کا مندر جو شجر معرفت (پیپل) کے
گرد بنا هوا هی ' اشوک نے تعمیر کروایا تها اس لئے
اس تصویر مین اُسکو دکھانا تاریخي لحاظ سے غلط هی -

دایان ستون

دایان ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح -

مہاکپي جاتک - (دیکھو تصویر پلیٹ نمبر ۶ - د -
(Plate VI,d بیان کیا جاتا هی کہ ایک جنم مین
بودھي ستوا بندر کي شکل مین پیدا هوا تها - وہ اَسّي هزار
(۸۰۰۰۰) بندرون کا بادشاہ تها جو دریائے گنگا کے کنارے
رهتے اور ایک عظیم‌الشان آم کے درخت کے پهل کهایا
کرتے تهے - ایکدن راجہ برهمدت والئے بنارس نے
اس درخت پر قبضہ کرنے کا ارادہ کیا اور بندرون کو
مارنے کي غرض سے کچھ سپاهیون سے درخت کا
محاصرہ کرلیا ' لیکن بودھي ستوا ' یعني بندرون کے
بادشاہ ' نے اپنے جسم سے دریا کے اوپر پُل بنا دیا
اور تمام بندر صحیح و سلامت دریا پار چلے گئے -

لوح سوم :— بدّھہ (جسکو یہاں تخت سے ظاہر کیا گیا ھی) جنگل مین ایک پھولدار درخت کے نیچے بیٹھا ھی جو ممکن ھی کہ بودھ گیا کا راجایتن درخت ھو جسکے نیچے بدّھہ حصول معرفت کے بعد چند روز بیٹھا تھا - نیچے ، بدّھہ کے سامنے ، چند اشخاص پرستش کي وضع مین کھڑے ھین جو اپني وضع قطع سے دیوتا معلوم ھوتے ھین -

لوح زیرین :— اس لوح مین پھول پتی کا کام ھی جس پر تین آزمائي شیر ببر کھڑے ھین - پھول پتیون کي طرز ساخت رسمي ھی مگر اوپر والے پدّون کے عجیب و غریب شکل دیکھنے سے تعلق رکھتے ھین - پتّون کے موڑنے کا یہ دلکش طریقہ ابتدائی ھندي صنعت کي خصوصیت ھی جو زمانۂ مابعد کي صنعت مین کہین نظر نہین آتي - لوح کے اوپر ایک کتبہ بھی کندہ ھی جسمین لکھا ھی کہ یہ ستون ایاچرز (آریہ کشدر) کے شاگرد بالا مِتر نے نذوایا تھا -

آندر کا رخ - لوح اول - واقعۂ حصول معرفت (سمبودھي) :—

لوح کے بالائي حصے مین پیپل کا درخت اور بدھہ کا

جنمیں سے ایک سپاهی کمان میں تیر جوڑے بودهي ستوا کو نشانه بنایا چاهتا هی - لوح کے بالائي حصے میں، راجه کو دوباره آم کے نیچے بیٹھا اور قریب المرگ بودهي ستوا سے باتیں کرتا هوا دکھایا گیا هی - کتب " جاتکا " میں لکھا هی که بودهی ستوا نے اس وقت راجه کو فرائض سلطنت کے متعلق مفید نصیحتیں کیں -

لوح دوم - تُشیتا بهشت میں بودهي ستوا کا وعظ :—

لوح کے وسط میں بدّهه کا درخت اور تخت هی اور تخت کے گرد بهت سے دیوتا بوضع پرستش بادلوں میں کھڑے هیں - اوپر کے حصے میں گندهرب پھولوں کے هار لا رهے هیں اور اُنکے نیچے درخت کے دونوں طرف اندر اور برهما کسي شیر جیسے جانور پر سوار آرهے هیں - اوپر کي تصویروں میں ' اور نیز دیوتاؤں کے قدموں کے نیچے ' جو بادل دکھائے گئے هیں اُنکي رسمي طرز ساخت کو غور سے دیکھئے - معلوم هوتا هی که یه گویا پہاڑ کي چٹانیں هیں جن سے آگ کے شعلے نکل رهے هیں -

یاد دلانا اور اُس مسلک کا اظہار کرنا ھی جو بودھی ستوا نے اُس دھیان کي بدولت بعد مین اختیار کیا - ممکن ھی کہ یہان بھي یہ تین شکلین (جو مشرقي پھاٹک والے نقش کے تین یکشاؤن کی غمزدہ تصویرون سے بے حد مشابہت رکھتي ھین اور غالباً ایک ھي کاریگر کي بنائي ھوئي ھین) ' مہا بھنش کرمن کا واقعہ یاد دلانے کے لئے بنائی گئي ھون جس کا نتیجہ آخرکار حصول معرفت کي صورت مین رونما ھوا - ' اور وہ دروازہ جو ان تصویرون کے عقب مین ھی شہر کپل وست کے دروازے کو یاد دلانے کے لئے بنایا گیا ھو -

لوح دوم - دیوتاؤن کا بدھ سے سلسلہ وعظ و تبلیغ شروع کرنے کي درخواست کرنا -

بودھ مذھب کی کتابون مین لکھا ھی کہ معرفت حاصل کرنیکے بعد بدھ نے اُس حقیقت کي عام اشاعت کرنیکے بارے مین تامل کیا جو اُسپر آشکار ھوئي تھی اُسوقت برھما ' اِندر ' لوکپال (یعني چار اطراف عالم کے مدارالمھام) ' اور ملائکہ اعلیٰ نے اُسکي خدمت مین

تخت هین جن کے گرد بہت سے مرد ' عورتین ' جانور اور دیوتا پرستش کي وضع مین کھڑے هین - یه منظر مارا اور اسکي شیطاني فوج کي هزیمت کے بعد کا هی جبکه " ناگ " پردار مخلوق ' فرشتے ' اور دیوتا ایکدوسرے کو آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے هوئے " شجر معرفت " کے نیچے هستي معظم کي خدمت مین حاضر هوئے تھے اور جون جون آگے بڑھتے خوشي مین آکر یه نعرے لگاتے تھے که " آخرش رشی فتحیاب هوا......اور شیطان مغلوب هوگیا " - وه بڑے سر والا دیوتا ' جو لوح کے دائین جانب هاتھي یا شیر پر سوار هی' غالباً اندر یا شاید برهما هی -

وسط لوح مین تین شخص جنکے چہرے مغموم و متفکر معلوم هوتے هین تخت کے تین طرف کھڑے هین - لیکن یه سوال اب تلک حل نہین هوا که ان تصویرون سے کیا مراد هی - اس سے قبل هم مشرقي پھاٹك پر مہا بھنش کرمن یعني " ترک دنیا " والے نقش مین دیکھ چکے هین که سنگتراش نے لوح کے وسط مین ایک جامن کا درخت بنایا هی جس سے اسکا مقصد بودھي ستوا کے سب سے پہلے " دھیان " کو

بیوی ' جو اپني تمام ضروریات کے لئے اپنے اکلوتے بیٹے شیام کے محتاج تھے ' بنارس کے جنگلوں مین رہا کرتے - ایکدن راجۂ بنارس جنگل مین شکار کھیل رہا تھا کہ شیام بھي دریا پر پاني بھرنے گیا اور اتفاقیہ راجہ کے تیر سے زخمي ہوگیا - راجہ کي ندامت اور پشیمانی اور شیام کے والدین کي گریہ وزاری سے متاثر ہوکر اندر دیوتا بیچ مین پڑا اور حکم دیا کہ شیام کے زخم اچھے ہو جائین اور اُسکے والدین کي قوت بینائي بحال ہو جائے -

دیکھئے ' اوپر لوح کے دائین کونے مین ' دو جھونپڑیان بني ہوئي ہین - ایک کے سامنے شیام کا باپ اور دوسرے کے دروازے پر اُسکي ماں بیٹھي ہی - نیچے شیام دریا سے پاني لینے آرہا ہی - بائین جانب راجۂ بنارس کي تصویر تین دفعہ بنائي گئي ہی ' پہلے وہ شیام کي طرف (جو پاني مین کھڑا ہی) تیر چلاتا نظر آتا ہی ' اس سے ذرا نیچے کمان ہاتھ مین لئے آرہا ہی اور تیسري جگہ تیر کمان ہاتھ سے پھینک کر افسوس اور پشیماني کي حالت مین کھڑا ہی - دائین طرف بالائي گوشے مین ' شیام اور اُسکے والدین

حاضر هو کر درخواست کي که وه دهرم کے چکر کو حرکت دے - اس درخواست کے وقت بدّهه برگد کے درخت کے نیچے بیٹھا هوا تھا اور غالباً یہي وجه هی که اس لوح میں اس واقعه کو صرف بڑ کا درخت اور اُسي کے نیچے بدهه کا تخت رکھ کر ظاهر کیا گیا هی - سامنے جو چار شخص پہلو به پہلو کھڑے هیں وه چار لوکپال معلوم هوتے هیں -

پُشت :— بدّهه کي وفات کا واقعه حسب معمول ایک ستوپے اور اُسکے گرد چند خدام کي تصویریں بنا کر ظاهر کیا گیا هی -

بایاں ستون

بایاں ستون - سامنے کا رخ - بالائي لوح :—

اس لوح میں غالباً اِندر کي بہشت دکھائی گئي هی جسکے سامنے دریائے منداکني به رها هی - شمالی پھاٹک پر اور ستوپه نمبر ۳ کے منقش پھاٹک پر بھی اس سے ملتي جلتي تصویریں بنی هوئی هیں (دیکھو صفحات ۱۲۷ و ۱۷۴) -

اندر کا رخ - بالائي لوح - شیام جاتک :—

. کہتے هیں که ایک نابینا زاهد اور اُسکي اندهي

کي تکمیل کے لئے کثیرالتعداد کاریگر بیسیون برس تک کام کرتے رہے ہونگے - اِن میں بہترین مرقعے وہ ہیں جو جنوبي پھاٹک کو مزین کرتے ہیں ' اور سب سے ادنی درجے کے وہ جو شمالي پھاٹک پر بنے ہوئے ہیں ' لیکن عملي دستکاري کے لحاظ سے شاید سب سے زیادہ فرق جنوبي اور مغربي پھاٹکوں کي منبت‌کاري میں پایا جاتا ہی - مثال کے طور پر جنوبي پھاٹک کے درمیاني شہتیر کے اندر والے رخ پر چھہ دنتا ہاتھي کي جو تصویر ہی (پلیٹ نمبر ٥ - الف - Plate V, a) ' اُس کا مقابلہ مغربي پھاٹک کے زیرین شہتیر کے روکار والے مرقع (پلیٹ نمبر ۸ - الف - Plate VIII, a) سے کرو جس پر یہي منظر دکھایا گیا ہی :—

جنوبي پھاٹک کے نقش میں تمام تصویریں نہایت پابندي کے ساتھ ایک ہي سطح میں رکھي گئي ہیں کہ دیکھنے والوں کو سب یکساں نظر آئیں ' اور زیادہ اونچي یا ابھري ہوئي نہیں بنائي گئیں کہ اُنکے لمبے لمبے سائے منظر کي خوبیوں کو چھپا نہ لیں - نتیجہ یہ ہی کہ اس مرقع کو دیکھنے سے سنگتراشي کي بجائے زردوزي کے کام کا خیال پیدا ہوتا ہی - اور دیکھئے ' ہاتھیوں کي تصویریں عریض اور مسطح

بالکل تندرست اور صحیح و سلامت موجود هیں اور اُنکے پہلو میں راجۂ بنارس اور اندر دیوتا کھڑے هیں -

لوح دوم - واقعه حصول معرفت (سمبودهي) :—

وسط لوح میں پیپل کے درخت کے نیچے بدهه کا تخت رکھا هی - درخت پر گندهرب پھولوں کے هار چڑها رهے هیں - ارد گرد ناگا قوم کے مرد و زن شیطان پر بدهه کی فتحیابي کي خوشي میں جشن منا رهے هیں (دیکھو صفحه ۱۵۲) -

لوح سوم :— اس لوح کا صرف بالائی حصه رہ گیا هی لیکن معلوم هوتا هی که اس میں بدهه کے (راجگیر سے شہر ویشالي کو جاتے هوئے) دریائے گنگا کو عبور کرنے کي کرامت دکھائي گئي هی (۱) -

مرقعوں کي طرز ساخت اور صنعت

مرقعوں کي طرز ساخت اور صنعت

ان مرقعوں کي بے شمار تصاویر اور پرتکلف جزئیات

(۱) معلوم هوتا هی که اس لوح کے نیچے کا حصه اُسوقت کاٹ دیا گیا جب میجر کول نے سنه ۱۸۸۲ اع میں پھاٹك کو دوبارہ نصب کیا - میسي کي کتاب میں (پلیٹ ۲۱ پر) یه لوح مکمل دکھائي گئي هی -

مُو قلم کے کام میں (یعنی رنگین تصاویر کے بنانے میں) زیادہ مہارت تھی ' لیکن ساتھ ھي پیکروں کے خط و خال کي نفیس ساخت اور مرقعوں کي موزوں اور خوشنما ترتیب کا نازک احساس بھي قدرت کي طرف سے اُسکو ودیعت ھوا تھا -

برخلاف اسکے مغربي پھاٹک والا مرقع دستکاری کے لحاظ سے بڑھا ھوا ھی اور اگر اسکی تصویروں کو فرداً فرداً دیکھا جائے تو یقیناً زیادہ موثر اور دلکش پائي جائینگي ' لیکن بحیثیت مجموعي یہ مرقع کچھ بھلا نہیں معلوم ھوتا اسلئے کہ تصویریں اس کثرت کے ساتھ بني ھوئي ھیں کہ واقعہ کي تفصیل کے سمجھنے میں الجھن سي ھوتي ھی اور دوسرے اُن کی ترتیب میں حد سے زیادہ تصنع اور باقاعدگي ھی -

اب اگر جنوبی اور مغربی دروازوں کے اُن مرقعوں کا آپس میں مقابلہ کیا جائے جن میں " جنگ تبرکات " کا منظر دکھایا گیا ھی تو بھی اسی خیال کی تائید ھوگی (دیکھو پلیٹ ۵ ب اور پلیٹ ۸ ب - Plate V, b اور (Plate VIII, b - دونوں مرقعوں میں تخیل کی افراط ھی اور واقعیت کا اظہار ' - لیکن دونوں کے تخیل اور اظہار واقعیت میں باھم اختلاف ھی -

بنائي هين که اُنکے غیر معمولي ڈیل ڈول کي حقیقت بخوبي ذهن نشین هو جائے ' - درختون کو حسب قاعده اُبهرا هوا بنانے کي بجائے اُنکا صرف خاکا سا بنا دیا گیا هی ' - اور تالاب مین کنول کے پهول ' جنکي طرز ساخت رسمي هی ' اُن هاتهیون کے قد و قامت سے بالکل غیر متناسب هین جو تالاب مین چل رهے هین -

ثاني الذکر ' یعني مغربي پهاٹک کے ' نقش مین پهول پتیون کي جسامت اصلي معلوم هوتي هی ' - پاني کو لهردار لکیرون سے ظاهر کیا گیا هی ' - بڑ کا درخت سراسر مطابق اصل هی ' - هاتهیون کي ساخت زیاده زوردار اور مکمل هی ' - اور اگرچه تمام تصویرین ایک هي سطح پر بني هوئی هین لیکن کهین کهین پتهر کو گهرا کهود کر عمق اور سائے اور روشني کے اختلاف کا منظر دکهایا گیا هی -

اپني اپني جگه دونون مرقعے قابل تعریف هین ' لیکن اس بارے مین هرگز اختلاف رائے نهین هو سکتا که دونون مین زیاده استادانه کونسا هی -

جنوبي پهاٹک والا مرقع کسي ایسے ذهین کاریگر کا بنایا هوا معلوم هوتا هی جس کو سنگتراشي کي نسبت

مختلف جہات میں حرکت کرتی نظر آتی ہیں جس سے ترتیب میں ایک خاص خوبصورتی پیدا ہوگئی ہی - دوسرے مرقع میں اگرچہ تصویروں کے انداز مختلف ہیں لیکن حرکت بحیثیت مجموعی یکساں ہی -

اس میں شک نہیں کہ ان تصویروں کی طرز ساخت کا یہ اختلاف ایک حد تک مختلف صناعوں کی انفرادی مہارت اور قابلیت کا نتیجہ ہی لیکن علاوہ اسکے وہ تغیرات بھی اسکے اسباب میں ضرور شامل ہیں جو اس وقت نہایت سرعت کے ساتھ ہندوستان کے فن سنگتراشی میں پیدا ہو رہے تھے ' یعنی غیر ملکی صنعت کا ملکی صنعت پر اثر اور اسکا استقرار ' عملی دستکاری کی ترقی اور اصول مقررہ کی پابندی کی طرف روز افزوں میلان —

بیرونی اثر جسکی طرف مینے ابھی اشارہ کیا ہی اسکی شہادت ایرانی طرز کے جرس نما پرکالوں ' اشوری گلکاریوں ' اور مغربی ایشیا کے خیالی پردار جانوروں یا اسی طرح کی دیگر غیر ملکی تصویروں سے ملتی ہی جو دروازوں پر جابجا نظر آتی اور بآسانی تمیز

جنوبي پهاٹك والے منظر مين زندگي اور واقعيت کا رنگ پايا جاتا هی اسلئے که سنگتراش نے پہلے اپنے ذهن مين تمام واقعه کا تصور نهايت اچهي طرح جما ليا هی اور پهر اپنے خيال کو دلکش سادگی کے ساتھ ادا کرديا هي - دوسرے يعني مغربي پهاٹك والے مرقع مين مکانات اور نيز وه تصويرين جو جهروکون مين بني هوئي هين محض رسمي اور بے جان معلوم هوتي هين ' اور حمله آور افواج جو سيلاب کي طرح شهر کي جانب بڑهي چلي آ رهي هين ' اُنکي حرکت اور هَل چُل بهي نسبتًہ کم موثر هی - وجه يه هی که سنگتراش نے اپنے تخيل اور ذاتي استعداد سے کام لينے کی بجائے اس قسم کے مناظر کي رسمي طرز ساخت پر زياده بهروسه کيا هی - پہلے نقش مين جسمون کے ابهار اور تصويرون کے درمياني فاصلے يکسان نهين هين ' اسلئے اُن کے سايے بهي کهين هلکے اور کهين گهرے هين - دوسرے مرقع مين پيکرون کے درمياني فاصلے بهت کم هين ' اور تهوڑي جگه مين بهت سي تصويرين بنادي گئي هين جس کا نتيجه يه هی که درمياني سايے زياده گهرے هوگئے هين اور نقش مين " رنگين تصوير " کی سي مشابهت پيدا هوگئي هی - پہلے نقش مين تصويرين

کیا گیا ہی (دیکھو صفحہ ۷۹) - چاروں مرقعوں
میں بدھہ کو دھیان مُدرا یعنی حالت استغراق میں
بیٹھا ہوا دکھایا گیا ہی - بدھہ کے دونوں طرف ایک ایک
خادم کھڑا ہی اور سر کے پیچھے ایک منقش ہالہ سا
بنا ہی جسکے اندر دونوں طرف دو گندھرب اُڑ رہے
ہیں (۱) - تصویروں کی ترتیب اور خصوصاً خدام کی
وضع و ہیئت میں جزوی اختلافات پائے جاتے ہیں
اور شمالی مجسمے کی کرسی پر تین چھوٹی چھوٹی
مورتیں بنی ہوئی ہیں لیکن یہ اختلافات ایسے نہیں
کہ انکی مدد سے ہم اس امرکا فیصلہ کرسکیں کہ آیا
یہ مورتیں خاص خاص دھیانی (۲) بدھوں کی قائم

(۱) برجس (Burgess) صاحب کا یہ بیان کہ جنوبی مرقع
میں بدھہ کی کھڑی مورت دکھائی گئی ہی بالکل بے بنیاد ہی -
جس تصویر کا برجس صاحب نے حوالہ دیا ہی وہ ساتویں صدی
عیسوی کی بنی ہوئی ہی اور گو جنوبی دروازے کے قریب ہی
دستیاب ہوئی تھی لیکن جنوبی دروازے والے مجسمے کی کرسی سے
اسکو ہرگز کوئی تعلق نہیں - اس تصویر میں بدھہ کا شہر راجگیر
میں مست ہاتھی کو مطیع کرنے کا واقعہ دکھایا گیا ہی - (دیکھو
میسی کی تالیف - سانچی اینڈ اِٹس ریمنیز ' پلیٹ ۱۳ شکل اول)
(۲) بودھ مذہب کے شمالی یا مہایانی فریق کا عقیدہ ہی
کہ ہر دنیاوی بدھہ کا ایک مخفی ہمزاد (- دھیانی بدھہ) بھی
ہوتا ہی جو کسی دھیانی بہشت میں رہتا ہی - اس طرح کاشیپ

هوسكتي هين - اس قسم كي تصويرين عموماً سلجوقي اور زمانهٔ مابعد كي مغربي سلطنتون كي اُس عالمگير صنعت مين پائي جاتي هين جو بهت سے تمدنون كے مختلف عناصر كے اختلاط سے پيدا هوئی تهی - علاوہ ازين بهت سے پيكرون (مثلاً مشرقي پهاٹك كے كوهستاني سوارون) كي عجيب و غريب وضع ' كهين كهين كيفيت مكاني كے اظهار كي كوشش ' جيسي كه عاج كاران ودیشا والي لوح مين نظر آتي هی (۱) ' نيز بعض مجموعون كا خوشنما توازن ' اور سايے اور روشني كے اختلاف سے مصورانه رنگ پيدا كرنا ' جو اس زمانے مين يوناني شامي صنعت كي ممتاز خصوصيت تهی ' ان سب باتون سے بهی بيرونی اثر كي زبردست شهادت ملتي هی -

بدهه كے چار مجسمے جو پردكهنا مين دروازون كے سامنے ركهے هين

ستوپهٔ كلان كے چارون دروازون كے سامنے ' چبوترے كے سهارے ' بدهه كي چار مورتين ركهی هين جنكے اوپر كسي زمانے مين (پتهر كے) منقش سائبان بهی قائم تهے - يه وهي چار مورتين هين جنكا ذكر عهد گپتا كے سنه ۱۳۱ (مطابق سنه ۴۵۰ - ۴۵۱ ع) والے كتبه مين

(۱) ديكهو صفحه ۱۱۱

انکے طرز نشست سے ہو سکتی ہی نہ کسي اور علامت سے (۱) -

صنعتي نکتۂ خیال سے جنوبي دروازے والي مورت سب سے عمدہ ہی اور اس کے خادمون کي خوبصورت تصویرین بالخصوص بھلي معلوم ہوتی ہین - جنوبي دروازہ چونکہ سب سے اہم دروازہ تھا اس لئے اسطرف کي مورت بھی سب سے قابل اور ہوشیار صناع کے سپرد کي گئي ہوگي - اس مورت کي طرز ساخت اور صنعت کي خوبی کو دیکھ کر اسي زمانے کي وہ تصاویر یاد آتی ہین جو سانچي سے چار میل کے فصل پر کوہ اودے گري کے غارون کے سائبانون مین منبت ہین -

ستوپۂ کلاں کي مرمت

ستوپۂ کلاں کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہی کہ اسکي عمارت پہاڑي کي برہنہ چوٹي پر واقع ہونے کے باوجود دو ہزار سال تلک امتداد ایام اور تغیرات موسم کے تباہ کن اثر کا ایسي کامیابي کے ساتھ مقابلہ کرتي رہي ہی - عمارت مذکور اسوقت بھي بہت اچھي حالت مین ہی - پھاٹکون اور کٹہرون کے مرقعے اور

---

(۱) میسي (Maisey) کا خیال تھا کہ پتھر کا وہ سر جسکے اوپر ایک بلند مکٹ یا تاج ہی اور تاج مین ایک بدھہ بیٹھا ہی ، شمالي دروازے والي مورت سے تعلق رکھتا ہی - لیکن یہ خیال درست نہین ہی -

مقام هین یا نهین - عهد وُسطي مین ستوپون کي
کرسیون کے گرد دهیانی بدّهون کي تصویرین رکھنے کا
عام رواج تها - یه مورتین ستوپون کے چارون طرف
طاقچون مین رکهي جاتي تهین اور عام ترتیب یه
هوا کرتی که آکشوبهیا کي مورت مشرق مین '
رُتن سَمبَهو کي جنوب مین ' اَمِي تابهَه کي مغرب اور
اَموگه سِدّهه کي شمال مین رکهتے تهے - ممکن هے که
یه چارون مورتین بهي انهین چار دِهیاني بُدهون کي
هون لیکن ان کي صحیح صحیح شناخت نه تو

[فوٹ نوٹ بسلسله صفحه گذشته]

بدهه کا دهیاني رتن سمبهو هی ' گوتم کا امي تابهه اور آنے والے بدهه
یعني میٹریا کا دهیاني اموگه سِدّهه هی - یه عقیدہ بظاهر زرتشتي
عقیدۂ " فَروشي " پر مبني معلوم هوتا هی جسکے مطابق هر شخص
کا ایک فَروشي یا همراد هوتا هی جو پیدائش کے وقت انسان
کے جسم مین داخل هو جاتا هی اور موت کے بعد اُسکي شفاعت
کرتا هی - اصل مین ان دهیاني بدهون کو بدهه کهنا خلاف قاعدہ
هی کیونکه یه کبهي بردهي ستوا نهین رهے -

پھاٹک اور فرشي کٹہرے کے وہ حصے جو ان پھاٹکوں کے
قریب تھے کمزور ہو کر گرپڑے تو کچھ تعجب کي
بات نہیں ‘ بلکہ تعجب تو اس بات کا ھی کہ ایسے کمزور
اصول کے مطابق بنے ہوئے پھاٹک اب تک صحیح و سالم
کھڑے رہے -

جنوبي اور مغربي پھاٹک میجر کول نے سنہ ۱۸۸۲ع
میں دوبارہ قائم کئے تھے - اور اُس کام کے دوران میں جو
گذشتہ چند سال میں مصنف کے زیر نگراني ہوا ھی ‘
ستوپے کے گرد و پیش سے تمام ملبہ صاف کرکے قدیم
سنگي فرش کے بقیہ حصوں کو از سرنو قدرے ڈھلوان
لگا دیا ھی جس سے عمارت مذکور گرد و نواح کي زمین
سے کسي قدر بلند ہوگئی ھی اور اُسکے قریب پاني جمع
نہیں ھوسکتا - علاوہ بریں گنبد کا جنوب مغربي حصہ
(جسکي مرمت سنہ ۱۸۸۳ع میں محض گارے اور چھوٹے
چھوٹے پتھروں سے کي گئي تھي اور جو بوجہ کمزوري کے
کھسک کر گرا آتا تھا) از سرنو بنایا جارہا ھی - اس
ترمیم کے بعد جب یہ عمارت دوبارہ مستحکم ھوجائیگي
تو چبوترے ‘ زینے اور چوٹي کے کٹہرے اور اور اجزاء جو
اپني اصلي جگہ سے گر گئے ھیں ‘ دوبارہ قائم کردئے جائینگے

خصوصاً وہ نقش جو مغربي پھاٹک پر بنے ہوئے ہیں
اُن میں آج بھي وھي تازگي ھی جو تکمیل تعمیر کے
وقت تھي اور بعض تصاویر کو جو تھوڑا بہت نقصان پہنچا
ھی وہ زیادہ تر موجودہ زمانے میں بعض بُت شکنوں کے
ھاتھوں پہنچا ھی اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ھی
کہ اب بھي بعض جاھل اشخاص ان عمارتوں کے
خوبصورت نقش و نگار کو خراب کرنے میں ایک قسم
کي مسرّت محسوس کرتے ھیں - لیکن ستوپے کي
اصلي عمارت کی خستگي کے دو بڑے سبب ھیں
ایک تو اُسکے گرد آب باران کا اجتماع اور دوسرے وہ شدید
نقصان جو سنہ ۱۸۲۲ع میں بعض ناتجربہ کار شائقین
حفریات نے گنبد کے جنوب مغربی حصے میں کھدائی
کرکے پہنچایا - ستوپے کي بنیاد کا اکثر حصہ چٹان پر
قائم ھی اسلئے اسکے گرد آب باران کا اجتماع اسکي
بنیاد کے دھس جانے سے نہیں ہوا بلکہ اُس ملبے کی
وجہ سے ہوا جو عہد وسطي سے (لیکر موجودہ زمانے تک)
ستوپے کے گرد جمع ہوتا رھا تھا - رفتہ رفتہ یہ ملبہ کئی
فیٹ اونچا ہوگیا اور ھر سال برسات میں ستوپے کے
گرد پانی جمع رہنے لگا (کیونکہ اُسکے نکلنے کا کوئي
رستہ نتھا) - پس ان حالات میں اگر جنوبي اور مغربي

نیچے سولہ فیت گہرائي پر نہایت اچهي حالت مین موجود هی -

سطح مرتفع کے مشرقي حصے مین جون جون قدیم عمارتین شکستہ هوکر گرتی گئین ' نئي عمارتین اُنکے افتادہ ملبے پر تعمیر هوتي گئین اور تباهي اور تعمیر کا یہ سلسلہ صدها سال تک اسي طرح جاري رها یہان تک کہ عہد وسطی مین اس حصے کي سطح خاصی بلند هوگئي اور ایک پختہ سڑک اُسکے وسط مین بنائي گئي جس کا ایک سرا عمارت نمبر ۱۹ (دیکهو سطحي نقشہ پلیت ۱۵ - Plate XV) کے شمال مین اسوقت بهي نظر آتا هی - اسکے بعد بارهوین صدي عیسوي کے قریب جبکہ ان عمارتون کا ملبہ جمع هو هو کر قریباً چودہ فیت بلند هوگیا تو اُسکے سامنے شمالاً جنوباً ایک بڑي دیوار (۱) تعمیر کر دي گئي کہ وہ اس مجتمع ملبے کو اُسی حالت پر قائم رکهہ سکے -

---

(۱) دیکهو صفحات ۲۲۰ - ۲۲۱

که یه بے نظیر عمارت اپنے تمام ضروري خط و خال کے لحاظ سے مکمل هوجائے (۱) -

ستوپے کے گرد سنگي فرش اور مشرقي محافظ دیوار

جس سنگي فرش کا ذکر اوپر آیا هی وہ ستوپۂ کلان کے سنگي غلاف اور فرشي کٹھرے کا هم عصر یعنی سنه ۱۵۰ تا سنه ۱۰۰ قبل مسیح کا بنا هوا هی - ابتداءً اسمین پتھر کي چھه سے آٹھ فیت تک لمبی اور تین سے چار فیت تک چوڑي سلین لگي هوئی تھین مگر اسوقت یه فرش بہت شکسته حالت مین هی - اسکے نیچے چار اور فرش چونے اور کنکر کے یا اور مصالح کے بنے هوے ملتے هین - سب سے قدیم فرش جو سنگي فرش کي سطح سے قریباً چار فیت نیچے هی شهنشاه اشوک کے زمانے کا هی اور اُسکی مفصل کیفیت اشوک کي لاٹھ کے حال مین لکھی جائیگی جو جنوبي پھاٹک کے قریب استاده هی - بالائي فرش ' جو اسوقت ستوپے کے گرد نظر آتا هی ' ابتداءً تمام وسطي رقبے پر ' بلکه مشرقی جانب جو محافظ دیوار هی اُس سے بھي بہت پرے تک لگا هوا تھا - چنانچه اس کا ایک حصه عمارت نمبر ۴۳ کے

---

(۱) اب یه کٹھرے وغیرہ دوبارہ نصب کئے جاچکے هین اور عمارت هر لحاظ سے مکمل هوگئي هی (مترجم)

تحرير تها (۱) - صندوقچيان ڈيڑھ ڈيڑھ فٹ مکعب تهين اور اُنکے ڈهکنے چهه چهه انچ موٹے تهے - ساري پُترا والي صندوقچي مين سفيد سنگ صابون کي ايک گول مسطح ڈبيا تهي جسپر متّي کي ايک نازک سي سياه رنگ کي طشتري ڈهکي هوئي تهي - اور صندل کي لکڑي کے دو ٹکڑے ڈبيا کے پہلو مين رکهے هوے تهے (۲) - ڈبيا کے اندر هڈي کے ايک ذرا سے ٹکڑے کے علاوہ موتي ، ياقوت ، بلور ، لاجورد اور نيلم کے چند سوراخدار دانے بهي تهے - مہاموگلانہ والي صندوقچي مين بهي سنگ صابون کي ايک ڈبيا تهي جس مين هڈي کے دو ذرا سے ٹکڑے محفوظ تهے -

جسامت کے علاوہ جن باتون مين يہ ستوپہ بڑے ستوپے سے اختلاف رکهتا تها وہ يہ هين :— اس کے فرشي کٹهرے پر ابهرے هوئے نقش تهے ، بجاے چار کے صرف ايک منقش پهاٹک تها اور گنبد (جو

(۱) ان الفاظ کے معني يہ هين :— ساري پترا کے (تبرکات) اور مہاموگلانہ کے (تبرکات) - سہ حرف اضافت هی -

(۲) کننگهم صاحب کا خيال هی کہ صندل کي لکڑي کے يہ ٹکڑے ساري پترا کي چتا سے لئے گئے هونگے -

باب ۹

وسطي رقبے کے اور ستوپے

ستوپہ نمبر ۳

ستوپہ کلاں سے قریباً پچاس گز جانب شمالمشرق اُس سے چھوٹا مگر اُسي نمونے اور نقشے کا ایک اور ستوپہ هي (دیکھو تصویر پلیٹ ۹ - Plate IX) (۱) - اس میں جنرل کننگھم کو ساري پتّرا اور مہا موگلانہ نامي بدّھہ کے دو مشہور چیلوں کے " تبرکات " دستیاب ہوئے تھے ' جس سے معلوم هوتا هی کہ قدیم زمانے میں یہ ستوپہ نہایت متبرک سمجھا جاتا تھا - " آثار " یا " تبرکات " کا خانہ عمارت کے عین وسط میں کرسي کي سطح کے برابر تھا - اُسکے اوپر پتھر کي پانچ فیٹ لمبي سل ڈھکی ہوئی تھي اور اندر پتھر کي دو صندوقچیاں تھیں جنکے ڈھکنوں پر مختصر سے کتبے بھی کندہ تھے یعني جو صندوقچي جنوب کي طرف رکھی ہوئي تھي اُسپر ساري پتّرا سہ اور شمال والي پر مہاموگلانہ سہ

(۱) اس ستوپے کا قطر انچاس فیٹ چھہ انچ اور بلندي تخمیناً ۲۷ فیٹ تھي -

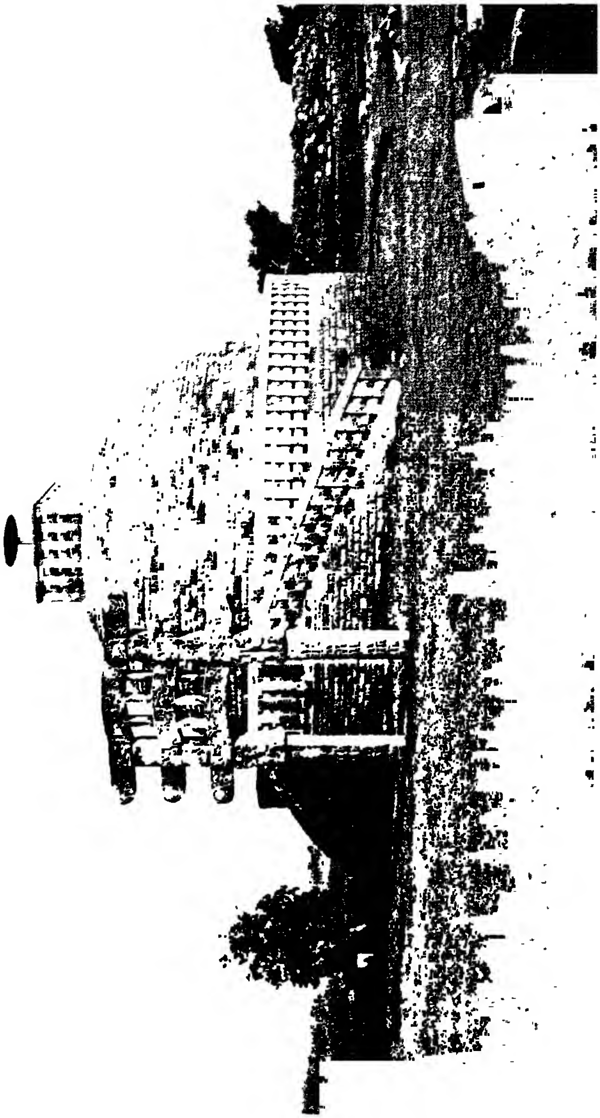

STUPA 3 FROM S.S.-E.

ستوپه کلان کے گنبد سے کچھ زمانه بعد تعمیر هوا تھا)
زیادہ ترقي یافته نمونے کا اور قریباً نیم کُرّوي شکل کا تھا -

فرشي کٹھرے کو قدیم زمانے میں هی توڑ پھوڑ کر دوسري عمارات میں استعمال کر لیا گیا تھا اور بجز چند شکسته ستونوں کے جو اس وقت اپني اصلي جگه پر قائم هیں یا باستثنا اُن چند ٹکڑوں کے جو مندر نمبر ۴۵ کي بنیادوں کے قریب دستیاب هوے هیں باقي تمام کٹھرہ ضائع هوچکا هی - تاهم ان شکسته ستونوں سے اتنا تو صاف ظاهر هوتا هی که یه کٹھرہ قریباً آٹھ فیٹ بلند اور کنول کي خوبصورت ابھري هوئی گلکاریوں سے مزین تھا - ان گلکاریوں کی طرز ساخت رسمي مگر زوردار هی اور پھول پتوں کے نقشے ، سنگتراش کے تخیل کے مطابق هر ستون پر مختلف هیں -

چبوترے اور زینے کے کٹھرے بھي اپنے عام نقشے اور طرز ساخت کے لحاظ سے بڑے ستوپے کے کٹھروں سے مشابه هیں - زینے کی چوٹي پر ، جہاں دونوں طرف کي سیڑھیاں آکر ختم هوتي هیں ، منقش پھاٹک کے مقابل ، ایک کشادہ جگه (یعني چاندا) هی - اسکے کونے والے ستون پر ایک نهایت دلچسپ تصویر منبت هی جس میں غالباً اس ستوپے کا ارتفاعي

نقشہ دکھایا گیا ھی - اس تصویر سے ستوپے کے بالائي کٹھرے اور چھتري کا نقشہ اور اُنکي ترتیب بخوبي معلوم ھوسکتي ھی -

یہ ستوپہ اور اسکے کٹھرے غالباً پہلي صدي قبل مسیح مین تعمیر ھوے تھے مگر منقش پھاٹک ' جو سانچي کے پھاٹکون مین سب سے آخري معلوم ھوتا ھی ' غالباً پہلي صدي عیسوي کے نصف اول مین اضافہ کیا گیا تھا - اس دروازے کے نصب ھونے سے پیشتر پردکھنا کے اوپر اور اُسکے چارونطرف کچھ ملبہ جمع ھوگیا تھا جس سے اُس کي سطح ڈیڑھ فٹ کے قریب بلند ھوگئي تھي اور طواف‌گاہ کا اصلي فرش اور زینے کي زیرین سیڑھیاں ملبے مین چھپ گئي تھین - سیڑھیون کو آشکار کرنے کے لئے ملبے کو صاف کیا گیا مگر اُنکے حصہ پائین تک پہنچنے کے بعد کھدائي بند کر دي گئي کہ پھاٹک کي بنیاد کو کسي طرح کا نقصان نہ پہنچے -

ستوپہ نمبر ۳ کا منقش پھاٹک

یہ پھاٹک ۱۷ فیٹ بلند ھی اور اسکے منبت نقوش کي صنعت بڑے پھاٹکون کے کام سے ملتي جلتي ھی انمین سے اکثر نقش اُنھین مضامین و مناظر کا اعادہ کرتے ھین جو بڑے پھاٹکون پر دکھائے گئے ھین ' اس

ستوپہ نمبر ۴

ستوپہ نمبر ۳ کے پس پشت ' جانب شمالمشرق ' ایک اور ستوپہ هی جو پیمائش مین اُس سے کسي قدر چھوٹا هی - یہ ستوپہ اب قریب قریب منہدم هو چکا هی لیکن جو حصہ تباهي سے بچ گیا هی اُسکي طرز تعمیر سراسر ستوپہ نمبر ۳ سے مشابہ هی اور اس مین شک نہین کہ یہ دونون ستوپے قریب قریب ایک هي زمانے کے بنے هوئے هین - پردکھنا یعني طواف کے رستے پر پتھر کي سلون کا فرش لگا هوا تھا جسکے بعض حصے اسوقت بھي موجود هین - فرشي کٹھرے یا چبوترے اور زینے کے کٹھرون کا کوئي نشان نہین ملا جس سے خیال هوتا هی کہ شاید اس ستوپے مین یہ کٹھرے بنائے هي نہین گئے تھے - مگر برخلاف اسکے بالائي کٹھرے کي منڈیر کا ایک پتھر جسپر نہایت خوبصورت نقش و نگار بنے هوئے هین ' اس ستوپے کے قریب هي (جانب جنوب) دستیاب هوا هی اور عجب نہین کہ اسي ستوپے سے تعلق رکھتا هو - یہ پتھر پانچ فیٹ سات انچ لمبا هی (مگر اس کا ایک سرا ٹوٹا هوا هی) ' اور اس کا بیروني رُخ کنول کے پھول پتون کي لہردار آرائش سے مزین هی جن کے درمیان جابجا پرند بیٹھے هوئے نظر آتے هین -

لئے اُنکا مفصل حال قلمبند کرنا محض تحصیل حاصل هی - لیکن ایک مرقع ' جو اس پھاٹک کے نیچے والے شہتیر کے روکار پر کندہ هی ' بڑے پھاٹکون کے مرقعون سے مختلف هی - اس مین غالباً اِندر دیوتا کي بہشت نَندن دکھائی گئي هی - وسط مین ایک شامیانے کے نیچے اِندر دیوتا تخت پر جلوہ افروز هی ' چارون طرف پریون کا جھرمت هی ' سامنے دریاے مندَاکنی بہ رها هی جو نَندن کو گھیرے هوے هی ' - شامیانے کے دائین بائین پہاڑ اور جنگل دیوتاؤن کي تفرج گاہ کا اظہار کرتے هین جو اسمین آرام کر رهے هین - تاج ستون کے اوپر والی مربع تھونیون کے قریب ' کونون مین ' دو ناگ راجہ اور اُنکے خادم سات پھنون والے سانپون کے اوپر بیٹھے هین - سنگتراش نے ان سانپون کے پیچ و خم دریا کے پاني کے ساتھ ملاکر شہتیر کے سرون تک پہنچاے هین اور وهان اُن چکرون مین ملا دئے هین جو سرون پر بنے هوے هین - مربع تھونیون پر پہلوان اور گھڑیال کشتي لڑ رهے هین ' - یہ تصویرین نہایت هي مناسب موقع اور موثر معلوم هوتي هین خصوصاً اسلئے کہ گھڑیالون اور سانپون کي دُمون کے پیچ وخم باهم بہت خوبي کے ساتھ ملائے گئے هین -

یہ حصے عہد گپتا کے چھوٹے سے مندر نمبر ۱۷ کے فرش سے (جو قریب ہی واقع ھی) کئي فیت نیچے جاتے ھین اور انکي تعمیر مین بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے ھین - عہد وسطي مین ان دیوارون کے وہ حصے جو موجودہ سطح زمین سے اوپر تھے ' چھوٹے چھوٹے صاف ترشے ھوئے پتھرون سے دوبارہ بنائے گئے تھے -

ستوپہ ھائے ۵ نمبر و ۷ وغیرہ

مذکورہ بالا ستوپون کو چھوڑ کر اور جس قدر ستوپے اس میدان پر واقع ھین وہ سب عہد وسطي کے بنے ھوئے ھین - ان مین سب سے بڑا ستوپہ نمبر ۵ ھی جو غالباً چھٹي صدي عیسوي کے قریب کي تعمیر ھی - اسکے جنوب مین اودے گري کے پتھر کي بني ھوئي کسي مجسمے کي ایک کُرسي رکھي ھی جو اپني ظاھري وضع قطع اور طرز ساخت سے ساتوین صدي کي بني ھوئي معلوم ھوتي ھی بُدّھ کے اُس مجسمے کے متعلق جو اس کرسي پر رکھا ھی وثوق کے ساتھ نہین کہہ سکتے کہ آیا اصل مین اسي کرسي پر رکھا گیا تھا یا نہین -

ستوپہ نمبر ۷ ' جو میدان کے جنوب مغربي گوشے مین ھی اور نیز ستوپہائے نشان ۱۲ تا ۱۶ جو مندر

سترپه نمبر ۶

اس رقبے مین زمانۂ قدیم کا بنا هوا صرف ایک اور ستوپه هی جو مندر نمبر ۱۸ کے مشرق مین واقع هی - اس کے بهراؤ مین مذکورہ بالا ستوپون کی طرح بڑے بڑے پتهر دئے هوئے هین جنکے درمیانی فاصلون مین چهوٹی چهوٹی کیلین بهردی گئی هین - یه بهرتی یقیناً مذکورہ بالا ستوپون کی هم عصر هی مگر روکار کی موجودہ چنائی مابعد کی هی اور بظاهر ساتوین یا آٹهوین صدی عیسوی مین اسوقت اضافه کی گئی تهی جبکه قدیم روکار بوسیدہ هوکر گرچکا تها - موجودہ چنائی مین چهوٹے چهوٹے صاف ترشے هوئے پتهر لگے هوئے هین اور مزید استحکام کی غرض سے کرسی اور بالائی عمارت کی تعمیر مین حاشیے بهی چهوڑے هوئے هین جو قدیم عمارات مین کهین نظر نهین آتے - عهد وسطی کے اکثر ستوپون کی طرح اسکی کرسی بهی مربع هی اور کچه زیادہ بلند نهین هی - ستوپے کے بهراؤ کے قدیم هونے کا ایک ثبوت یه بهی هی که جس چوک مین یه ستوپه واقع هی اسکی شمالی اور مغربی دیوارون کے زیرین حصے (۱) بهی بهت قدیم زمانے کے هین -

---

(۱) اب یه حصے نظر نهین آتے کیونکه کهدائی کو دوبارہ بهر دیا گیا هی -

کرسی دستیاب ہوئی جو عہد کشان کی ساخت ہی - اسکے روکار پر ایک تین سطر کا کتبہ اور کچھ ابھروان نقش کندہ ہین مگر افسوس کہ یہ کرسی ٹوٹی ہوئی ہی اور کتبے اور تصویرون کا قریباً نصف حصہ ضائع ہوچکا ہی (۱) - نقش کے موجودہ حصے مین بدھ کی ایک تصویر بنی ہوئی ہی جو چار زانو بیٹھا ہی اور اسکے بائین طرف دو عورتین ہاتھون مین ہار لئے کھڑی ہین - کتبے کا موجودہ حصہ حسب ذیل ہی (۲) :—

سطر ۱ — [بودھی] ستواسیا میتریاسیا پرتما پرتشتت [پتا]

سطر ۲ — سیا کتبنبے وش کلاسیے دیتر وشی

سطر ۳ — تنم ہت سکھارتھم بھواتو

---

(۱) اس کرسی کی عکسی تصویر محکمہ آرکیالوجیکل سروے کی سالانہ رپورٹ بابت سنہ ۱۳ - ۱۹۱۲ع حصہ اول (پلیٹ ۸ شکل ب) مین شائع ہوچکی ہی -

(۲) 1 [बोधी] सत्वस्य मैत्रेयस्य प्रतिमा प्रतिष्ट [पिता].
2. ... कुतुंबिनिये विषकुलस्ये धितु विष-
3. तम [म्] हि [त] सुख [ा] र्थं [म्] भवतु ।

نمبر ۱۷ کے قریب دو قطارون مین واقع هین سب
قریب قریب ستوپه نمبر ۵ هي کے هم عصر هین ٬
سب کي کرسیان مربع شکل کي هین اور انکے بهراؤ
مین مٹي اور ناتراشیده پتھر بهرے هوئے هین - مگر روکار
پر صاف ترشے هوئے پتھر لگے هین اور استحکام کي غرض
سے چارون طرف کسکے چھوڑے گئے هین - انمین سے
اکثر ستوپے تو بالکل ٹهوس هین مگر بعض کے اندر
" تبرکات " رکھنے کے چوکور خانے بهي بنے هوئے هین -
ستوپه نمبر ۷ مین کننگهم صاحب نے کهدائي کروائي
تهي مگر اسمین " تبرکات " نهین ملے - اس وقت
یه ستوپه پانچ فیٹ بلند هی اور اسکے چارون طرف
ایک شکسته چبوتره هی جسکو شامل کرنیسے ستوپے کي
کرسی ۲۹ فیٹ مربع هو جاتي هی - یه چبوتره
مابعد کا اضافه معلوم هوتا هی اور اسکے شمالی پہلو پر
ایک " چنکرم " یا روش کے اثار نظر آتے هین جو غالباً
چبوترے هي کي هم عصر هی - " چنکرم " کے مغربي
سرے پر دو گول ستوپے تهے *

ستوپه نمبر ۱۲ اس ستوپے کا " تبرکات کا خانه " کهدائي سے
قبل هي تباه هوچکا تها ٬ لیکن اسکی دیوارون کے ملبے
مین متهرا کے سرخ پتھر سے بنے هوئے ایک مجسمے کي

بنا پر بھی کہا جاسکتا ھی کہ یہ ستوپہ ساتوین صدی عیسوی کے قریب طیار ہوا ھوگا - اس ستوپے کی تعمیر کے وقت اوائل عہد گپتا کے کثیرالتعداد ستوپے شکست و ریخت کی حالت میں تھے اور معلوم ہوتا ھی کہ مجسمہ مذکور کو اُنھین میں سے کسی ایک ستوپے سے لے کر اور قابل احترام سمجھکر اس ستوپے میں رکھ دیا گیا - عہد وسطی میں قدیم مذھبی مجسمون کو (خواہ وہ سالم ھون یا شکستہ) نئے ستوپون میں دفن کرنے کا عام رواج تھا کیونکہ سانچی کے علاوہ سارناتھ سہیت مہیت اور اور قدیم مقامات میں بھی اس قسم کی مثالین ملی ھین -

کسی زمانے میں اہل بودھ کے دیگر مشہور ستوپون کی طرح سانچی کے ستوپۂ کلان کے گرد بھی مختلف جسامت کے بے شمار ستوپے بنے ہوئے تھے مگر معلوم ھوتا ھی کہ سنہ ۸۳ - ۱۸۸۱ع میں جب ستوپہ کلان کی ملحقہ زمین فرشی کٹھرے کے چارونطرف قریبا ساٹھ ساٹھ فیٹ صاف کی گئی اُس وقت بہت سے ستوپے تلف ھوگئے ' - چنانچہ جن ستوپون کا مفصل حال اوپر بیان ھوچکا ھی اُن کے علاوہ صرف

استوپه نمبر ۱۴ اس کتبے سے معلوم هوتا هی که یه کرسی میتریا بودهي ستوا کے کسی مجسمے کي هی - ستوپه نمبر ۱۴ کے اندر ایک مجسمه ملا جو (مذکوره بالا کرسي کي طرح ملبے مین پڑا هوا نهین بلکه) " تبرکات " کے خانے کي مغربي دیوار سے لگا هوا رکها تها اور اُسکے سامنے ایک اور دیوار حفاظت کی غرض سے بني هوئي تهی - یه مجسمه بدّهه کا هی جسکو دهیان (استغراق) کي حالت مین بیٹّها هوا دکهایا هی - مذکوره بالا کرسی کي طرح یه مجسمه بهي سرخ پتهر کا بنا هوا اور متهرا کي صنعت کا نمونه هی مگر چهرے کے خط و خال خصوصاً لب اور آنکهون کی ساخت ' بالون کے بنانے کا رسمي طریقه اور لباس کي ترتیب اور اُسکے شکن وغیره دکهانے مین جو قواعد ترسیم کي حد سے زیاده پابندي کي گئی هی ' یه سب باتین صاف ظاهر کر رهي هین که یه مجسمه عهد کشان کا بنا هوا نهین بلکه اوائل عهد گپتا کي یادگار هی - ستوپه نمبر ۱۴ مین رکهے جانیسے پیشتر هي یه مجسمه زمانے کي دستبرد سے بهت کچهه خسته هو چکا تها جس سے ثابت هوتا هی که ستوپهٔ مذکور نسبتهً بعد کے زمانے کي تعمیر هی اور بعض دیگر وجوه کي

تھي - پیالیوں کی اس سادہ ڈبیا میں ذرا سي یادگاري
ھڈي اور مٹي کے برتن کے چند شکستہ ٹکڑے ملے جن
کي مجلی سطح اور عمدہ اور سبک ساخت عہد موریا اور
عہد شنگا کے برتنوں سے ملتي جلتي ھی - اس قدیم
اور شکستہ برتن کا ایک ایسي ڈبیا میں ملنا جو خود بالکل
صحیح و سالم ھی ' نیز اُن اینٹوں کي کُہنگي جن سے
ستوپے کا وسطي حصہ تعمیر ھوا ھی ' اس خیال میں شک
و شبہ کي مطلقاً گنجائش نہیں چھوڑتے کہ یہ یادگاري
ھڈي ابتداءً کسي اور قدیم ستوپے میں رکھی گئي تھي
اور اوائل عہد گپتا میں ' جب وہ ستوپہ خراب و خستہ
ھوگیا ' تو اس چھوٹے ستوپے میں منتقل کردي گئی
جسکے اندر سے راقم اُلحروف کو دستیاب ھوئي - تبرکات
(یعني ھڈي کے ٹکڑوں) کو اس چھوٹے ستوپے میں
رکھتے وقت اُس شکستہ برتن کے چند ٹکڑے جس
میں وہ پہلے محفوظ تھے اور نیز قدیم عمارت کي چند
اینٹیں بھي اس ستوپے میں رکھ دی گئیں - ان
اینٹوں کي جسامت اور طرز ساخت سے ظاھر ھوتا ھی
کہ قدیم ستوپہ عہد موریا میں تعمیر ھوا تھا اگرچہ اب
اُس کي صحیح جائے وقوع معلوم نہیں ھوسکتي -

چند اور ستوپے اس وقت موجود ہیں - انمیں سے کچھ تو ستوپہ نمبر ۷ کے قریب واقع ہیں اور کچھ مندر نمبر ۳۱ کے سامنے ' جہاں ملبے کے وسیع انباروں نے ' جو اُنکے اوپر جمع ہو گئے تہے ' اُنکو محفوظ و مصوّن رکھا -

ستوپہ ہائے نمبر ۲۸ و ۲۹

مندر نمبر ۳۱ کے قریب جو ستوپے ہیں اُنمیں دو چھوٹے چھوٹے ستوپے (نمبر ۲۸ و ۲۹) ' جو اس مندر کي سیڑھیوں کے دونوں طرف واقع ہیں ' بالخصوص قابل ذکر ہیں - یہ دونوں ستوپے عہد گپتا کے بنے ہوے ہیں ' - ان کي کرسیاں بلند اور مربع شکل کي ہیں اور چنائي میں کسکے اور کارنس بنائے گئے ہیں جو اوائل عہد گپتا کي خصوصیات ہیں - دونوں ستوپوں کي ظاہري وضع قطع ایک سي ہی مگر اندرونی بناوٹ مختلف ہی - جو ستوپہ زینے کے مغرب کي طرف واقع ہی وہ سرتسر پتھر کا بنا ہوا ہی مگر مشرقي ستوپے کی اندروني بھرائی میں بڑي بڑي اینٹیں دبي ہوئی ہیں جو یقیناً کسي قدیم عمارت سے لي گئی تھیں - اینٹوں کی اس بھرتي کے وسط میں ' سطح زمین سے تین فیت بلند " تبرکات " رکھنے کا خانہ تھا جس میں مٹي کی ایک معمولي سي پیالي نیچے رکھی تھي اور ویسي هي ایک اور پیالي اُس کے اوپر ڈھکي ہوئي

غرض سے ، اسکے عمود کو کاٹنا چاھا تھا - مگر لاٹھ کا زیرین حصہ ابھي تک اپني اصلي جگہ پر قائم ھی ، عمود کے بڑے بڑے ٹکڑے اس کے قریب ھي پڑے ھین ، اور شیرون کي تصویر جو لاٹھ کے اوپر قائم تھي مندر نمبر ۱۷ کے سامنے رکھي ھی (۱) - مکمل حالت مین یہ لاٹھ بیالیس فیٹ بلند تھي - عمود شکل مین گول اسطوانہ نما ، کسي قدر مخروطي اور ایک ڈال پتھر کا بنا ھوا تھا - تاج ستون یا پرکالہ شکل مین جرس نما تھا ، اسکے اوپر ایک گول کرسي تھي جسپر چار شیر ببر پشت بہ پشت کھڑے تھے ، - اور اوپر سے نیچے تک تمام ستون کو نہایت عمدگي اور صفائي سے مکمل و مجلّے کیا گیا تھا - تاج کي کرسي پر ھني سکل (۲) کے چار پھول بنے ھوے ھین اور پھولون کے درمیان ایک ایک جوڑا راج ھنس کا بنا ھوا ھی جن سے شاید اھل بودھ کي جماعت مُراد ھی -

شیرون کي تصویرین بہت کچھ خستہ ھوگئي ھین مگر اس حالت مین بھي فن پیکر سازي کي بہترین

(۱) اب یہ شیر عجائب خانے مین رکھ دئے گئے ھین (مترجم)

(۲) Honey-suckle (زھر العسل)

باب ۶

وسطي رقبہ کے ستون اور لاٹھین

ستوپون کے علاوہ جو اور آثار ستوپہ کلان کے آس پاس ملتے ھین وہ ستونون اور مندرون کي شکل مین ھین - ستونون کي تعداد کسي زمانے مین بہت زیادہ ھوگي کیونکہ ستونون کے تاج اور عمودون کے بہت سے شکستہ ٹکڑے ملبے مین دستیاب ھوے ھین - لیکن ان مین سے اکثر ستون عہد گپتا کے بنے ھوے ' چھوٹے چھوٹے اور نہایت معمولي حیثیت کے ھین اور صرف پانچ ستون ایسے ھین جو قابل ذکر ھین :—

اشوک کي لاٹھ

ان ستونون مین سب سے قدیم اشوک کي وہ لاٹھ ھی جو ستوپہ کلان کے جنوبي پھاٹک کے قریب استادہ ھی - یہ خاصکر اس لئے دلچسپ ھی کہ اول تو اسکي ساخت نہایت اعلی ھی ' (۲) اسکے عمود پر چند شاھي منادات کندہ ھین اور (۳) یہ کہ ستوپۂ کلان کے زمانہ تعمیر کے تعین پر قابل قدر روشني ڈالتي ھی - کہتے ھین کہ زمانہ ھوا ایک مقامي زمیندار نے اس لاٹھ کو گرا کر ' ایکھ کے کولھو مین استعمال کرنے کی

PLATE X.

a. LIONS FROM THE SUMMIT OF ASOKA'S PILLAR.

b. STATUE FROM THE SUMMIT OF PILLAR 35.

مثال هین (پلیت ۱۰ - الف — Plate X, a)
دیکھئے ' ان کے جوش قوت کا اظهار کس خوبي سے
کیا هی اور آرائشي جزئیات کي ساخت مین ایک حد
تک قواعد تعمیر کي پابندي کي هی که ستون کي
عمارتي حیثیت کے ساتھ ایک قسم کي مناسبت پیدا
هوجائے - علاوه برین شیرون کے پٹھون کي مضبوط
نشو و نما اور آنکي ابھري هوئي رگون ' فولادي پنجون '
اور چھوٹي چھوٹي گھونگریالي ایالون کا پرزور طریق ساخت
بھي کچھ کم دلچسپ نہین هی - ا

اب اگر اِن شیرون کا ستوپۂ کلان کے جنوبي پھاٹک
کے شیرون سے مقابله کیا جاے تو زمین آسمان کا فرق
نظر آئیگا اور ایک هي نگاه مین اِن کي فوقیت ظاهر
هو جائیگي - یہان یه سوال پیدا هوتا هی که بارجودیکه
اس دو سو سال کے عرصے مین ' جو ان شیرون اور جنوبي
دروازے کے شیرون کي ساخت کے مابین حائل هی '
هندي صنعت نے نہایت سرعت کے ساتھ ترقي کي
هی پھر بھي لاٹھ کے شیرون کو اس قدر فوقیت کیون
حاصل هی - اس کا جواب یه هی که جنوبي پھاٹک
تو خالص هندي صنعت کي یادگار هی جس نے ابھي
بمشکل ابتدائي منزلین هي طے کي تھین اور اشوک

ئي لاٹھ ایراني یوناني صناعون کي دستکاري کا نمونه هی جنکي بے شمار نسلين صنعتي جد و جهد مين سرگرم رهي تهين - في الحقیقت لاٹھ کے هر خط و خال مين یهان تک که اس کتبه مين بهي جو اسپر کنده هی ، یوناني یا ایراني اثر صاف عیان هی -

یه بات تو زمانه دراز سے معلوم هی که اشوک کے منادات مين ایران کے اخمیني بادشاهون کے ان منادات کو پیش نظر رکها گیا هے جو کوه بیستون کي چٹانون پر یا دیگر مقامات پر کنده هین - لیکن ایران هي مين جرس نما تاج بهي ایجاد هوا - ایراني نمونون هی سے جو مرغاب کے میدانون ، اصطخر ، نقش رستم اور پرسي پولیس وغیره مين اب تک موجود هين ، موریائي ستونون کے صاف اور ساده عمود بهي نقل کئے گئے - اور ایران هی سے ، جهان اس فن کي بهت سي مثالين پرسي پولیس وغیره مين پائي جاتي هين ، اشوک کے کاریگرون نے پتهر کو ایسي نفیس جلا دینا بهي سیکها - علاوه برين سانچي کے اس ستون پر ، اور نیز اشوک کي دوسري لاٹھ (واقع سارناتھ) پر جو اس سے بهي زیاده شاندار اور خوبصورت هی ، بعض حیواني تصویرين بني هوئي هين جنکا ذمهدار تاریخ عالم کے اس زمانے مين صرف یوناني صنعت کا اثر هوسکتا تها اور یه معلوم کرنا

بظاهر اس مین بهی وهي احکام لکهے هوے معلوم هوتے هین جو سارناته اور کوشامبهي کے منادات مین هین - یه فرمان مذهب مین تفرقه اندازي کي سزا کے متعلق هی اور اس کا ترجمه حسب ذیل هی -

" بهکشوؤن اور بهکنیون کے لئے ایک طریق عمل مقرر کر دیا گیا هی - جب تک میرے بیٹے اور میرے بیٹون کے پوتے بر سر حکومت هین اور جب تک چاند اور سورج قائم هین ' هر اُس راهب اور راهبة کو جو سنگها مین تفرقه ڈالے مجبور کیا جائیگا که وه سفید لباس پهنے اور سنگها سے علیحده رهے - کیونکه میري خواهش کیا هی ؟ بس یهي که سنگها مین اتفاق رهے اور وه زمانهٔ دراز تک قائم رهے " -

جس ریتیلے پتهر کا یه ستون بنا هوا هی وه چُنار (۱) کے پهاڑ سے لایا گیا تها جو سانچي سے کئي سو میل کے فاصلے پر واقع هی - اور اشوک کے انجنیرون کي قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا هی جو چالیس فیٹ سے زیاده طویل پتهر کو ' جس کا وزن قریباً اتنے هي ٹن (یعني ۱۱۰۰ من کے قریب) هوگا ' اسقدر دور و دراز فاصلے سے یهان تک صحیح و سالم لے آے - اس مین شک نهین که اُنهون

(۱) ضلع اعظم گڑه - صوبجات متحده (E. I. Ry) - مترجم

خالي از دلچسپي نه هوگا که یه یوناني اثر بهي ایران هی کي راہ سے ' یا شاید یه کہنا زیادہ مناسب هی که ایران کے اُس حصے سے هندوستان پہنچا جو کسی زمانے مین صوبۂ باختر کہلاتا تها اور اُسوقت شاهان سلجوق کي حکومت سے آزاد هونے کي کوشش کر رها تها (۱) -

وہ شاهي فرمان جو اس ستون پر براهمي رسم خط مین کندہ هی اُس کا بیشتر حصه ضایع هوچکا هی - لیکن

---

(۱) ان ستونون کي تعمیر کے وقت یونانیون کي اوس طاقتور نو آبادي کو قائم هوئے ' جو سکندر اعظم نے باختر مین آباد کي تهي ' دو نسل سے کچھ هي زیادہ عرصه گزرا هوگا - یه یوناني ایك ایسے حصه ملك مین آباد تهے جو سلطنت موریا کي عین دهلیز پر واقع تها اور جہان هندوستان ' ایران ' اور وسط ایشیا کي تجارتي شاهراهین آکر ملتي تهین - اور چونکه یه لوگ مغربي ایشیا کي تهذیب کے بڑے بڑے مرکزون سے باخبر اور خلط ملط رهتے تهے اسلئے ضرور هی که یوناني صنعت اور تہذیب کو هندوستان تک پہنچانے مین انهون نے معتدبه حصه لیا هو - في الحقیقت تمام شهادتون سے ' خواہ وہ جغرافیائي حالات پر مبني هون ' یا اُن سیاسي اور تجارتي تعلقات پر جو هندوستان اور مغربي ایشیا کے درمیان قائم تهے ' یا ایراني اور یوناني صنعتون کي خوش آیند آمیزش پر جو ان آثار مین نظر آتي هی ' غرض سب سے یهي ثابت هوتا هی که جن صناعون نے یه یادگارین تعمیر کي تهین وہ غالباً باختر هي سے مستفیض هوے تهے -

گرد اُس مقام پر بنا ہوا ھی جہان عمود کا مصفیٰ حصہ ختم اور کھردرا حصہ شروع ھوتا ھی - ستون کے قیام کے وقت یہ فرش سطح زمین کے برابر تھا لیکن آجکل پتھر کے اُس شکستہ فرش سے ' جو موجودہ سطح زمین پر لاٹھ کے آس پاس نظر آتا ھی ' قریباً چار فیٹ نیچے ھی - ان درنون فرشون کے درمیان تین اور فرش ملے ھین جنکے درمیانی فاصلون مین ملبے کی مختلف مقدار ملتی ھی - اب جو شخص ھندوستان کے قدیم مقامات کی کھدائی سے کماحقہ ' واقفیت رکھتا ھی وہ بخوبی سمجھ سکتا ھی کہ ملبے کا یہ انبار (جو چار فیٹ گہرا ھی اور جسمین تین فرش بھی بنے ھوے ھین) ایک صدی سے کم عرصے مین جمع نہین ہوا ھوگا بلکہ اغلب یہ ھی کہ اس عمل کی تکمیل مین اس سے بھی زیادہ وقت صرف ھوا ھو - پس پتھر کا فرش (جو موجودہ سطح زمین پر نظر آتا ھی کسی طرح بھی) دوسری صدی قبل مسیح کے نصف ثانی سے پیشتر کا نہین ھوسکتا اور چونکہ یہ فرش ستوپہ کلان کے سنگی روکار اور فرشی کٹہرے کا ھم عصر ھی اسلئے ظاھر ھی کہ اس روکار کی چنائی بھی دوسری صدی قبل مسیح کے نصف ثانی ھی مین عمل پذیر ھوئی ھوگی -

نے دریائي وسائل بار برداري سے فائدہ اٹھایا ہوگا اور برسات میں دریاے گنگا ، جمنا ، اور بیتوا میں ستون کو کشتیوں پر لاے ہونگے - پھر بھی اسقدر وزني پتھر کو کشتیوں پر منتقل کرنا ، اور پھر سانچي کی بلند اور ڈھلوان پہاڑي کی چوٹي پر پہنچانا ، ایسا دشوار کام ھی کہ قابل سے قابل انجنیر بھي اسکی تکمیل پر بڑا فخر کر سکتا ھی -

اب رھی وہ شہادت جو یہ لاٹھ ستوپہ کلاں کے سنگي روکار اور اُسکے فرشي کٹھرے کي تاریخ تعمیر کے متعلق مہیا کرتي ھی ، سو وہ اُن قدیم فرشوں پر مبني ھی جو دوران حفریات میں اس لاٹھ کے اور ستوپہ کلاں کے گرد آشکار ہوے تھے - خود لاٹھ کي بنیاد موجودہ سطح زمین سے بارہ فیٹ نیچے چٹان پر قائم ھی - پہلے آٹھ فیٹ تک اسکا عمود قریباً مدور اور نیم تراشیدہ اور بڑے بڑے پتھروں کی مضبوط بھرتی میں جمایا ہوا ھی - ان پتھروں کو اپني جگہ پر قائم رکھنے کي غرض سے بنیاد کے چاروں طرف بھاري بھاري دیواریں بنائي گئي تھیں جنکا سطحي نقشہ قریب قریب مستطیل شکل کا ھی اور دیواروں اور بھرائي کے پتھروں کے اوپر " بجري " اور چونے کا چھہ انچ موٹا فرش ستون کے

تاج کو شامل کرکے ستون کي ارنچائي پندرہ فیت ایک انچ (۱) اور بنیاد کے قریب اس کا قطر ایک فت چار انچ هی - نیچے سے ساڑھے چار فیت تک ستون هشت پہلو شکل کا هی اور اس سے اوپر سولہ پہل - هشت پہلو حصے کے تمام ضلعے مسطح هین لیکن بالائي حصے کے زائد آٹھ پہلو مذمن کے کونون کو مجوف تراش کر بنائے گئے هین جس سے هر تیسرا پہلو مقعّر یعني کسي قدر گہرا هوگیا هی - ستون کے پہلوون کي یہ مقعّر ساخت ، اور دو مختلف الشکل حصون کے مقام اتصال پر گوشون کي مخصوص تراش ، اور آنکي تکمیل کا دلنشین طریق ، دوسري اور پہلي صدي قبل مسیح کے طرز کي خصوصیات سے هین اور جہان تک همین علم هی بعد کي سنگتراشي مین نہین پائي جاتین -

ستون کے عمود کا مغربي حصہ ضائع هو چکا هی مگر اسکي چوٹي پر وہ چول اب تک موجود هی جس پر تاج یا پرکالہ قائم کیا گیا تھا - یہ پرکالہ حسب معمول جمشیدي طرز کا بنا هوا هی ، اسکے " دوش " سے کنول کي پتیان لٹک رهي هین ، - " گردن " پر پہلے " ڈوري نما "

(۱) یعني اگر قدیم سطح زمین سے ناپا جاے -

M-2

ستون نمبر ۲۵

تاریخي ترتیب کے لحاظ سے اب هم اُس ستون کا تذکرہ کرتے هین جس کو نقشے مین نشان (25) سے ظاهر کیا گیا هی - یہ ستون دوسري صدي قبل مسیح مین اُس زمانے کے قریب طیار هوا تها جس وقت بیس نگر کا ستون " کهام بابا " نصب کیا گیا اور میسي اور دیگر مصنفین کا یہ خیال محض غلط هی کہ یہ عہد گپتا کي یادگار هی -

ستون کے جنوبي پہلو پر ' سطح زمین سے چهہ فیت بلند ' عهد وسطي کے ایک کتبے کے چند حروف نظر آتے هین اور جنوب مغربي پہلو پر ' کرسي کے قریب ' سنکہ (۱) کے نمونے کي کچهہ متي هوئي سي عبارت کندہ هی - یہ دونو کتبے ستون کے نصب هونے سے بہت بعد اُس پر لکهے گئے تهے ' اسلئے ان سے اُسکے زمانۂ تعمیر کا کچهہ پتہ نہین چلتا - لیکن ستون کی طرز ساخت اور اُسکي سطح کی تراش و تکمیل وغیرہ سے صاف پایا جاتا هی کہ وہ عہد شُنگا کے قریب طیار هوا تها -

(۱) Shell characters - ایک قسم کا رسم خط جو آج تک کسي سے پڑها نہین گیا - اسکے حروف بہت پیچ در پیچ اور کسي قدر سنکہ سے مشابہ هوتے هین - ان کتبون کي زبان غالباً سنسکرت هی اور کننگهم صاحب کا خیال هی کہ یہ خط غالباً ساتوین یا آتهوین صدي عیسوي کے قریب رائج تها ' (مترجم)

اور یہ ٹکڑے ایسي بري طرح توٹے ھیں کہ انکے جوڑ ملا کر ستون کو پھر سے درست کرنا ممکن نہیں - عمود کے حصۂ زیرین پر' جو ابھي تک اپني اصلي جگہ قائم ھی' شمالمغربي جانب ایک شکستہ سي تحریر عہد گپتا کے حروف مین کندہ ھی جس مین لکھا ھی کہ یہ ستون کسي " وِھار سوامي " (یعني خانقاہ کے سردار) نے بنوایا تھا جو " گوشور سنہابل " کا بیٹا تھا - عہد گپتا کے دوسرے ستونون کي طرح اس ستون کي کرسي بھي شکل مین مربع اور سطح زمین سے ایک فٹ دو انچ اوپر نکلی ھوئي تھي اور اسکے گرد ایک چھوٹا سا چوکور چبوترہ بنا ھوا تھا -

اس ستون کا شیر والا تاج' اس تاج کی کمزور اور بھدي سي نقل ھی جو اشوک کی لاٹھ پر قائم تھا - صرف جزئیات مین کسی قدر اختلاف ھی اور شیرونکے اوپر ایک چکر بڑھا دیا گیا ھی - جزئیات کا اختلاف ایک تو " ڈوري " کی آس آرائش مین نظر آتا ھی جو " گردنہ " پر بني ھوئي ھی اور جس کو خلاف معمول چند اکھري رسیون کے گرد ایک چوڑا فیتہ لپیٹ کر ظاھر کیا گیا ھی - اور دوسرے آن تصویرون

آرائش اور اوپر "دانه ولوز" کي کنده کاری هی ' - گردن کے اوپر ایک مربع کرسي هی جسکے چارون طرف کٹهرے کا نقشه منبت هی ' - اور کرسي پر غالباً شیر کا مجسمه قائم تها جو اب ضائع هو چکا هی -

ستون نمبر ۲۶

تیسرا ستون (نشان 26) مذکورہ بالا ستون سے کسي قدر شمال کو واقع هی اور آغاز عهد گپتا کا بنا هوا هی - یه ستون طرز ساخت کے علاوہ اپنے پتهر کي غیر معمولي نفاست اور رنگ کے باعث بهي اس مقام کے دوسرے ستونون سے امتیاز رکهتا هی - اودےگري کے پهاڑ سے جو پتهر عموماً نکلتا هی اُس کي به نسبت یه زیاده سخت هی اور رنگ بهي قدرے بهورا زردي مائل هی جس مین کهین کهین فالسئی رنگ کے دهبے اور دهاریان بهي هین - سانچي مین اس قسم کا پتهر صرف عهد گپتا کے آثار مین پایا جاتا هی -

یه ستون بائیس فیٹ چه انچ بلند اور صرف دو پتهرون کا بنا هوا تها ' - ایک سے مربع کرسي اور اسطوانه نما عمود تراشا گیا تها اور دوسرے سے گهنٹه نما تاج ستون ' گردنه ' اور ' شیر اور اُنکے اوپر کا چکر - لیکن افسوس هی که ستون کا عمود ٹوٹ کر تین ٹکڑے هوگیا

طریق تکمیل ' الغرض تمام خط و خال عہد گپتا کي صنعت کا صحیح نمونہ پیش کرتے ھین -

ستون کے عمود کا اکثر حصہ ضائع ھوچکا ھی مگر حصہ زیرین ابھي تلک اپني اصلي جگہ پر قائم ھی ' - بنیاد بالکل صحیح و سالم ھی ' ستون کے گرد جو چبوترہ بنا ھوا تھا اُسکا نقشہ صاف نظر آتا ھی ' اور تاج اور وہ مجسمہ جو اسکے اوپر قائم تھا دونون نسبتاً اچھي حالت مین محفوظ ھین - عمود کا موجودہ حصہ نُو فیٹ بلند ھی جس مین سے اوپر کا تین فیٹ دس انچ کا ٹکڑا مدوّر اور صاف سُتھرا بنا ھوا ھی - باقي حصہ جو اصل مین ستون کي کرسي کا کام دیتا تھا شکل مین مربع ھی اور نیم تراشیدہ سا ھی - عہد گپتا مین دستور تھا کہ ایسے ایک ڈال پتھر کے ستونون کي کرسیان مربّع رکھتے تھے اور عہد موریا مین ' (جہان تلک مجھے علم ھی) ' ھمیشہ گول بنایا کرتے - علاوہ برین عہد موریا کے جتنے ستون اسوقت تلک دریافت ھوئے ھین اُنکي امتیازي خصوصیت یہ ھی کہ اُنکي سطح نہایت صاف اور ھموار ازر اُسپر نہایت چمکدار جلا ھوتي ھی ' حالانکہ ستون زیر بحث کي سطح اس قسم کی جلا سے بالکل معرّا ھی -

مین جو تاج کي مدور کرسي کے رُخ پر بني هوئي هين - ان تصويرون مين مختلف قد و قامت کے پرند اور کنول کے پهول نهايت بے ترتيبي کے ساته بنے هوئے هين اور ان کي ساخت مين اُس توازن اور تناسب کا لحاظ نهين کيا گيا جو قديم هندي صنعت کي خصوصيت تهي - جنوبي پهاٹک کے بهدّے مضحکه انگيز شيرون کی مانند ان شيرون کے بهي هر پنجے مين پانچ پانچ ناخن بنے هوئے هين اور ديگر امور مين بهي ان کي بناوٹ مين مشابهت بالاصل اور صنعتي مراعات کا بهت هي کم لحاظ رکها گيا هی -

ستون نمبر ۳۵ ستوپۂ کلان کے شمالي پهاٹک کے قريب جو ستون استاده هی ، وه بهی عهد گپتا هي مين تعمير هوا تها - اس ستون کي نسبت (زمانۂ حال کی تصنيفات مين) اکثر بيان کيا گيا هی که اشوک کي لاٹه کا جواب اور اُسکا هم عصر هي - ليکن اسکے سرسري معاينے سے هي واضح هو جائيگا که اسکو عهد موريا سے منسوب کرنا سخت غلطي هی - حقيقت يه هی که اس ستون کي طرز ساخت ، اسکے اجزاء کي ترتيب ، اور اُن کا اصطلاحي

ستون کا جمشیدي تاج اور اُسکے اوپر کي مربع کرسي جو کٹھہرے کے ابھروان نقش سے آراستہ هی ' درنون ایک پتھر سے تراش کر بنائے گئے هین - یہي کیفیت اُس مجسمے کي هی جو کننگھم اور میسي کو اس تاج کے قریب پڑا هوا ملا تھا اور اصل مین غالباً اس ستون کے اوپر قائم تھا (دیکھو پلیٹ ۱۰ - ب - (Plate X,b - یه مجسمه (وجرا پاني) بودھي ستوا کا هی جو ایک سادہ دھوتي باندھے کھڑا هی - اسکے هاتھون مین کنگن ' کانون مین مرکیان ' گلے مین جڑاؤ هیکل اور سر پر مرصع پگڑي هی - پُشت اور شانون پر گھونگریالے بال اور بالون کے نیچے پیٹھ پر دو فیتون کے سرے لٹک رهے هین - تصویر کي ایک دلچسپ خصوصیت وہ هاله هی جس کے کنارے کے گرد مساوي فاصلون پر بارہ چوٹے چھوٹے

[فوٹ نوٹ بسلسله صفحه گذشته]

ان اعداد کے ساتھ چندرا کي لوهے کي لاٹھ (واقع قطب ' دهلي) کے تجزیه کا مقابله کرنا خالي ار دلچسپي نه هوگا جو ذیل مین درج هی :—

کاربن	سلفر	سلیکن	فاسفورس	میگنیز	لوها
.08	.006	.046	.111	ندارد	99.72

اب رهي اس ستون کي بنياد (جو ایک مضبوط چار ديواري کے بیچ مین بهاري بهاري پتهر جماکر بنائي گئي هی) ' سو همارے پاس ابهي اور مقامات سے اتنا کافي مصالحہ جمع نہین هوا هی که اسکو زمانۂ تعمیر کے تعین کا صحیح اور معتبر معیار قرار دے سکین ' تاهم اتنا ضرور هی که اشوک کی لاٹھ کي نسبت اس ستون کی بنیاد کا نقشه زیاده صاف اور باقاعده هی - علاوه برین اس ستون کي کرسي کے گرد جو پتهر کا چبوتره بنا هوا تها اُس کا نقشه اور طرز تعمیر عهد گپتا کے مخصوص طرز کے مطابق هی اور وه لوهے کے فانے جو ستون مذکور کو صحیح عمودي حالت مین قائم رکھنے کي غرض سے اِسکے نیچے دئے هوئے هین اُن کے کیمیاوي امتحان سے بجنسه وهی اجزاء برآمد هوئے هین جو عهد گپتا کي دیگر آهني اشیاء کے تجزیه سے (۱) -

---

(۱) اس تجزیه کے لئے مین سُر رابرٹ هَیڈ فیلڈ (Sir Robert Hadfield.) کا ممنون هون - اسکے اعداد حسب ذیل هین :—

کاربن	سلفر	سلیکن	فاسفورس	مینگنیز
.05	.09	.009	.303	.09

انمین سے ایک تکڑے مین جرس نما تاج بنا ہوا ہی جسکے اوپر (گردن پر) ڈوری نما آرائش اور نیچے عمود کا ایک قلیل حصہ ہی - دوسرے تکڑے مین ایک گول کرسی بنی ہوئی ہی جسکے اوپر شیر کا مجسمہ قائم ہی - ان چیزون کی صنعت سے صاف ظاہر ہی کہ وہ عہد گپتا کی بنی ہوئي ہین لیکن اگر ان کا اسي زمانے کي اور یادگارون سے مقابلہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ انکي ساخت بہت بھدي اور ناتراشیدہ ہی اور دوھرا تاج تو بالکل ہی ناموزون اور نہایت ھي ادنی درجے کي صنعت کا نمونہ ہی -

سوراخ بنے هوئے هين - ظاهر هی که اپني موجوده حالت مين يه هاله مجسمے کے قد و قامت کے لحاظ سے بهت چهوٹا هی ' - اور معلوم هوتا هی که کنارے کے سوراخ ' هالے کے گرد شعاعين لگانے کے لئے بنائے گئے تهے جو غالباً ملمّع شده تانبے کي تهين اور باقي تمام تصوير پر شايد سنهري يا کوئی دوسرا رنگ کيا گيا تها - کننگهم اور ميسي کے اس بيان مين که يه مجسمه اس ستون کے اوپر استاده تها ' مجهے شک و شبه کي قطعي گنجائش نظر نهين آتي اور جو شخص هندي سنگتراشي کي تاريخ سے واقفيت رکهتا هی وه بغير کسي مزيد دليل کے تسليم کريگا که مجسمهٔ مذکور عهد گپتا کي يادگار هی -

ستون نمبر ۳۴ — پانچوان اور آخري ستون نمبر ۳۴ هی جو کسي وقت ستوپه کلان کے مشرقي پهاٹک کے (جنوبي) پهلو مين قائم تها - جنرل ميسي نے اپني کتاب مين اس ستون کی ايک تصوير اُس وقت کي دي هی جب وه سنه ۱۸۵۱ع مين بالکل صحيح و سالم کهڑا تها - اب اسوقت اصلي جگه پر تو اس ستون کا کوئي نشان نهين ملتا مگر اُس ملبے مين جو ستوپهٔ کلان کے گرد جمع هو گيا تها اسکے دو ٹکڑے دستياب هوئے هين -

اب همارے پاس اس امر کی تحقیق کا کوئی ذریعہ نہیں کہ کھڑکیاں کس طرح ترتیب دی گئی تھیں ' اُنکی پیمائش کیا تھی اور وہ تعداد میں کتنی تھیں ' - لیکن یہ قیاس کچھ زیادہ غلط نہ ہوگا کہ پہلو کی ہر دیوار میں آٹھ آٹھ اور پشت کی دیوار میں شاید چار کھڑکیاں تھیں جو ایک دوسرے سے مساوی فاصلوں پر بنی ہوئی تھیں - قوس کی اندرونی اور بیرونی دیواریں حسب معمول پتھر کی ہیں ' اُنکی چنائی خشک اور عہد وسطی کے اُن ستونوں سے ملتی جلتی ہی جن کا ذکر پہلے آچکا ہی - وسطی کمرے کے قدیم ستون اور نیم ستون سب سترہ سترہ فیٹ لمبے اور چوکور مگر اوپر کی جانب ذرا گاؤدم ہیں اور ہر ستون ایک ڈال پتھر کا بنا ہوا ہی - انکے زیریں حصے زمین میں گڑے ہوئے نہیں ہیں بلکہ اوپر ہی پتھر کی سلوں پر قائم کئے گئے ہیں جو خود بھی کچھ ایسی مضبوط اور پایدار نہیں ہیں - معلوم ہوتا ہی کہ اس عمارت کے مہندس کو اعتماد تھا کہ چھت کے چوبی شہتیر ان ستونوں کو ایک دوسریکے ساتھ اسطرح مربوط کر دینگے کہ یہ اپنی جگہ پر بخوبی قائم رہ سکینگے - اسمیں شک نہیں کہ جب تک

باب ۷

وسطي رقبے کے مندر

مندر نمبر ۱۸

وسطي رقبے پر جو چند مندر بنے هوئے هین اُنمین دلچسپي اور شان و شوکت کے لحاظ سے مندر نمبر ۱۸ ' جو ستوپه کلان کے جنوبي پهاٹک کے سامنے ایک پست سی کرسي پر واقع هی ' سب سے اهم هی (دیکهو پلیٹ ۱۱ - الف - (Plate XI,a - اس مندر کا سطحي نقشه ' جو کهدائي کرنیسے آشکار هوا هی ' اُن چَیتیا مندرون کے نقشے سے مشابه هی جو کارلي اور دیگر مقامات کے پهاڑون مین چٹانون کو تراش کر بنائے گئے تهے - فرق صرف یه هی که پهاڑون مین ترشے هوئے مندرون کے قوسي ضلع کے گرد ستون هوتے هین اور اِس مندر مین ستونون کي بجائے ایک دیوار بني هوئي هی - اس اختلاف کي وجه یه هی که یه عمارت چارون طرف سے کهلي تهي اور اس لئے اس کے اندر روشني پهنچانے کا انتظام بیروني دیوار مین کهڑکیان بنا کر کیا جاسکتا تها - اس دیوار کا موجوده حصه اندروني فرش کي سطح سے کچهه کم دو فیٹ بلند هی اس لئے

کئے گئے نیز اُن قدیم عمارات کے کھنڈرون سے جو موجودہ مندر سے قبل اس مقام پر تعمیر ہوئي تھین ' اس تاریخ کي بخوبی تائید و تصدیق ہوتي ہی - ما بعد کے اضافون مین ایک تو پتھرونکي وہ بھرائي ہی جو گول کمرے کے اندر ملي ہی اور دوسرے اندرونی دروازے کي سنگی چوکھت جس کا شرقي بازو چند سال قبل تلک اپني جگہ قائم تھا مگر اب زمین پر پڑا ہوا ہی - چوکھت کے اس بازو کي ساخت مین جو پتھر استعمال ہوا ہی وہ اندروني ستونون کے پتھر سے بالکل مختلف ہی اور اسپر کچھ ابھروان تصویرین بني ہوئی ہین جنکي طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہی کہ یہ بازو دسوین یا گیارھوین صدي عیسوي مین طیار ہوا تھا -

کسي زمانے مین گول کمرے کے اندر ایک ستوپہ بنا ہوا تھا جس کے کھنڈر سنہ ۱۸۵۱ع مین جنرل میسي نے دریافت کئے تھے - اس کھنڈر مین سنگ صابون کي ایک شکستہ ڈبیا ملي تھي اور قیاس یہ ہی کہ اس ڈبیا مین کبھي تبرکات رکھے ہوئے تھے - معلوم ہوتا ہی کہ یہ ستوپہ گول کمرے مین عقبي دیوار کے بالکل قریب بنا ہوا تھا اور مندر کي دیوارون کي طرح

شہتیر موجود رہے یہ ستون بھي اپني جگہ پر قائم رہے لیکن شہتیرون کي شکست و ریخت کے بعد مغربي جانب کا نیم ستون اور شمالمغربي کونے کے تین ستون تو بالکل گرگئے اور باقي خطرناک طور پر مختلف اطراف مین جھک گئے اور اگر ان کے اوپر پتھر کي بھاري بھاري سردلین نہ ہوتین تو کب کے گرگئے ہوتے -

وہ دلچسپ اور عجیب و غریب نقش جو ان ستونون کے چارون پہلوؤن پر کندہ ہی اور بظاہر نامکمل حالت مین چھوڑا ہوا معلوم ہوتا ہی ساتوین صدي عیسوي مین سانچي کے صناعون کا منظور نظر تھا اور اس زمانے کی اور عمارات مین بھی پایا جاتا ہی جو سانچي سے نہایت دور دراز مسافت پر واقع ہین ، مثلاً دکن مین بمقام الورا اور احاطہ بمبئي مین بمقام ایہولی (ضلع دھاروار) ، لیکن جہانتک مجھے علم ہی ساتوین صدي سے بعد کی کسي عمارت مین یہ نقش نظر نہین آتا - پس ان ستونون سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ یہ مندر تخمیناً سنہ ۶۵۰ع کے قریب تعمیر ہوا تھا ، - اور بعض دیگر شواہد سے بھي ، خصوصاً دیوارون کي طرز تعمیر سے ، اور اُن اضافون سے جو اس عمارت پر بعد مین

ساتوین یا آٹھوین صدي عیسوي کے حروف مین بودھ مذھب کا کلمہ منقوش ھی - اوپر والي مہر یا تو گول ھی یا بیضوي شکل کي ھی اور اُس مین بھي یہ کلمہ لکھا ھوا ھی -

اس مقام کی قدیم عمارات

اس مندر یا چیتیا ھال کي تاریخ تعمیر کا ذکر کرتے ھوئے مین نے اشارہ کیا تھا کہ اسکي تعمیر سے قبل اس مقام پر کچھ قدیم عمارات بني ھوئي تھین - ان عمارات کے بقیہ آثار مین حسب ذیل چیزین ملتي ھین :— (۱) گول کمرے کے موجودہ فرش کے نیچے چند اور قدیم فرش جنکو ملبہ کي تھین ایک دوسرے سے جدا کرتي ھین (۲) اُن دیوارون کے نیچے جو گول کمرے اور بغلي رستون کے عقب مین ھین چند قدیم دیوارون کي بنیادین اور (۳) چار دیواري کے گرد مضبوط پشتے کي دیوارین جو عہد موریا کي بني ھوئی ھین -

قدیم فرش تعداد مین تین ھین اور اگر سانچي کے دیگر آثار کے حالات سے اندازہ کیا جائے تو سب سے اوپر والا فرش (جو چونے اور کنکر کا بنا ھوا ھی)

اسکي بنياد بهي کچه ايسي گهري نه تهی کيونکه اب اس کا کهين نشان بهي نهين ملتا -

چهوٹي چهوٹی قديم اشياء جو اس چيتيا مندر سے برآمد هوئين اُنمين صرف (پخته) مٹي کي چند چهوٹي چهوٹي تختيان قابل ذکر هين جو ساتوين يا آٹهوين صدي عيسوي کي بني هوئي هين اور گول کمرے کے مشرق مين جو بغلي رسته هی اُسکے فرش پر اکٹهي ايک هي جگه پڑي هوئي ملي تهين - يه تختيان مختلف ناپ کي هين مگر نمونه قريب قريب ايک هي هی يعني هر تختي پر دو مُهرين ثبت هين اور کنارے صدف نما آرائش سے مزين هين - نيچے والي مهر ذرا بڑي اور شکل مين پيپل کے پتے سے مشابه هی اس مين بدهه کی ايک تصوير بني هوئي هی جو بهومي سپرسا (۱) وضع مين کنول کے تخت پر بيٹها هی - بدهه کے سر کے قريب دونون طرف دو ستوپے هين اور نيچے جسم کے دونون طرف

(۱) (भूमि स्पर्श मुद्रा) يعني بدهه چار زانو بيٹها هی اور دائين هاته سے زمين کي طرف اشاره کر رها هی (مترجم)

دور تك بني هوئي هی - بات یه هی که میدان مرتفع کے اس پہلو پر پہاڑي کي سطح یکایک جنوب کي طرف ڈھالو هو گئي هی اسلئے عہد موریا کے معمارون کو اپني عمارتون کے لئے ایک هموار کرسي حاصل کرنے کي غرض سے بھاري بھاري پشتے کي دیوارین بنانی پڑین جنکے درمیاني خلا کو بعد مین مٹي اور بڑے بڑے پتھر بھر کر مسطح کرلیا گیا - یه دیوارین دو اور تین فیٹ کے درمیان موٹي ' بارہ تیرہ فیٹ اونچي اور اسي قسم کے نیم تراشیدہ پتھرون کي بني هوئي هین جیسے بعد کے زمانے مین ستوپۂ کلان کی توسیع کے وقت استعمال کئے گئے - معلوم هوتا هی که پشتے کي وہ دیوار ' جو اس هال کے پاس جنوب مین واقع هی ' دباؤ کے مقابلے کے لئے ناکافي ثابت هوئی کیونکه اسکي بیروني جانب تھوڑے هی زمانے کے بعد ایك اور دیوار تعمیر کي گئي اور دونون کے درمیاني خلا کو انگھڑ پتھرون سے بھر دیا گیا - اس دوسري دیوار کي بنیاد بھی چٹان هي پر رکھي گئي هی ' موٹائي چار فیٹ سے کچھ زیادہ هی اور بیروني جانب کگر چھوڑے هوئے هین - اس دیوار کا بالائي حصه ضائع هوچکا هی اس لئے

پانچوین یا شاید چھٹي صدي عیسوي سے تعلق رکھتا ھی ' اس سے نیچے والا پہلي یا دوسري صدي قبل مسیح سے اور تیسرا یعني سب سے نیچے والا فرش عہد موریا سے منسوب کیا جاسکتا ھی (۱) - بجري کے اُس قدیم فرش کي مانند جو اشوک کي لاٹھ کے گرد بنا ھوا ھی ' اس زیرین فرش کے نیچے بھي پہلے چٹان کي سطح تک گول گول پتھر جمائے گئے ھین جو گویا اسکي بنیاد کا کام دیتے ھین ' - لیکن چونکہ یہ فرش ایک مسقف عمارت کے اندروني حصے مین بنایا گیا تھا اس لئے ان پتھرون کے اوپر موتي موتي بجري بچھانے کي بجائے صرف تھوڑي سي مٹي ڈال کر خوب کوٹ دي گئي اور اسکے اوپر چونے کا صندلہ کردیا گیا - جس زمانے سے اس زیرین فرش کا تعلق ھی اُسي زمانے کي وہ پشتے کي دیوارین بھي ھین جو اس چیتیا کے مشرق ' جنوب ' اور مغرب مین نظر آتي ھین اور نیز وہ دیوار جو اسکے مغرب مین وسطي سطح مرتفع کے جنوبي کنارے کے ساتھ ساتھ

(۱) جس کھدائي مین یہ فرش آشکار ھوئے تھے اُس کو دوبارہ بھروا دیا گیا ھی -

اگلے حصے کے نیچے واقع ھی ' لیکن اصل میں مصنف
ھذا سے پہلے کسی اور محقق نے اسکو آشکار کیا تھا
اور چونکہ اسکے متعلق کوئی تحریر نہیں ملتی
اس لئے اس کا تصفیہ مشکل ھی کہ جس جگہ یہ چوکا
همین ملا وھی اِسکی اصلی جگہ بھی تھی یا نہیں -
علاوہ بریں اسکی ظاھری وضع قطع سے یہ پتا لگانا بھی
دشوار ھی کہ اس سے کیا کام لیا جاتا تھا ' لیکن
پتھر کی خاص قسم اور چَوکے کی طرز ساخت سے
ایسا پایا جاتا ھی کہ وہ غالباً عہد وسطی کا بنا ھوا ھی -

مندر نمبر ۱۷ دوسرے باب میں ' جہاں ھندی صنعت کے
ارتقاء کا ذکر کیا گیا ھی ' یہ بیان ھوچکا ھی کہ
گپتائی صنعت کی اصلی خصوصیت اُسکا ذوق
سلیم کے موافق ھونا ھی جسکو دیکھ کر یونان کی
بہترین صنعت کا نقشہ آنکھوں میں پھر جاتا ھی - اس
خصوصیت کے اظہار کی عمدہ مثال وہ چھوٹا سا مندر
ھی جو چَیتیا ھال نمبر ۱۸ سے چند قدم مشرق کو
واقع اور پانچویں صدی عیسوی کے آغاز کا تعمیر
شدہ ھی -

یہ مندر نہایت سادہ ھی اور اس میں صرف

اب یہ اندازہ نہیں ہو سکتا کہ آیا اونچائي مین پہلی دیوار کے برابر ھي تھي یا کچھ کم و بیش -

جس مقام پر میدان مرتفع کے جنوبي ضلع کي پُشتے کي دیوار اُس محافظ دیوار سے ' جو ھال کے مغربي پہلو مین واقع ھی ' زاویۂ قائمہ بناتي ہوئي کر ملي ھی ' وھان ملبے کا ایک عظیم انبار جمع تھا جس کا اکثر حصہ ضرور اُس اوپر والے چبوترے سے گرا ھوگا جسپر موجودہ ھال واقع ھی - اس ملبے کے اندر سے ' تہ کے قریب ' پختہ مٹي کے بہت سے کھپرون کے علاوہ پتھر کا ایک شکستہ پیالہ بھی دستیاب ھوا جو قدیم صنعت کي ایک نفیس یادگار ھی - یہ کھپرے غالباً موریا عمارت کي چھت سے گرے ھونگے جسکي بنائے فوقاني ' اُس زمانے کي دیگر عمارات کي طرح ' غالباً لکڑي کي تھي -

ھال یا مندر کے مدوّر حصے کے سامنے ایک بڑا چوکور پتھر رکھا ھی جو چار فیت مربع اور بیچ مین (اوکھلي کي طرح) مجوف بنا ھوا ھی - یہ چوکا کھدائی کے زمانے مین عہد موریا کی اُس سنگي دیوار کي کرسي پر رکھا ھوا ملا تھا جو گول کمرے کے

PLATE XI.

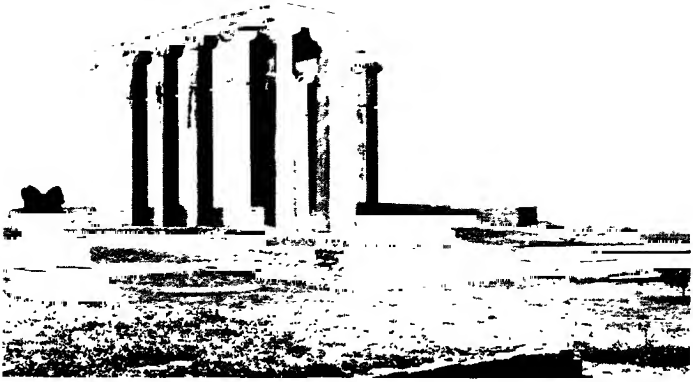

a. TEMPLE 18.

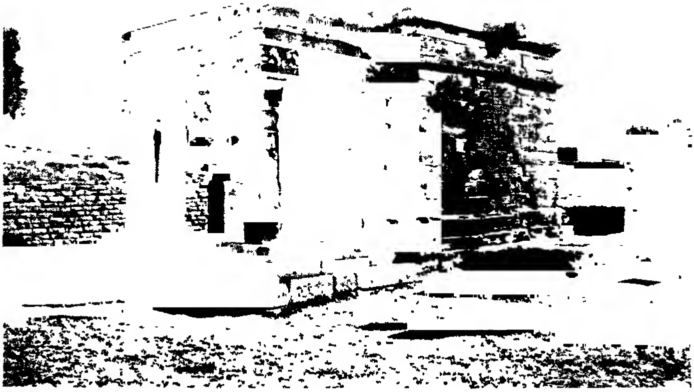

b. TEMPLE 17.

Photo-engraved & printed at the Offices of the Survey of India, Calcutta, 1925

ایک کمرہ اور اُسکے سامنے ستونون پر ایک سائبان هی - دونون کي چھتین مسطح هین - مگر باوجودیکه یه عمارت مختصر سي هی اور اُس نفاست اور وضاحت سے ' جو یوناني فن تعمیر کي امتیازي خصوصیات هین ' معرّا بھي هی ' تاهم اس سے انکار نہین هو سکتا که اس عمارت کی طرز ساخت مین ' آرائش کي موزونیت مین ' اور جزئیات کے صحیح تناسب مین یوناني تعمیرات کي سي مشابہت ضرور پائي جاتی هی (دیکھو پلیٹ ۱۱ ب - (Plate XI, b -

ایک لمحه کے لئے اس عمارت کا ستوپۂ کلان کے پھاٹکون سے مقابله کیجئے جو عهد اندھرا کے بنے هوئے هین اور دیکھئے که پھاٹکون کي چوبي طرز تعمیر کي بجائے ' جو بالکل غیر معقول اور ناموزون بلکه مضحکه انگیز هی ' اس مندر مین پتھر کي سب چیزین سنگي طرز تعمیر پر بني هوئي هین جو بہت معقول هی ' - عمارت کا هر جزؤ خواه کرسي یا ستون ' پرکاله یا چھجه ' ایك معقول فرض ادا کر رها هی جو بالکل واضح اور سنگی تعمیر کي ضروریات کے عین مطابق هی ' - اور آرائش و زیبائش مین بھي نسبتاً اعتدال اور سادگي آگئي هی -

دوسري طرف اس مندر کا ونگ لس وکٹري (۱) کے مندر واقع قلعه ایتھنز جیسي کسي یوناني عمارت سے مقابله کیجئے - دونوں عمارتیں ایک دوسرے سے اسقدر مشابه هیں که خواه مخواه سوال پیدا هوتا هی که یه مندر اور اس زمانے کي دیگر هندي تعمیرات کهیں مغربي نمونوں سے تو نقل نهیں کي گئیں ؟ اس سوال کا جواب یقیناً نفي میں هی - گو اس میں کلام نهیں که عهد گپتا کي صنعت بعض مضامین اور خیالات کے لئے مغربي دنیا ' بالخصوص ایشیائے کوچک اور مصر ' کي شرمندهٔ احسان هی ' تاهم اس مندر کي اور اس زمانے کي دیگر عمارات کي مستند وضع کسي اندها دهند تقلید کا نتیجه نهیں هی بلکه اس کے اسباب کچھ اور هي هیں اور ' جیسا که پہلے بیان هوچکا هی ' اس واقعه سے تعلق رکھتے هیں که عهد گپتا میں اهل هند کي ذکاوت اور خیالات میں قریب قریب ویسي هي همه گیر اور فوري نشو و نما ظاهر هوئي جیسي پانچویں اور چوتھي صدي قبل مسیح

(۱) "(Wingless Victory)" - بے پر کي فتح (کي دیبي) - مترجم

جگه پر قائم هی بلکه اُسکے بهي روکار کے پتهر ضایع هوچکے هیں اور صرف اندروني ناتراشیده پتهرون کي چنائي باقي ره گئي هی - لیکن کرسي کے اُوپر جو ملبه پڑا تها اُس میں ' اور بہت سے عمارتي اجزا کے علاوه ' پتهر کے دو بڑے اور دو چهوٹے نیم ستون برآمد هوئے هیں جنکي وضع قطع سے پایا جاتا هی که یه عمارت بهی اوائل عهد گپتا کي یادگار هی - ان ستونوں کے عمود ' نیچے مربع ' وسط میں هشت پهلو اور اوپر شانزده پهلو هیں ' - گردنون پر " ڈوري " کے نمونے کي آرائش اور سرون پر " کمرکی گلدان " بنے هوئے هیں -

مندر نمبر ۳۱ اس رقبے میں چوتها مندر نمبر ۳۱ هی جو ستوپه نشان ۵ کے عین پس پشت ' شمالمشرقي گوشے میں ' واقع هی - اس میں صرف ایک ساده ' مسطح چهت کا ' ستون‌دار کمره هی جو ایک بہت چوڑے چبوترے پر بنا هوا هی - کمرے کے اندر ' دروازے کے بالکل سامنے ' بدهه کا ایک مجسمه کرسي پر رکها هی جو کنول کي گلکاریون سے آراسته هی -

مندر کا یه چبوتره اصل میں کسي اور قدیم مندر کے لئے تعمیر هوا تها جو اسي مقام پر بنایا گیا تها

میں یونانی دل و دماغ میں رونما ہوئی تھی -
پس اگر، ہندی تخییل کی طرح، ہندی صنعت
میں بھی وہی عقل سلیم کا اتباع، حسن کا صحیح
امتیاز، اور اظہار و اتمام مقصد کا احساس نظر آئے
جو یونانی صنعت میں پایا جاتا ہی تو کچھ تعجب
کا مقام نہیں ہی - حقیقت یہ ہی کہ جس زمانے
میں یہ مندر تعمیر ہوا وہ زمانہ تقلید کا نہیں بلکہ
ایجاد و اختراع کا زمانہ تھا اور اس چھوٹی سی عمارت
کے ایک ایک پتھر میں اُس زمانے کے مذاق اور
اُسکے بنانے والوں کے میلان طبع کا سچّا عکس نظر آتا
ہی اور اگر ہم اس عمارت کو عہد اندھرا کی عمارات سے
مقابلہ کرنے کی تکلیف گوارا کریں تو معلوم ہو جائیگا
کہ یہ مندر اُس انقلاب کی بھی مکمل فہرست ہی
جو سنہ عیسوی کی پہلی چار صدیوں کے دوران میں
ہندوستان کے تمدن و تہذیب میں رونما ہوا -

مندر نمبر ۹

جس مندر (نمبر ۱۷) کا ابھی ذکر ہوچکا ہی
اُس سے کسی قدر بڑا اور قریباً اُسی زمانے کا ایک
اور مندر، چیتیا ہال نمبر ۱۸ کے شمالمغرب میں بنا ہوا
تھا - اسی وقت اس مندر کی صرف کرسی اپنی

اس تصویر کے هاتھ کہنیون تک ضائع هوچکے هین ' مگر چونکہ سینے پر شکستگي کے دو نشان موجود هین اسلئے ظاهر هوتا هی کہ دونون هاتھ سینے کے سامنے اٹھے هوئے تھے اور اس تصویر مین بدّهہ کو دهرم چکر مُدرا یعني تلقین کي وضع مین دکھایا گیا تھا - یہ مجسمہ جس قدیم چوکی پر رکھا هوا هی اُسي کا هم عصر یعني چھٹّی ساتوین صدي عیسوی کا بنا هوا معلوم هوتا هی لیکن چونکہ یہ اس چوکي پر ٹھیک نہین بیٹھتا اس لئے ماننا پڑیگا کہ مندر کے بعض ستونون کي طرح یہ بت بھي کسي دوسرے مندر سے لےکر اس چوکي پر رکھدیا گیا هی -

ناگي کا مجسمہ

ایک دلچسپ یادگار جو کھدائي کے دوران مین اس مندر کے چبوترے کے قریب هي برآمد هوئي وہ ناگي کا وہ مجسمہ هی جو زینے کی مغربي جانب ' چبوترے اور زینے کے درمیاني گوشے مین قائم هی - یہ مجسمہ ' نیچے کي چُول سمیت ' سات فیٹ چھ انچ بلند هی اور چوتھي یا پانچوین صدي عیسوي کا بنا هوا هی ' اور چونکہ ابھروان نہین بلکہ چارون طرف سے مکمل هی اسلئے اصل مین ضرور کسي ایسي کھلی

اور وہ چوکي بھي جسپر بدھہ کا کنول والا تخت رکھا ہوا ھی سابقہ مندر ھي سے تعلق رکھتی ھی اور موجودہ مندر کي سطح فرش سے کسي قدر نیچے اب تلک اپني اصلي جگہ پر موجود ھی -

قدیم مندر کي تعمیر ضرور چھٹي یا ساتوین صدي عیسوي مین عمل پذیر ہوئي ہوگي اس لئے گمان غالب ھی کہ موجودہ عمارت کے ستونون مین سے وہ دو نیم ستون جو وضع قطع مین چیتیا ہال نمبر ۱۸ کے ستونون سے مشابہ اور بوجہ مشابہت آسي زمانے کے بنے ہوئے معلوم ہوتے ہین، سابقہ مندر سے تعلق رکھتے تھے - باقي ستونون مین سے دو ستون اوائل عہد گپتا کے بنے ہوئے ہین - یہ ضرور کسي دوسري عمارت سے لئے گئے ہونگے اور ممکن ھی کہ جن منہدم شدہ عمارتون کي کرسیان حال ھي مین مشرقي جانب والي پشتے کي دیوار کے نیچے آشکار ہوئي ہین اُنھي عمارتون مین سے کسي کے یہ ستون ہون - بدھہ کا وہ مجسمہ جو اس مندر مین رکھا ھی سرخي مائل بھورے رنگ کے ریتلے پتھر کا بنا ہوا ھی اور اس مین بدھہ کو کنول کے شگفتہ پھول پر چار زانو بیٹھا ہوا دکھایا ھی - سوء اتفاق سے

اُن عمارات کا جنکے آثار اس دیوار کے نیچے برآمد ہوئے هین ' کچھ ذکر کردیا جائے -

اُس کشادہ رقبے کے تذکرے مین جو ستوپۂ کلان کے گرد واقع ھی اور جس مین پتھر کي سلون کا فرش لگا ہوا ھی ' مین بیان کرچکا ہون که یہ سنگی فرش ابتداءً اِس محافظ دیوار کے مشرق مین بہت دور تک پھیلا ہوا تھا - یه کیفیت پہلي صدي قبل مسیح مین تھي اور غالباً اُسکے بعد بھي تین سو سال یا اس سے کچھ زیادہ زمانے تک اس فرش پر کسي قسم کا ملبه جمع نہین ہوا ' - لیکن جب مشرقي حصے کي عمارتین بوسیدہ ہوکر گرني شروع ہوئین تو رفته رفته اُن کا ملبه اس فرش پر جمع ہونے لگا - ان قدیم منہدمه) عمارات کے آثار پر اور نئي عمارتین بنین اور مرور ایام تباہ ہوگئین - غرض ساتوین صدي عیسوي کے قریب تک شکست و ریخت کا یہي عالم برابر رہا درآخر اس ملبے کے اجتماع سے ایک پانچ فیت اونچا ٹیله سا بن گیا جس کا طول محافظ دیوار کے موجودہ طول کے برابر تھا -

عمارات نمبر ۱۹ و ۲۱ و ۲۳ اور سڑک نمبر ۲۰

عمارات نشان ۱۹ ' ۲۱ و ۲۳ اور نیز سڑک نمبر ۲۰ جو عمارت ۱۹ کے شمال کي طرف واقع ھی سب کي سب

جگہ قائم کیا گیا هوگا کہ هر طرف سے بخوبي دیکھا جاسکے - اس کے نیچے کي جانب ایک بڑي چُول هی جو ابتداءً کسي سنگي چوکي میں بٹھائي هوئي تھي - لیکن عہد وُسطي کے اواخر میں جب مجسمے کو اس جگہ منتقل کیا گیا جہاں وہ اسوقت قائم هی تو چوکي کو غیر ضروري سمجھکر وهیں چھوڑ دیا گیا اور مجسمے کي بنیادي کرسي کو پتھر کي خشک چنائي میں چُن دیا گیا - بعد میں کسي وقت یہ مجسمہ ٹخنوں کے اوپر سے توٹ کر دو ٹکڑے هو گیا چنانچہ اس کا زیرین حصہ تو اپني اصلي جگہ اور بالائي حصہ اسکے قریب هي ذرا فاصلے پر پڑا هوا ملا هی - مندر کے چبوترے کي چنائي میں بعض نشان ایسے پائے جاتے هیں جن سے گمان هوتا هی کہ غالباً اس تصویر کے جواب میں زینے کي مشرقي جانب ناگا یا ناگي کا ایک اور بھي مجسمہ قائم تھا -

وسطي اور مشرقي رقبوں کے درمیان پشتے کي دیوار

وسطي رقبہ کا بیان ختم کرنیسے قبل مناسب معلوم هوتا هی کہ اُس طویل پُشتے کي دیوار کا جو وسطي میدان کے مشرقي پہلو پر بني هوئي هی ' اور نیز

بلند ہو گیا تھا اور گیارھویں صدي عیسوي سے پہلے کي بني ہوئي نہیں بلکہ اغلب تو یہ ہی کہ مندر نمبر ۴۵ کي ہم عصر ہو - اس کی تعمیر کے وقت ضرور کچھ ملبہ اسکي مغربي جانب بھي جمع ہوگا کیونکہ اسکي بنیاد مشرقي میدان کي سطح سے نیچے نو فیت سے زیادہ نہیں جاتي - دیوار کے وسط میں ایک پختہ زینہ ہی جس کے ذریعہ سے وسطي رقبہ سے مشرقي میدان پر چڑھتے ہیں - کچھ زمانے کے بعد جب اس دیوار کي مرمت کي گئي تو اس کے اُس حصے کے نیچے ' جو موجودہ زینے کے شمالي جانب ہی ' پتھرونکي خشک چنائي کرکے ' اسکے ساتھ مٹّي کا پُشتہ بنا دینا کافي سمجھا گیا لیکن باقي دیوار کو توڑ کر ' اور اُسکي بنیاد کو اور سات فیت نیچے لے جاکر ' از سرنو بنایا گیا -

غالباً ساتوین صدي عیسوي کي بني هوئي هین - سڑک صرف نو فیٹ چوڑي هی اور قریباً $\frac{1}{9}$ کي نسبت (رفتار) سے مشرق کي جانب بلند هوتي چلي گئي هی - اس کے فرش مین گول گول پتهر لگے هوئے هین جنکي فرسودگي سے اندازہ کیا جاتا هی که یه سڑک مدتون تك مستعمل رهي هوگي -

عمارت نمبر ۲۳ کا صرف دروازہ برآمد هوا هی جسکي دهلیز کے سامنے نصف دائرے کي شکل کا ایک بڑا پتهر جمایا هوا هی - عمارت نشان ۱۹ کي موجودہ دیوارین صرف ایک اور دو فیٹ کے درمیان بلند هین اور اُنکي خشک اور بهدي چنائي مین معمولي نیم تراشیدہ سے پتهر لگے هوئے هین - بخلاف اسکے عمارت ۲۱ کي تعمیر مین کوہ اودے گري کے بهاري بهاري پتهر استعمال کئے گئے هین اور کرسي کے دامن پر بطور آرائش چارون طرف " زناري گوله " بنا هوا هی جس سے ظاهر هوتا هی که عمارت مذکور عهد گپتا کي تعمیر هی -

پشتے کي دیوار جو ان عمارات کے اوپر سے گذرتي هی اُس وقت بنائي گئی تهي جب مشرقي رقبه ملبے کے اجتماع کے باعث) چودہ فیٹ کے قریب

اور اندروني ديوار اُسي كي هم شكل تهي - ان ديوارون كي چنائي محض بهدي تهي اور ان سے صرف بنيادون كا كام ليا جاتا تها مگر ان بنيادون كے نقشے سے صاف ظاهر هوتا تها كه انكے اوپر ضرور ايك چيتيا هال بنا هوا تها جو اپني وضع قطع مين بهاجا اور مغربي هند كے ديگر مقامات كے اُن بڑے بڑے چيتياؤن سے ملتا جلتا تها جو پهاڑ كاٹ كر بنائے گئے هين - اگر كوئي نمايان فرق تها تو صرف يه كه ان پهاڑي چيتياؤن مين قوسي حصے كے سامنے ايك يا زياده دروازے هوتے هين اور سانچي كے اس عمارتي چيتيا مين صرف پهلوؤن كي لمبي ديوارون مين ايك ايك دروازه تها - اسكي اس خصوصيت كو ديكهكر غار سداما اور عهد موريا كے ديگر غاري منادر ياد آتے هين جو كوه برابر مين واقع هين -

اس عمارت كا بالائي حصه زياده تر لكڑي كا بنا هوا تها اور ايام قديم هي مين آگ كي نذر هوگيا تها كيونكه لكڑيون كے چند سوخته اجزا كے سوا جو اس عمارت كے قديم كچے فرش پر دستياب هوے اور كوئي نشان بالائي عمارت كے ملبے كا نهين ملا -

اس آتشزدگي كے زمانے كا كچھ پته اُن ستونون سے چلتا هے جو بعد مين اس كرسي پر قائم كئے گئے - يه

باب ۸

جنوبي رقبه

مندر نمبر ۴۰ جنوبي سلسلۂ عمارات کے آثار میں وہ بڑا مندر سب سے اہم هی جو نقشے میں نشان ۴۰ سے تعبیر کیا گیا هی اور اس حصے کي اور عمارات کي طرح کچھ دنوں قبل تک ملبے میں چھپا هوا تھا - اصل ابتدا میں یہ مندر ایک قوسي چیتیا هال (Chaitya-hall) تھا اور اس نمونے کا یہ قدیم ترین چیتیا هی جسکے کچھ آثار اب تک باقي هیں -

قدیم عمارت کي اب صرف ایک مستطیل سنگي کرسي رهگئي هی جس کے مشرقي اور مغربي پہلوؤں پر ایک ایک زینه هی - اس کرسي کي ظاهري وضع قطع سے یہ معلوم نہیں هوتا کہ بالائي عمارت مدور شکل کي تھي یا کیا - مگر اسکے وسطي حصے میں ' جو بظاهر ٹھوس معلوم هوتا تھا ' کھدائي کرنیسے اسکے اندر دو جداگانہ دیواریں ملیں جنکے درمیاني خلا میں ملبہ بھرا هوا تھا - بیروني دیوار کے جنوبي سرے کا اندروني رخ ذرا قوسي شکل کي گولائي لئے هوے تھا

بڑے منبت کار اور سادہ پتھر بھر دئے گئے جو غالباً قدیم عمارت هي سے لئے گئے تھے - (ان بھرائي کے پتھرون مین ہاتھي کا ایک شکستہ مجسمہ بھي برآمد ہوا جسکي صنعت نہایت اعلیٰ هی) - ان توسیع سے کرسي کا طول ۱۳۷ فیٹ اور عرض ۹۱ فیٹ ہوگیا - اسکے ساتھ هي عمارت کا فرش بھی ایک فٹ چار انچ اونچا کرکے اُسپر چھہ سے آٹھ فیٹ تک لمبي اور ساڑھے تین تین فیٹ چوڑي سلون کا فرش لگا دیا گیا -

اس جدید کرسي کے تین جانب یعني شمالي ' جنوبی اور مغربي پہلوون مین مختلف جسامت کے تین برج هین اور خیال هی کہ مشرقي جانب بھي غالباً اس قسم کا برج تھا لیکن اسطرف کھدائي نہین کی گئي - ان مین سے شمالي اور مغربي برج تو پشتے کی دیوار کے هم عصر هین مگر جنوبي پہلو کا برج بعد کا بنا ہوا معلوم ہوتا هی اس لئے کہ اس کا سطحي نقشہ بے ترتیب هی اور چنائي بھي پشتے کي دیوار کي چنائي کے ساتھ وصل نہین بلکہ اُس سے علیحدہ هی - وہ دیوارین جو اس برج کے مشرقي اور جنوبي پہلوون پر بیروني جانب بني ہوئي هین اس سے بھي بعد کي تعمیر معلوم ہوتي هین -

ستون ' دس دس ستونون کی ' پانچ قطارون مین مرتب هین لیکن انکي ترتیب مین قدیم عمارت کي بنیادون کے نقشے کا مطلق لحاظ نہین رکھا گیا - اس سے ظاهر هوتا هی که جسوقت ان ستونون کي تعمیر عمل مین آئي اس وقت قدیم عمارت کا سطحي نقشه کسي کو یاد نہین رها تها - مگر چونکه ستونون پر قدیم براهمي رسم‌خط مین کچھ کتبے کنده هین (۱) اس لئے وه پہلي صدي قبل مسیح سے بعد کے نہین هوسکتے بلکه ممکن هی که اس سے بھي بہت پہلے کے بنے هوے هون - ان وجوه سے یه نتیجه نکلتا هی که قدیم (چیتیا کي) عمارت غالباً عہد موریا مین تعمیر هوئي تھي ' - چنانچه عمارت کي طرز ساخت اور نیز اسکي بنیادون اور اصل چٹان کے مابین کسي ملبے وغیره کي عدم موجودگي سے همارے اس خیال کي پوري تائید و تصدیق هوتي هی -

ان ستونون کو قائم کرتے وقت پراني کرسي کو بڑھاکر بڑا کر لیا گیا ' - وه اسطرح که کرسي کے چارون طرف ' اس سے کچھ فاصلے پر ' ایک مستحکم پشتے کي دیوار بنا کر دونون کے درمیاني خلا مین بڑے

(۱) یه تحریرین ابتدائي نمونے کے رسم خط مین کنده هین -

ملبے مین جو عمارت کے چارون طرف جمع تہا ' بہت سے
شکستہ ستون دستیاب ہوے ہین جو وضع قطع مین
سراسر اُن ستونون سے مشابہ ہین جو ابتک اپنی جگہ پر
قائم ہین - پس یہ قیاس قرین عقل معلوم ہوتا ہی
کہ شاید اصل مین یہ شکستہ ستون بہی توسیع یافتہ
کُرسی کے اوپر قائم تہے اور جب بعد کے زمانے کی محافظ
دیوار کا بالائی حصہ گرا اور اپنے ساتہ چہہ سات فیٹ
پیچہے تک کی پتہرون کی بہرتی کو ' جو اس کے عقب
مین بہری ہوئی تہی ' لے کر نیچے آرہا تو یہ ستون بہی
اُسکے ساتہ ہی گر گئے - لیکن اس قیاس مین اعتراض
کی بہی گنجائش ہی اور وہ یہ ہی کہ ملبے سے ستونون
کے جسقدر عمود برآمد ہوے ہین وہ سب کے سب
بلا استثناء ٹوٹے ہوے ہین اور اکثر ٹکڑے لمبائی مین
تین چار فیٹ سے زیادہ نہین - پس عجب نہین کہ یہ
ٹکڑے در اصل اُن ستونون کے اوپر کے حصے ہون جو
اسوقت اپنی جگہ پر قائم ہین اور انکے جن نا تراشیدہ
حصون کو ہم نیچے کے سرے خیال کرتے ہین وہ اصل
مین ستونون کے نامکمل اوپر کے سرے ہون - اس
دوسری صورت کا ذکر مینے اسلئے نہین کیا کہ مین اسکو
یقینی یا کم از کم اغلب خیال کرتا ہون ' بلکہ صرف

قديم کرسي کي توسيع سے وہ دونون زينے جو آسکے مشرقي اور مغربي پہلورن مين بنے هوے تھے جديد تعمير مين چھپ گئے اور آنکی بجاے پشتے کي شمالي ديوار کے عرض کو المضاعف کرکے آسکے ساتھ ايک دوهرا زينه بنا ديا گيا - موضع سُناري (رياست بهوپال) کے مندر مين بھي ' جو اسی توسيع کا هم عصر هی ' سرے والي ديوار کے ساتھ اسي قسم کا دوهرا زينه بنا هوا هی -

هم پہلے بتا چکے هين که اس هال کے هشت پہلو ستون ' جو سب کے سب پتھر کے بنے هوے هين ' دس دس کي پانچ قطارون مين مرتب تھے اور يہي ترتيب هم نے نقشے مين بھي دکھائي هی - جہان تک ان پچاس ستونون کا تعلق هی انکي ترتيب مين کلام نہين هوسکتا ' کيونکه اکثر ستونون کے شکسته عمود اپني اصلي جگه پر موجود هين - مگر يه بھي ممکن هی که اصل مين ان ستونون کی تعداد پچاس سے بہت زيادہ هو اور ستونون کي ايک يا زيادہ قطارين موجودہ سلسلے کے پہلورن يا سررن پر ترتيب دي گئي هون - في الحقيقت بادي النظر مين ايسا هي معلوم هوتا هی (که انکي تعداد پچاس سے زيادہ تھي) کيونکه آس

اسلئے کہ اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ان چھوٹے ستونون کی تعمیر اور انکی موجودہ ترتیب بڑے ستونون کی شکست و ریخت کے بعد عمل مین آئی تھی - باقی رھی ان ستونون کی اصلی جائے قیام ' تو اسکی نسبت محض قیاس سے کام لیا جاسکتا ھی - ممکن ھی کہ ستون‌دار ھال کے گرد کوئی برآمدہ بنا ھو جسکی چھت ان ستونون پر قائم کی گئی ھو - اور یہ بھی ممکن ھی کہ ھال کے جنوبی پہلو پر کسی حاشیے کی عمارت مین استعمال کئے گئے ھون - بہر حال کہین بھی لگائے گئے ھون اتنا تو ان کے حصص زیرین کی ناھموار تراش سے صاف ظاھر ھی کہ وہ کسی زیرین منزل کے فرش پر قائم تھے ' بالائی منزل پر نہین تھے -

ایک اور سوال ' جسکی نسبت یقینی طور پر کچھ نہین کہا جاسکتا ' یہ ھی کہ یہ ستون‌دار ھال کبھی مکمل بھی ھوا تھا یا نہین ؟ - بڑے ھشت پہلو ستون ایک دوسرے سے سات سات فیٹ کے فاصلے پر قائم ھین اور اگر اس فاصلے سے اندازہ کیا جائے تو خیال ھوتا ھی کہ غالباً ان ستونون کے اوپر لکڑی کی بجائے پتھر کے شہتیر رکھنے مقصود تھے - لیکن سوائے ان ستونون کے نہ تو شہتیرون یا پرکالون ھی کا کوئی

اسلئے که جو شہادت همارے پاس موجود هی اُس سے ستونوں کے پچاس سے زیادہ هونے کا یقیني ثبوت نہین ملتا ' - اور بین ثبوت کي عدم موجودگي مین نقشے مین صرف وهي ستون دکھانے مناسب سمجھے گئے جو في‌الواقع اپني جگه پر قائم اور موجود هین -

ان بڑے هشت پہلو ستونوں کے علاوہ (هال مین) اور بہت سے چھوٹے ستون بھي برآمد هوے هین جو قریب قریب انهي کے هم عصر هین - یه ستون نیچے مربع اور اوپر هشت پہلو هین اور بعض پر براهمي رسم خط مین مختصر نذري (۱) کتبے بھي کندہ هین - انمین سے کچھ ستون قدیم کرسي کے مشرقي پہلو پر ایک قطار مین مرتب هین لیکن یه جگه وہ نہین هی جہان یه اصل مین قائم کئے گئے تھے کیونکه کھدائي کرنیسے معلوم هوا هی که ان کے عمودوں کے صاف حصے عمارت کے قدیم ترین (نچلے) فرش سے بھي کسي قدر نیچے جاتے هین اور بڑے ستونوں کے شکسته ٹکڑے انکي بنیادوں مین استعمال کئے گئے هین - آخرالذکر واقعه نہایت اهم هی

---

(۱) Donatory inscriptions - ان کتبوں مین صرف نذر گذرانے والے کا نام اور بعض اوقات نذر کا ذکر هوتا هی (مترجم)

نقشے مين نشان 8 ديا گيا هی - اب اس عمارت كي صرف كرسي رہ گئی هی جو شكل مين مربع ' سراسر ٹهوس بني هوئي اور شمالي پہلو پر اسوقت بهي چٹان سے بارہ فيٹ بلند هی - كرسي كے سامنے ' مشرقي پہلو كے وسط ميں ' ايک پُشتہ يا دمدمہ سا باهر كو نكلا هوا هی جس كے نيچے كے سرے پر صرف چند سيڑهياں موجود هين اور باقي سيڑهياں اور اُنكے نيچے كي چنائي چيتيا هال نمبر ۴۰ كي چُنائي سے ملتي جلتي هی مگر فرق يہ هی كہ اس كرسي كا تمام اندروني حصہ سراسر ٹهوس اور ناتراشيدہ پتهرون سے بهرا هوا هی اور اس كے اندر بنيادي ديوارين نہين هين -

جنرل كننگهم نے اس كرسي كے وسط مين ايك عميق گڑها كهدوايا تها اور اسمين انگهڑ پتهرون كي بهرائي ديكه كر ' عمارت كا نقشہ دريافت كئے بغير هي ' خيال كرليا تها كہ يہ بهي كوئي قديم ستوپہ هوگا - ليكن جس زمانے كي يہ عمارت بني هوئي هی اُس زمانے مين ستوپون كي كرسيان مربع نہين هوتي تهين اور كوئي وجہ نہين كہ عمارت زير بحث اس عام رواج سے مستثني هو - ميرے خيال مين اس كرسي پر

نشان ملا ' نہ کوئي اور عمارتي اجزا دستياب هوئے اور نہ بالائي فرش پر چھت کي جلي هوئي لکڑيوں هي کے نشانات پائے گئے - يہ سب باتيں دلالت کرتي هيں کہ اس دوسري عمارت کي تعمير ستونوں کے قائم کرنے کے بعد موقوف کردي گئي تهي - کچھ دنوں کے بعد يعني ساتويں يا آٹھويں صدي عيسوي کے قريب کرسي کے مشرقي جانب ايک اور مندر تعمير هوا جس کا دروازہ اور ڈيوڑھي مغرب کو تھے اور غالباً اُسي وقت وہ چھوٹے چوکور ستون بهي ' جن کا ذکر اوپر آيا هی ' اپني موجودہ جگہ پر نصب کئے گئے - اس نئے مندر کي ڈيوڑھي کے سامنے تين سيڑھيوں کا زينہ بنايا گيا جو قديم چيتيا کے مشرق ميں ' بغلي رستے کے اوپر ' واقع هی - زينے کے سامنے چند ستونوں کے حصص زيريں قائم تھے جنکو کاٹ کر فرش کے برابر کرديا گيا کہ آمد و رفت ميں مزاحم نہ هوں - خود ڈيوڑھي کي اندروني پيمائش شمالاً جنوباً ۲۴ فيٹ اور شرقاً غرباً ۹ فيٹ هی - اسکے عقب ميں مندر کي ديواروں کے کچھ نشانات ملے تھے -

عمارت نمبر ۸ اس رقبے ميں ايک اور قديم عمارت وہ هي جسپر

ایك زائد کمرہ بھي هی - آمد و رفت کا رسته خانقاہ
کے کسي پهلو کے درمیاني حجرے مین سے گذرتا هی
اور اسکے دونون پهلوؤن پر بیروني جانب ایک ایك برج
بنا هوا هی - نیچے کي منزل مین پتھر کي خشك
چنائي هی مگر بالائي منزل کا اکثر حصه غالباً لکڑي کا
بنا هوا تھا - سب سے پہلے خانقاہ نمبر ۳۶ بني تھي
جو اس رقبے کے وسط سے قریب تر هی - اُسکے بعد نمبر ۳۸
اور اخیر مین نمبر ۳۷ -

خانقاہ نمبر ۳۶

اس خانقاہ کي چنائي ناهموار هی اور بهت
بے اعتنائي سے کي گئي هی - صحن کے وسط مین
جو مربع چبوترہ هی اُس پر اینٹ کي روڑي اور چونے
کي کوئي تین انچ موٹي ته جمائي گئي هی -
چبوترے کے بیروني کنارون کے گرد ایک پست سي
دیوار تھي جس پر برآمدے کے ستون قائم تھے - بالائي
منزل پر جانیکے لئے شمال مغربي گوشے مین ایک زینه
بنا هوا تھا جسکي صرف ایک سیڑھي رہ گئي هی
اور وہ بھي کثرت استعمال سے بهت فرسودہ هوگئي هی -
بارش کا پاني صحن مین جمع هو کر ایک زمین دوز
نالي کے ذریعے سے باهر جاتا تھا ' جسپر پتھر کي

ایک مربع (شکل کا) مندر بنا ہوا تھا جس کي بالائي عمارت غالباً لکڑي کي تھي - اس قسم کي عمارتین ستوپۂ کلان کے منقش پھاٹکون پر کئي مرقعون مین نظر آتي هین -

جس مقام پر زینے والے دمدمے کا جنوبي پہلو اور کرسي کا مشرقي پہلو آکر ملتے هین اس جگه زمانۂ مابعد مین ایکٔ مستطیل قطعۂ زمین دیوار بناکر گھیر لیا گیا تھا - معلوم هوتا هی که یه محاط کي دیوار عهد وسطي مین تعمیر هوئي هوگی -

خانقاهین نمبر ۳٦ - ۳۷ - ۳۸

جنوبي رقبے مین جو اور عمارتین برآمد هوئي هین وه تین خانقاهین نمبر ۳٦ ، ۳۷ و ۳۸ هین - یه تینون خانقاهین قریب قریب ایک هي نقشے کے مطابق بني هوئي هین اور یه وهي نقشه هی جس سے هم پہلے بھي هندوستان کے دیگر مقامات مین آشنا هوچکے هین ، - یعنی هر خانقاه کے وسط مین ایک مربع صحن هی جس کے چارون طرف چھوٹے چھوٹے حجرے ، اور حجرون کے سامنے صحن کے گرد ایک ستون‌دار برآمده هی اور صحن کے وسط مین ایک چبوتره هی - کسي کسي خانقاه مین باهر کي جانب

خانقاه نمبر ۳۸

یه خانقاه ، نمبر ۳۶ سے تهوڑے هی دنون کے بعد تعمیر هوئي تهي - اور اسکی چنائي بهي نمبر ۳۶ کي چنائي کي طرح نهایت بهدي اور ناهموار هی - معلوم هوتا هی که اس جگه پہلے کوئي اور عمارت بني هوئي تهي جسکي پخته بنیادون کے کچهه حصے ابتک موجود هین - علاوه ازین شمالي پهلو کے درمیاني حجرے مین ایک خشتي دیوار بهي بني هوئی هی جو بعد مین اضافه کیگئي تهي ، - لیکن جو اینٿین اسکي تعمیر مین لگائي گئین وه کسي قدیم عمارت سے لي گئي تهین - اُس مربع چبوترے کي بجائے جو دوسري خانقاهون مین عموماً ملتا هی ، اس خانقاه کے صحن مین ایک مربع نشیب هی جیسا که اکثر قدیم رومي مکانات مین پایا جاتا هی اور نشیب کے گرد چارون طرف برآمده هی جو کسي قدر بلند کرسي پر قائم هی - بالائي منزل پر جانے کا زینه جنوب مغربي گوشے مین بنا هوا هی -

اس عمارت کے آس پاس کهدائي نهین کی گئي لیکن خیال هی که نمبر ۳۶ و ۳۷ کي طرح غالباً اسکے سامنے بهي رَمنا یا احاطه بنا هوا هوگا اور چونکه

سلين پٹي هوئي تهين - يه نالي اُس تنگ رستے کے نيچے سے گذرتي تهي جو عمارت کے جنوب مغربي گوشے مين بنا هوا هی - خانقاه کا دروازه مشرقي پهلو مين هی اور دروازے کے سامنے ايک بد قطع سا احاطه تها جسکي ديوارون کے آثار ابتک موجود هين -

خانقاه نمبر ۳۷ سطحي نقشے کے لحاظ سے يه خانقاه مذکورهٔ بالا خانقاه کي نسبت زياده وسيع اور مکمل هی اور اسکي چنائي بهي نسبتاً صاف اور بهتر هی - ساتوين صدي عيسوي کے بنے هوئے مربع ستوپون کي طرح اس خانقاه کي ديوارون مين بهي بيروني جانب کسکے چهوڑے هوئے هين جن سے ظاهر هوتا هی که يه عمارت بهي ساتوين صدي عيسوی مين تعمير هوئي هوگي - صحن کے وسط مين جو چبوتره هی اُس کے چارون گوشون پر پتهر کے چار مربع چوکے لگے هوئے هين جو چنائي کو مستحکم کرنے کے علاوه برآمدے کے ستونون کي کرسيون کا بهي کام ديتے تهے - حجرون کي جنوبي اور مغربي قطارون کے عقب مين بهي چند کمرے بنے هوئے هين جو ذرا غير معمولي سي بات هی - مگر کچه صاف پته نهين چلتا که ان کمرون سے خاص کام کيا ليا جاتا تها -

خانقاہ کا دروازہ مغربي جانب ھی اسلئے یہ رمنا بھي غالباً مغربي جانب ھي ھوگا -

عمارت نمبر ۴۲

یہ عمارت مندر نمبر ۴۰ کے شمال میں واقع اور اسوقت قریباً چھہ فیت بلند ھی - اسکے جو حصے کھدائي کرنیسے آشکار ھوئے ھیں اُن سے ظاھر ھوتا ھی کہ یہ بھی کسي مندر کي عمارت ھی جو شاید مندر نمبر ۴۴ سے مشابہ ھوگا -

باب ۹

مشرقي رقبه

مندر و خانقاه نمبر ۴۵

اب هم مشرقي رقبے كي جانب متوجه هوتے هين جسكے سب سے بلند حصے پر مندر اور خانقاه نمبر ۴۵ واقع هين (ديكهو پليٹ ۱۲ - Plate XII) - مندر مذكور دسوين يا گيارهوين صدي عيسوي كا بنا هوا هي اس لئے سانچي كي اُن عمارات مين سے ايك هي جو سب كے بعد تعمير هوئين - اس سے دو يا تين صدي قبل اسي مقام پر ايك اور مندر بنا تها جس كے سامنے ايك كشاده چوكور صحن ' صحن كے گرد بهكشوون كے رهنے كے لئے حجرون كے سلسلے اور بيچ مين چند ستوپے تهے - اس قديم مندر كے آثار مابعد كي عمارات سے كسي قدر پست سطح پر واقع هين اور بآساني پهچانے جا سكتے هين -

بعد كے زمانے كي تعمير ايك تو وه (دو منزله) مندر هي جو صحن كے مشرقي پهلو مين ايك بلند چبوترے كے پچهلے حصے پر واقع هي اور دوسرے وه حجرے

PLATE XII.

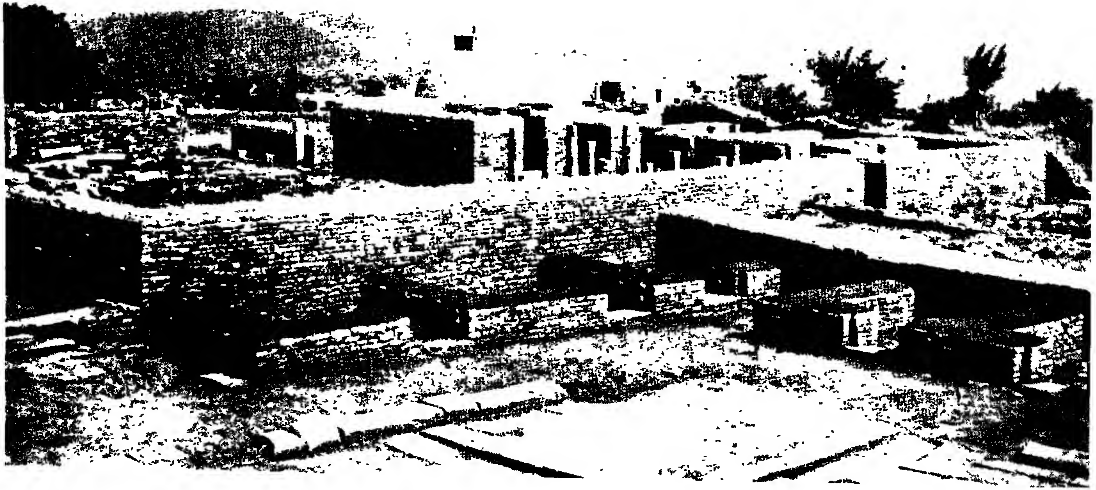

GENERAL VIEW OF MONASTERIES 45, 47, AND OF STUPA 3, FROM S.-E.

سامنے جو برآمدہ تھا وہ آٹھ فیٹ سے کچھ زیادہ چوڑا اور سطح صحن سے آٹھ انچ کے قریب اونچا تھا اور ایک سنگي حاشیه اُسکو صحن سے جدا کرتا تھا - اس حاشیے مین برابر برابر فاصلے پر پتھر کے مربع چوکے لگے ہوئے ہین جنپر برآمدے کے ستون قائم تھے - انمین سے ایك ستون صحن کے جنوب مشرقي گوشے مین نمونے کے طور پر دوبارہ اپني اصلي جگه پر قائم کیا گیا ہی - یه چھه فیٹ نو انچ بلند ہی اور اس کے گوشے کسی قدر ترشے ہوئے ہین جس سے عمود ہشت پہلو سا(۱) ہو گیا ہی - ستون کے عریض پہلوؤن کو آرائشي کندہ کاري سے مزین کرنا مقصود تھا -

قدیم صحن کے سنگي فرش مین پتھر کي مختلف شکل اور پیمائش کي بھاري بھاري بے ڈول سلین لگي ہوئي ہین - اُن تین ستوپون مین سے جو صحن مین اس فرش کے اوپر بنے ہوئے تھے ' دو تو موجودہ مندر کي تعمیر سے پیشتر منہدم ہوچکے تھے اور بجز کرسیون کے اُن کا کوئی نشان باقي نه رہا تھا اور تیسرے ستوپے کا کچھ حصه معلوم ہوتا ہی که نئے مندر کے فرش کي خاطر

(۱) یعني آٹھون پہلو یکسان نہین - کونے والے چار پہلو نسبةً تنگ ہین اور سامنے والے چار پہلو ذرا چوڑے ہین (مترجم) -

اور برآمدے جو اس مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤن پر بنے ہوئے ہین -

باقي رہا حجرون کا وہ سلسلہ جو صحن زیرین کے شمالی ' جنوبي اور مغربي پہلوؤن پر بنا ہوا ہی ' نیز اُن تین ستوپون کي کرسیان جو اسي صحن مین الگ الگ واقع ہین اور پتھر کا وہ حاشیہ جو حجرون کے سامنے والے برآمدے کي حد بندي کرتا ہی ' تو یہ سب قدیم زمانے سے تعلق رکھتے ہین -

قدیم مندر اور خانقاہ

پراني خانقاہ کے حجرون مین چھوٹے چھوٹے پتھرون کي خشک اور صاف ستھري چنائي ہی جو اُس زمانے مین رائج تھی اور ان کي بنیادین پورے نو فیٹ نیچے لے جاکر خاص چٹان پر رکھي گئی ہین - کونے کے حجرے مین داخل ہونیکے لئے عموماً متصلہ حجرے کے اندر سے ہوکر جانا پڑتا تھا لیکن اس خانقاہ مین ایسا نہین کیا گیا بلکہ (متصل سلسلون کے سرون والے) دو حجرون کے درمیان ایك گلي چھوڑ کر کونے والے حجرے کا دروازہ گلي کي جانب بنا دیا گیا ہی - اسي طرح خانقاہ کے دروازے سے صحن مین داخل ہونے کے لئے بھي مغربي پہلو کے بیچ مین ایك اور گلي بنا دي گئي ہی - حجرون کے

موٹي ته ہے جو اُسکے اوپر جمع هو گئي تهی ' اس خیال کي بخوبي تائید و تصدیق هوتي هی -

بظاهر تو یه خیال هوتا هی که جب اهل بودھ نے اس عمارت کي دوبارہ تعمیر شروع کي تو اُن کا پہلا کام یه هونا چاهئے تها که تمام پرانے ملبے کو ایک طرف کرکے جهان تک هوتا قدیم عمارت کا مصالحه هي استعمال کرتے - لیکن مذهبي یا دیگر وجوہ کي بنا پر اُنهون نے اس ملبے کو هموار کرکے قدیم فرش سے ڈهائي فیٹ اوپر ایک نیا فرش لگانا اور صحن کے مشرق مین از سرنو ایک بالکل جدید مندر بناکر اُسکے دونون طرف حجرے تعمیر کرنا زیادہ مناسب خیال کیا - اس کے ساتھ هي اُنهون نے صحن کے باقي ماندہ تین پہلوؤن کے پرانے حجرون کي مرمت بهي نئے سرے سے کردي اور اُنکي دیوارون اور چهتون کو پانچ چهه فیٹ اونچا کرکے اُنکے سامنے اُتنا هي بلند برآمدہ بنا دیا جو نئے صحن کے فرش سے قریباً تین فیٹ اونچا هو گیا -

موجودہ مندر — نئے مندر مین صرف ایک عبادتگاہ هی جسکے اندر ایک پیش دالان هوکر داخل هوتے هین - عبادتگاہ کے اوپر ایک خالي شکهر (शिखर) یعني مخروطي شکل

P-2

قصداً گرا دیا گیا تھا - اس ستوپے کا نقشہ صلیبي شکل کا هی اور صلیب کے چارون سرون کے روکارون پر چند طاق بنے هوئے هین جن مین بلا شبہ کسي زمانے مین بت رکھے هوئے تھے - قدیم مندر اور ملحقه حجرون کے آثار جو صحن کے مشرقي پهلو پر واقع تھے سراسر عمارات متاخرہ کے نیچے دب چکے هین مگر قدیم مندر کے سامنے جو چبوترہ تھا اُس کا کچھ حصہ موجودہ مندر کے چبوترے کے نیچے ملبہ وغیرہ هٹا کر برآمد کیا گیا هی - یہ قدیم چبوترہ اگرچہ اوپر والے چبوترے سے کسي قدر چھوٹا هی لیکن بظاهر دونون ایک هي طرز پر بنے هوئے تھے(۱) اور قیاس کیا جاتا هی کہ غالباً سابقہ مندر کا نقشہ بھي جدید عمارت کے نقشے سے بہت کچھ مشابہ تھا -

معلوم هوتا هی کہ سانچي کي اور بہت سي عمارات کي طرح یہ قدیم مندر بھي آگ کي نذر هو گیا تھا اور زمانۂ دراز تلک اسي بربادي کي حالت مین پڑا رها - چنانچہ اُس سوختہ ملبے سے جس کي کثیر مقدار صحن کے فرش پر ملی هی ' اور نیز مٹي کي اُس

---

(۱) قدیم چبوترے کے حصہ پائین پر " غلطہ اور گولا " کي آرائش هی جسپر " کنول اور تیر " کي کندہ کاري هی-

عبادت‌گاه کے چارون کونون مین ایک ایک مربع نیم ستون هی جس کے بالائی نصف حصے کے دونون رخ " گلدستے " کے نمونے کي نہایت خوبصورت کندہ کاري سے مزین هین - " گلدستے " کے نیچے ایک ایک کیرتی مُکھ اور اوپر پھول پتي کي منبت کاري اور سب سے اوپر " پامت (۱) " کي سنجاوي آرایش هی - تاجون پر ابھروان دھاریان بني هوئي هین اور اُنکي تنگ گردنون پر " بُدھی " کے نمونے کی رسمي آرائش هی - تاجون کے اوپر هندواني وضع کي سادہ بریکتین (brackets) هین - ان نیم ستونون کے نقش و نگار کي طرز ' سنگتراشي کے بعض اُن قدیم نمونون سے بہت مشابہ هی جو بارو (واقع ریاست گوالیار) کے مندر مین پائے جاتے هین - اس سے ظاهر هوتا هی کہ یہ نیم ستون آتھوین یا نوین صدي عیسوي سے تعلق رکھتے هین اور اصل مین اس مندر کے لئے نہین بنائے گئے تھے - اس خیال کي تائید خود ان نیم ستونون کي کورون کي ناهموار تراش سے بھي هوتي هی کیونکہ اس سے ثابت هوتا هی کہ اصل مین انکے کچھ حصے دیوارون کی چنائي مین دبے هوئے تھے -

---

(۱) Palmette - کھجور کے چھوتے درخت کے مشابہ ایک آرائش جو یوناني اور دیگر قدیم عمارات مین پائي جاتي هی (مترجم) -

کا گنبد هی جس کا بالائي حصه ضائع هو چکا هی - مندر ایک بلند چبوترے کے پچھلے یا شرقي حصے پر قائم هی - چبوترے پر چڑھنے کے لئے مغربي پہلو مین پخته زینه هی - مندر کے تین جانب طواف‌گاه یا پردکھنا اور اسکے گرد ایک بلند دیوار بني هوئی هی -

اس زمانے کے دوسرے مندرون کی طرح اس مندر کي تعمیر مین بھي بڑے بڑے پتھر استعمال کئے گئے هین - یه پتھر ایک دوسرے کے ساتھ اچھي طرح پیوست نہین هین اور گو ان کے بیروني رخ صاف هین مگر باقي رخ ناهموار هین - مندر کے عمارتي مسالے کا اکثر حصه بلا شبه کچھ تو اس مندر سے لیا گیا تھا جو اس سے پہلے اس جگه قائم تھا اور کچھ اور قدیم عمارات سے - لیکن منبت کاري اور آرائشي تصاویر زیاده تر عهد وسطي کے اواخر کي بني هوئي هین اور غالباً اسي مندر کي خاطر بنائي گئي تھین - اسطرح دروازے کے منقش بازو، عبادتگاه کي منقش چھت اور اسکے بیروني طاقچون کي مورتین، نیز چبوترے اور شکھر کي آرائشي کنده کاري سب کي سب مندر کي هم عصر هین - لیکن کونون کے نیم ستون (اور غالباً بدھه کا وه مجسمه بھي جو عبادتگاه مین رکھا هوا هی) قدیم زمانے سے تعلق رکھتے هین -

پہلے کسي اونچي کرسي پر قائم ہو، یا کوئي اور بڑا مجسمہ تھا جسکي بجائے بعد مین موجودہ مورت کو یہان رکھ دیا گیا - موجودہ مجسمہ جس کرسي پر رکھا ہوا ہی اُس پر ٹھیک نہین بیٹھتا جس سے صاف ظاہر ہوتا ہی کہ اصل مین یہ مجسمہ اس کرسي کے لئے نہین بنایا گیا تھا - علاوہ برین عبادتگاہ کي عقبي دیوار اور منقش ستونون کے ایک حصے کو اس چنائي مین پوشیدہ کرنا بھي مقصود نہ تھا جو مجسمے کو قائم رکھنے کي غرض سے اسکے اور دیوار کے درمیاني فاصلے مین کرني پڑي - مگر اس مجسمے کي طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی کہ مندر سے بہت پہلے کا بنا ہوا ہی اس لئے ممکن ہی کہ اصل مین موجودہ کرسي کے اوپر ایک اور تین چار فیت اونچي کرسي رکھ کر اُسکے اوپر مجسمے کو رکھا گیا ہو اور بعد مین کسي وقت اسکي اونچائي کم کر دي گئي ہو -

اس تصویر مین بدّھ کنول کے تخت پر، جس کے نیچے ایک اور شیرون والا سنگھاسن ہی، بھومی سپرشا وضع مین بیٹھا ہی - کنول کے پتون کی زیرین قطار پر

عبادتگاه کي چهت حسب معمول بتدريج چهوٹے هونے والے مربع کے نمونے کے مطابق بني هوئي هی (۱) اور چار شهتيرون پر قائم هی جنکے سرے ستونون کے اوپر والي بريکٹون پر رکھے هوئے هين - شهتيرون کو زياده مستحکم کرنے کي غرض سے اُن کے نيچے هر ديوار کے وسط مين اسي طرح کي اور بريکٹين لگادي گئي هين - ن بريکٹون اور شهتيرون کے متعلق دو باتين بالخصوص قابل ذکر هين - ايک تو يه که عقبي ديوار والي بريکٹ نامکمل حالت مين هی دوسرے يه که اُسکے اوپر والے شهتير کي نچلي کور، غالباً شهتير کے سامنے کسی اور چيز کے لئے جگه بنانے کي غرض سے، قريباً دو فيٹ تک تهوڑي تهوڑي کٹي هوئي هی - اب يه قياس کچھ بےجا نهين معلوم هوتا که جس چيز کي خاطر اس شهتير کو کاٹا گيا وه غالباً بدهه کے مجسمے کا هاله هوگا - ليکن يه سوال ابهي فيصله طلب هی که آيا وه مجسمه يهی تها جو اس وقت مندر مين موجود هی اور شايد

---

(۱) اس چهت کا نقشه يه هی :— (مترجم)

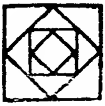

سے یہ ستون لئے گئے تھے وہ خود بھي مکمل نہيں هوئي تھي -

دروازے کي چوکھٹ پر کثرت کے ساتھ آرائشي کندہ کاري هی - دهليز کے پتھر کا وسطي حصہ کسي قدر ابھرا هوا هی اور اسپر کنول کي بيل بني هوئي هی جس کے پھولوں پر پرندے بيٹھے هيں - کنول کے دونوں طرف دهليز پر آدھے آدھے کيرتي مکھ ' پھر چھوٹي چھوٹي انساني تصويريں جنکے هاتھوں ميں برتن هيں ' انکے بعد رسمي طرز کے مطابق بنے هوئے شير ' اور سروں پر کبير کي بھاري بھرکم تصويريں بحالت نشست بني هوئي هيں - بائيں بازو کا اکثر حصہ اور سردل ضائع هوچکے هيں - ليکن داياں بازو قريب قريب صحيح و سالم موجود هی - چوکھٹ کے دونوں جانب جو کندہ کاري هی اسميں ايک حسين عورت ايک درخت کے نيچے کھڑي هوئي دکھائي هی اور اس کے اوپر " عربي وضع " کي بيل بني هوئي هی - چوکھٹ کے دائيں بازو کے روکار پر نيچے چار تصويريں هيں اور انکے اوپر بالائي حصے کي آرائش چار عمودي پٹريوں ميں منقسم هی - نيچے والے موقع ميں بڑي تصوير جمنا (دريائے جمنا) کي هی جس

قريباً دسوين صدي عيسوي کے حروف ميں بودھ مذهب کا کلمه تحرير هی جو مجسمے کي طياري کے بعد لکها گيا تها - سنگهاسن کے وسط مين کرسي کا ايک حصه آگے کو بڑها هوا هی جس پر دو انساني تصويرين شکسته حالت مين هين - انمين ايک شخص چارون شانے چت پڑا هی اور دوسرا فاتحانه انداز سے اُسکے سينے پر کهڑا هی - بالکل اسی قسم کي تصويرين مقام الورا کي غار نمبر ۱۱ مين بدّهه کے ايک اور مجسمے کي کرسي پر بهی بني هوئي هين جو ساتوين صدي عيسوي کي ساخت هی - ميرا خيال هی که ان تصويرون مين بدّهه کی اُس فتح کا اظهار کيا گيا هی جو اُسکو بودهي درخت کے نيچے مارا کي شيطاني فوجون پر حاصل هوئي تهي -

پيش دالان کے دونون نيم ستون ، عبادتگاه کے نيم ستونون سے ذرا مختلف هين - انکي آرائشي منبت کاري بهدي هونے کے علاوه نامکمل حالت مين چهوڑ دي گئي هی اور شمالي ستون بيچ سے کٹا هوا هی - غالباً اس کو موجوده جگه پر قائم کرتے وقت ايسا کيا گيا تها جس سے هم اس نتيجے پر پهنچتے هين که جس عمارت

جو حصه اسوقت موجود هی اُس کے نقش و نگار سراسر دائین بازو کے نقش و نگار سے ملتے هین - فرق صرف یه هی که نیچے والے مرقع مین بجائے جمنا کے گنگا (یعني دریائے گنگا) کي اور اُسکے واهن ' گھڑیال کي تصویر بني هوئي هی -

باهر کي طرف مندر کي دیوارین بالکل ساده هین - صرف شمالي جنوبي اور مشرقي جانب اُن کے بیچ مین تین طاقچے بنے هوئے هین - جنوبي طاق مین ایك دیوتا جو شاید مُیُور ودیا راجه هی بائین هاته مین کنول کي شاخ لئے کنول کے تخت پر بیٹھا هی ' تخت کے نیچے دیوتا کا واهن یعني مور بنا هوا هی اور دونون طرف ایك ایك پرستار کھڑے هی - مشرقي طاقچے مین بدهه کي مورت رکھي هی جس مین بدهه کو بحالت استغراق کنول کے تخت پر بیٹھا هوا دکھایا هی جو دو شیرون کے اوپر قائم هی ' - بدهه کے دونون طرف ایك ایک خادم هی جسکے دائین هاته مین چَوري اور بائین مین کنول کي شاخ هی - شمالي طاقچه خالي هی -

مندر کي دیوارون کے بعض پتھرون پر کچھ نام بھي کنده هین جو غالباً سنگتراشون کے نام هین - انمین سے

کے پاؤن کے قریب ایک کچھوا بنا ہوا ھی جو اُسکي سواري ھی - جمنا کے پیچھے ایک خواص اُسکے سر پر چھتري لگائے کھڑي ھی - جمنا اور خادمہ کے بیچ میں ایک اور چھوٹي تصویر ھی جو شاید کسي بچے کي ھی اور اس سے بھي چھوٹي تصویر لوح کے بائین گوشے مین جمنا کے دائین پاؤن کے قریب بیٹھي ہوئي نظر آتي ھی - جمنا کے سر سے ذرا اوپر کسي ناگا کا اوپر کا دھڑ بنا ہوا ھی اور خادمہ کے سر کے اوپر کنول کا پھول ھی جس مین بدھہ کي چھوٹي سي تصویر بھومي سپرسا وضع مین بني ہوئي ھی - اوپر کي عمودي پٹڑیون مین سب سے اندر والي یعني بائین جانب کي پٹڑي پر مرغولہ‌نما گلکاري ھی - دوسري پٹڑي مین ' جسکو ایک پستہ قد دیو اُٹھائے ہوئے ھی ' ھاتھیون کے اوپر سیمرغ کھڑے ھین اور اُن کي پشت پر سوار بیٹھے ھین - تیسري پٹڑي ' کہ وہ بھي ایک پستہ قد دیو پر قائم ھی ' تین حصون مین منقسم ھی اور ہر حصے پر ایک ایک مرد اور دو دو عورتون کي تصویرین بني ہوئي ھین - چوتھي پٹڑي ایک منقش نیم ستون کي شکل کي ھی - بائین بازو کا

یه بے شمار اجزا آپس میں ایسے گڈمڈ هوگئے هیں
که انکي مدد سے شکھر کي بلندي کا صحیح اندازہ
لگانا اور اُسکو اُس بلندي تك مرمت کرنا محض
ناممکن هی - شکھر کا جو حصه زمانے کي دستبرد سے
بچا هی اور اپني جگه پر قائم هی وہ ایك تو
وہ چھوٹا سا کمرہ هی جو عبادت گاہ کي چھت پر واقع
هی اور دوسرے اُسکے سامنے ایک چھوٹي سي ڈیوڑھي کے
کچھ نشان هیں جس کا ایک حصه نیچے والے پیش دالان
کي چھت پر بنا هوا تھا -

اُس بیروني دیوار میں ' جو طواف گاہ (پردکھنا)
کے گرد واقع هی ' دو خوش تناسب کھڑکیاں بني هوئي
هیں جنمیں پتھر کي بھاري بھاري جالیاں لگي هیں -
یه جالیاں منقش پھولوں اور پري چکروں سے مزین هیں
اور انکي چوکھٹوں پر کنول کے پتوں کي رسمي طرز کي
منبت کاري هی -

مندر کے سامنے جو بلند چبوترہ هی اُسکي فرش
بندي میں متعدد قدیم عمارتوں کے پتھر استعمال کئے گئے
تھے اور ستوپه نمبر ۳ کے بہت سے ٹوٹے هوئے ستون اور
کٹھرے کے ٹکڑے بھي انمیں شامل تھے - چبوترے کي

بعض نامون کے حروف الٹے هين جس سے ثابت هوتا هی که یه کتبے ' جو دسوین صدي عیسوي کے رسم خط مین لکھے هوئے هين ' مندر کي تعمیر سے قبل ان پتھرون پر کندہ کئے گئے تھے (۱) -

شکھر یا مخروطي گنبد جو عبادتگاہ کے اوپر بنا هوا تھا اُسی منحني طرز کا تھا جیسے شمالي هند کے منادر کے شکھرعام طور پر بنائے جاتے هين - اسکي چوٹي پر معمولي وضع کا ایک بھاري آملک (۲) اور اُسکے اوپر کلس بنا هوا تھا جسکے بہت سے شکسته ٹکڑے مندر کے قریب هي شمالمغربي جانب پڑے هوئے ملے هين - علاوہ برین شکھر کے بے شمار آرائشي اور عمارتي پتھر بھي ملبے مین دستیاب هوئے هين - جن سے ظاهر هوتا هی که شکھر کے بیروني رخ کي کندہکاري مین کثرت کے ساتھ آملک کي تصویرین بني هوئي تھين جنکے بیچ مین ایک خاص وضع کے چَیتیا کندہ تھے لیکن

---

(۱) یعني یه پتھر کسي قدیم عمارت سے لئے گئے هين (مترجم) -

(۲) آمله کي گٹھلي کي شکل کا ایك بہت بڑا پتھر جو هندي منادر کي چوٹي پر قائم کیا جاتا هی - اسکا وزن کم رهنے سے اکثر شکھر خود بخود گر جاتے هين (مترجم) -

سے بالکل مختلف هی - اسکي وجه غالباً یه هی که مندر اور حجرون کي تعمیر بعض نامعلوم اسباب کے باعث دفعةً رک گئي تهي اور کچھ عرصے تک دوبارہ شروع نهین کي جا سکي -

ان حجرون کے برآمدے کی تعمیر مین جو ستون استعمال کئے گئے وہ اُس قدیم خانقاہ سے لئے گئے تھے جس کا ذکر اوپر هوچکا هی اور یه امر دلچسپي سے خالي نهین که ان مین سے ایک ستون کے نقش و نگار غیر مکمل حالت مین چھوڑ دئے گئے تھے اور ستون مذکور کو اس جگه قائم کرتے وقت اُن کا اوپر کا حصهٔ کاٹ دیا گیا تھا - ستونون کي کرسیان اور تاج گلدستے کي صورت مین هین اور درمیان کے مربع حصون پر تین تین کیرتي مُکھ بنے هوئے هین جنکي طرز ساخت عبادتگاہ کے نیم ستونون کي منبت کاري سے بهت مشابه هی -

مشرقي میدانون کا نظارہ

مندر نمبر ۴۵ کے شمال مین ایک کشادہ جگه هی - یهان سے اُن زیرین میدانون کا دلفریب منظر دیکھنا چاهئے جو دریائے بیس اور بیتوا کے کنارے واقع هین - اگر ریل کی لائن کے ساتھ ساتھ نظر دوڑائي جائے تو سانچي سے پانچ چھ میل کے فاصلے پر بھیلسه کي وہ بلند اور تنها

دیواررن پر طاقچون کے علاوہ بے شمار اُبھار، دباؤ، اور گھرے افقي حاشیے بنے ہوئے ہیں جن سے سایہ اور روشني کا اثر ویسا ھي غیر معین ھوتا ھی جیسا بالعموم چالوکي تعمیرات مین پایا جاتا ھی - ھر طاقچے مین ایک یا زیادہ مورتین ھین جنمین بعض عشقیہ بھي ھین - یہ مورتین اُس زمانے کي رسمي طرز کے مطابق بني ہوئي ھین، اور طاقچون کے اوپر کي زیبائشي منبت کاري مین، جو چھت کے نمونے کي ھی، نیز افقي حاشیون پر کنول کي گلکاري اور دیگر پھول پتي کے کام مین بھي رسم کي پابندي ویسي ھي نمایان ھی جیسي کہ ان تصاریر مین -

مندر کے شمالي اور جنوبي پہلوؤن مین تین تین حجررن کي دو قطارین ھین جنکے سامنے برآمدے بنے ہوئے ھین - وہ دونون حجرے جو مندر کے متصل واقع ھین، اُنکي چوکھٹون کے بازو بالکل اُسي قسم کے نقش و نگار سے مزین ھین جیسے خود مندر کے دروازے پر کندہ ھین - علاوہ ازین مندر کے دروازے کي سردل کي طرح ان حجرون کي سردلین بھي زمانۂ مابعد کي بني ہوئي ھین اور انکي طرز ساخت چوکھٹون کي ساخت

خانقاہ نمبر ۴۴ مذکورہ بالا مندر کے جنوب میں عمارت نمبر ۴۴ واقع ہی یہ عمارت غالباً آٹھوین یا نوین صدي عیسوي مین تعمیر هوئي تهي اور اسکی بنیادون کے نقشے سے پایا جاتا هی که یه ایك چهوٹي سي ، مگر غیر معمولي طرز کي خانقاہ تهي - اسکے عرض مین ایک پیش دالان اور اسکے پیچھے ایک بڑا مستطیل ہال تھا - [دالان عمارت کے تمام عرض مین بنا هوا تھا یعني اسکا طول عمارت کے عرض کے برابر تھا] ہال مین پتھر کا فرش تھا جسکے نشان ابتک موجود هین اور اسکے بیچ مین ایك ستوپه تھا - اس ہال یا بڑے کمرے کے دونون جانب کچھ بنیادین ملي هین جنکے نقشے سے ظاهر هوتا هی که غالباً انکے اوپر چھوٹے حجرون کے دو سلسلے تعمیر کئے گئے تھے - لیکن اگر بنیاد کے نقشے سے بالائي عمارت کے نقشے کا صحیح صحیح اظہار هوتا هی تو یقیناً یه حجرے بھکشوؤن کي رهائش کے لئے بہت هي چھوٹے هین اور ممکن هی که ان مین صرف بت رکھے جاتے هون جیسا که صوبهٔ سرحدي مین اهل بودھ کے بعض قدیم مندرون اور اهل جین کي عبادتگاهون مین اکثر دیکھا گیا هی -

یه خانقاہ پتھر کي چار فیٹ اونچي کرسي پر قائم

Q

پہاڑي نظر آئيگي جو (آجکل لوهانگي کے نام سے مشہور هی اور) شاهان گپتا کے وقت سے بهیلسوامن یعني بهیلسه کے ارک قلعه کا کام دیتي آئي هی (دیکھو صفحه ۰ ۹ گذشته) - بهیلسه سے قریباً دو میل جانب شمال مغرب کوہ اودے گري هی - اس میں بہت سے برهمني مندر(۱) هیں جو عہد وسطي کے اوائل میں پہاڑ کو کاٹ کر بنائے گئے تھے - ان مندرون پر بہت سي ابھروان تصویریں بني هوئي هیں اور کچھ کتبے بھي کندہ هیں -

ان دو پہاڑیوں کے مابین ایک وسیع قطعۂ زمین هی جو قدیم شہر ودیشا کے کھنڈرات سے پٹا پڑا هی - اس مدفون شہر کے ایک حصے پر بیس نگر کا چھوٹا سا گاؤن آباد هی جس میں هیلیو ڈورس کي لاٹھ کھڑي هی - کچھ دن هوئے اس رقبے میں کھدائي کي گئي تھي - کھدائي سے دلچسپي کي بے شمار چیزیں دستیاب هوئي تھیں جنمیں سے اکثر لاٹھ کے قریب هي ایک سایبان کے نیچے رکھي هوئي هیں -

---

(۱) یعني ان مندرونکا بودھ یا جین مذهب والون سے کوئي تعلق نہیں هی (مترجم) -

ستون‌دار برآمدہ اور مذدر هی اور آنکے پیچھے ایک دالان اور پانچ حجرے بنے هوئے هین - اس چوک مین آمد و رفت کا بڑا دروازہ مغربي دالان کے شمالي سرے پر هی اور ایک اور چھوٹا دروازہ ' (جسکے سامنے دو سیڑھي کا زینہ هی) ' شمالي برآمدے کے مشرقي سرے پر بھي هی - اس دروازے سے چھوٹے چوک (نمبر ۴۶) مین داخل هوتے هین جو کسي قدر بلند سطح پر واقع هی - بڑے صحن کي طرح اس کے بھي تین پہلوؤن پر حجرے بنے هوئے هین -

یہ خانقاہ نسبةً اچھي حالت مین هی :- چھتون کے بعض حصے اور بہت سے ستون ابتک بدستور اپني اصلي جگہ پر قائم هین - دیوارون کي چنائي بھي اکثر صاف اور باقاعدہ هی ' لیکن جنوبي پہلو کے برآمدے اور کمرون اور چھوٹے صحن کي بعض اندروني دیوارون کي چنائي نسبةً گھٹیا هی - ممکن هی کہ یہ بعد مین اضافہ کئے گئے هون - غالباً ان دیوارون اور ستونون پر استرکاري کي بھي تجویز تھي مگر کچھ کا کہین کوئي نشان نہین ملتا اس لئے گمان یہ هی کہ اس تجویز پر عمل درآمد نہین هوا -

خانقاہ کے دونون صحنون مین پتھر کي بڑي بڑي

هی جسکے مغربی پہلو کے وسط میں ایک زینہ هی - دیواروں کی اندرونی چنائی نا تراشیدہ پتھروں کی هی ' صرف رخ پر دونوں جانب ترشے ہوئے چوکور پتھر استعمال کئے گئے هیں - کرسی کے اوپر ' دیواروں کے بیرونی جانب کسکے چھوٹے ہوئے هیں -

خانقاہ نمبر ۴۶ و ۴۷ مندر نمبر ۴۵ کے سامنے جو حجروں والا صحن هی اُسکی شمالی اور مغربی دیواروں کے عقب میں ایک اور خانقاہ هی جو نسبتاً زیادہ وسیع اور شاندار هی - یہ خانقاہ مندر مذکور کی تعمیر ثانی کے بعد بنائی گئی تھی ' اسلئے بارھویں صدی عیسوی سے قبل کی تعمیر نہیں ہوسکتی - نقشہ (پلیٹ ۱۵) دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ اس خانقاہ میں دو چوک هیں جنکو نقشے میں نشان 46 اور 47 سے تعبیر کیا گیا هی - بڑا چوک (نمبر ۴۷) مع اُن برآمدوں اور حجروں کے جو اسکے تین جانب واقع هیں ' شمالاً جنوباً ۱۰۳ فیٹ اور شرقاً غرباً ۷۸ فیٹ هی - اس کے جنوبی پہلو پر ایک ستون دار برآمدہ اور برآمدے کے پیچھے دو کمرے هیں ایک بالکل چھوٹا اور دوسرا بہت لانبا مگر تنگ - مغربی جانب صرف ایک سایبان سنگی ستونوں پر قائم هی - اور شمال میں سامنے ایک

ديوار اسکے اوپر بني هوئي هی - يه ديوار سات فيت بلند هی اور اسکي چنائي کچھ ايسي مضبوط نهين هی - اسکے جنوبي سرے کے قريب بعد مين ايک چھوتي سي عمارت (نمبر ۴۹) تعمير کي گئي تهي جسکي صرف کرسي باقي رہ گئي هی - ايک اور عمارت جو (اس ديوار کے قريب) بعد مين طيار هوئی وہ هے جو نقشے مين نشان (50) سے ظاهر کي گئي هی - اسکي تعمير کے لئے احاطہ کي ديوار کا کچھ حصہ منهدم کرنا پڑا تها - اب اس عمارت کي صرف ديوارين ٬ ستونون کي کرسيان اور چند سنگي فرش باقي رہ گئے هين ٬ مگر ان سے بهي صاف ظاهر هوتا هی که يه عمارت کوئي خانقاہ تهی اور قريب قريب اسي زمانے مين بنائي گئي تهي جبکه خانقاہ نمبر ۴۷ تعمير هوئي -

اس خانقاہ کے قريب هي ايک چهوتا سا مندر (نمبر ۳۲) هی جو بظاهر اس کے صحن مين بنا هوا معلوم هوتا هی - يه مندر عهد وسطي کے اواخر کي تعمير هی اور سطح زمين سے آتھ فيت بلند هی - اسمين تين چهوتے کمرے هين جنکے سامنے ايک پيش کمرہ اور وسطي کمرے کے نيچے ته خانه هی - مندر مين داخل هونے کا دروازہ پيش کمرے کے

سلون کا فرش لگا ہوا تھا جو چار سے آٹھ آٹھ انچ تک موٹی اور اُن سلون سے کہین زیادہ وزنی تھین جو مندر نمبر ۴۰ کے فرش مین یا قدیم ستونون کے ملحقہ فرش مین استعمال کی گئی تھین - بڑے صحن کی فرش بندی کے نیچے (کھدائی کرنیسے) قدیم زمانے کے بے شمار عمارتی اجزا دستیاب ہوئے جنمین ایک گپتائی وضع کا ستون بھی تھا - اس سے نیچے ' سطح فرش سے کوئی تین فیٹ گہرائی پر ' کسی قدیم عمارت کا سنگی فرش ملا ' اس سے نو انچ نیچے ایک " کچا " فرش تھا اور اس سے بھی دو فیٹ تین انچ نیچے ایک اور فرش نکلا جو چونے اور کنکر کا بنا ہوا تھا - یہ سب فرش اُن قدیم خانقاہون سے تعلق رکھتے ہین جو موجودہ عمارت سے قبل اس جگہ تعمیر ہوئی تھین لیکن چونکہ سب سے نیچے والا فرش عہد گپتا سے قبل کا نہ تھا اس لئے کھدائی کو جاری رکھنا مناسب نہ سمجھا گیا -

عمارات نمبر ۴۹ - ۵۰ و ۳۲

احاطے کی وہ طویل دیوار جو عمارات نمبر ۴۹ و ۵۰ کے عقب مین ہی اور خانقاہ نمبر ۴۷ کے شمال مشرقی گوشے سے آکر ملتی ہی خانقاہ مذکور سے بہت پہلے کی تعمیر معلوم ہوتی ہی ' اسلئے کہ خانقاہ کی مغربی

اس عمارت کي چار ديواري اور برجون کي تعمير مين بڑے بڑے ' مختلف جسامت کے ' پتھر استعمال کئے گئے هين - ان مين بعض پتھر گيارهوين يا بارهوين صدي عيسوي کي شکسته عمارات سے لئے هوئے معلوم هوتے هين مگر چونکه يه پتھر ديوارون کے بالائي حصون مين لگے هوئے هين اسلئے ممکن هی که کسي بعد کي مرمت سے تعلق رکھتے هون -

اس عمارت کے اندر کھدائي کرنيسے وسط کے قريب چند حجرے آشکار هوئے جنکے شمال مين ايک صحن هی - يه کسی قديم خانقاه کے آثار هين جو غالباً ساتوين يا آٹھوين صدي عيسوي مين اس جگه تعمير هوئي تھي - اس خانقاه کا فرش ' بالائي فرش سے باره فيٹ نيچا هی اور اس کي پتھر کي ديوارين ' جنکي چنائي خشک اور معمولی هی ' اسوقت بھی چھه اور سات فيٹ کے درميان بلند هين - اس طرح انکے بالائي حصے سطح زمين سے صرف پانچ چھه فيٹ نيچے هين -

مشرقي پہلو میں هی ' - اسکے سامنے ایک اور دروازہ هی جس سے گذر کر وسطي کمرے میں پہنچتے هیں لیکن یہ عجیب بات هی کہ پہلوؤں کے کمروں میں صرف کھڑکیاں بنائي گئي هیں اور جو شخص ان کمروں میں داخل هونا چاھے اُسکو گھٹنوں کے بل جانا پڑتا هی -

عمارت نمبر ۴۳

وہ موٹي موٹي دیواروں والي عمارت (نمبر 43) جس کا کچھ حصہ مشرقي سطح مرتفع پر اور کچھ اُسکے جنوب کي طرف پست زمین پر واقع هی ' سانچي کے آخري دور تعمیر کي یادگار هی - یہ عمارت شاہ کنشک کے مشہور و معروف ستوپہ واقع پشاور سے بہت مشابہ هی کیونکہ اسکا سطحي نقشہ صلیب کي شکل کا هی اور چاروں کونوں پر چار مدوّر برج بنے هوئے هیں - لیکن چونکہ بالائي عمارت کا کوئي نشان نہیں ملا اسلئے یہ بات مشتبہ هی کہ کبھي اسپر کوئي ستوپہ بھي تھا یا نہیں - عمارت کي موجودہ کیفیت یہ هی کہ ایک بلند صحن کے گرد پست سي چار دیواري بني هوئي هی اور کہیں کہیں چند اندروني دیواروں کے نشان بھي ملتے هیں - یہ دیواریں زمانہ مابعد کي بني هوئي معلوم هوتي هیں اس لئے نقشے میں نہیں دکھائي گئیں -

مُڑ جاتا تھا - آجکل یه رسته ستوپے سے ذرا اوپر
جدید رستے میں مل جاتا هی -

قدیم رستے کے نزدیک کھنڈرات

قدیم رستے کے درنوں جانب بہت سي پراني عمارتوں کے آثار پائے جاتے ہیں جن میں ایک قوسي مندر کي شکسته کرسي بالخصوص قابل ذکر هی - اس مندر کا دروازہ مشرقي جانب تھا اور اسکي کرسی ۶۱ فیٹ لمبي اور ۳۲ فیٹ چھ انچ چوڑي هی - باقي آثار محض چند شکسته چبوترے ہیں جنکي چنائي بھدي اور ناهموار هی اور بالائي عمارتیں بالکل ضائع هوچکي ہیں - ان میں سے تین چبوترے قوسي مندر کے مغرب و شمالمغرب میں واقع ہیں، چوتھا اُسکے مشرق میں، اور پانچواں قدیم رستے کي دوسري جانب چوتھے چبوترے سے کوئي ستّر گز شمال کو هی - پانچویں چبوترے سے قریباً اسّي گز اوپر کي طرف دو اور چبوترے قریب قریب نظر آتے ہیں - ان کے شمال میں شکسته اینٹوں اور پتھروں کے ملبے کا وسیع انبار هی جس میں عہد وسطي کي ایک خانقاہ کے کھنڈر مدفون ہیں (جدید رسته ملبے کے اس تیلے کے بیچوں بیچ سے گذرتا هی) - اسکے قریب هي مغربي

باب ١٠

ستوپه نمبر ۲ و دیگر آثار

پہاڑي کي چوٹي پر جس قدر آثار و عمارات واقع هین آن سب کے حالات بیان هوچکے - اب هم پہاڑي کے اُس مسطح حصے کي طرف جالینگے جسپر ستوپه نمبر ۲ بنا هوا هی اور پہاڑي کي مسطح چوٹي سے قریباً ۳۵۰ گز نیچے پہاڑي کے مغربی پہلو پر واقع هی - ستوپۂ کلان کے مغربي پہاٹک کے سامنے ' چار دیواري کے ساتھ لگا هوا ' ایک پختہ زینہ هی - اس زینے سے اُترکر هم اُس پگڈنڈي پر پہنچتے هین جو فی زماننا ستوپه نمبر ۲ کي طرف جاتي هی - یه زینه اور پگڈنڈي دونون زمانۂ حال کے بنے هوئے هین - قدیم رسته (جس مین پتھر کي بڑي بڑي سلون کا فرش لگا هوا تها) موجوده پگڈنڈي سے جنوب کو واقع تها اور نسبتاً زیاده چکردار تها - یه رسته ستوپه نمبر ۷ کے جنوب سے شروع هو کر پتھر کي ایک قدیم کان کے برابر سے (جسکو بعد مین تالاب بنا لیا گیا) گذرتا هوا اور دور تلک چکر کهاتا هوا ستوپه نمبر ۲ کي جانب

اپني اپني جگه قائم تھے - بڑا فرق ان دونون ستوپون مین یه هی که ستوپه نمبر ۲ کے چارون دروازون مین سے ایک کے سامنے بھي تورنا یا منقش پھاٹک نهین هی - لیکن اس کمي کو اس کا فرشي کٹهرہ ' جو مسلم موجود اور بے شمار دلچسپ تصاویر سے آراسته هی ' بخوبي پورا کر دیتا هی -

سنه ۱۸۲۲ع مین کپتان جانسن نے اس ستوپے مین کھدائي کر کے اسکو بہت نقصان پہنچایا تھا ' - لیکن " تبرکات " کي دریافت ' اور ساتھ هي گنبد کي مکمل تباهي ' جنرل کننگھم کے حصے مین آئي جب که اُنھون نے اس مین سنه ۱۸۵۱ع مین ' دوباره کھدائي کي - تبرکات کا خانه ستوپے کے ٹھیک وسط مین هونے کي بجائے مرکز سے دو فیٹ مغرب کو هٹا هوا تھا اور چبوترے کے فرش سے سات فیٹ بلند تھا - اس خانے مین سفید پتھر کي ایک (گیارہ انچ لمبي ۹½ انچ چوڑي اور اتني هي اونچي) صندوقچي رکھي هوئي ملي جس مین سنگ صابون کي چار ڈبیان بند تھین اور هر ڈبیا مین انساني هڈي کے چند ذرا ذرا سے ٹکڑے محفوظ تھے (۱) - صندوقچي کے اوپر ایک طرف

(۱) " دي بھیلسه ٹوپس " مصنفه کننگھم کے صفحات ۲۸۵ تا ۲۹۴ پر اس دریافت کا مفصل حال تحریر هی -

سنگي پیاله

جانب ایک اور چھوٹا سا ٹیله هی جسکے اوپر پتھر کا ایک بہت بڑا پیاله رکھا هوا هی - اس پیالے کا بیروني قطر آٹھ فیٹ آٹھ انچ هی اور جنرل کننگھم صاحب کا خیال هی که اس مین نیٹل (Nettle) کا وہ متبرک پودا لگا هوا تھا جسکي بابت مشہور هی که خود بدھه نے آسکي قلم اپنے دانتون سے کاٹ کر لگائي تھي - لیکن میري رائے مین ایسا خیال کرنے کي کوئي وجه نہین ' کیونکه جنرل موصوف کي یه رائے سانچي اور شاچی کو (جس کا ذکر فاهیان نے کیا هی) ایک سمجھنے پر مبني هی ' حالانکه یه تعیین خود غلط هی - میرا خیال هی که یه پیاله غالباً ایک بہت بڑا کشکول تھا جس مین اهل بودھ نذرانے ' چڑھاوے ' وغیرہ ڈالدیا کرتے تھے -

ستوپه نمبر ۲

یه ستوپه اپني جسامت ' نقشے اور طرز تعمیر کے لحاظ سے ' ستوپه نمبر ۳ کے ساتھ بہت مشابہت رکھتا هی اور حال کي تجدید و ترمیم کے بعد ستوپه نمبر ۳ کي جو شکل صورت نکل آئي هی آس سے ستوپه نمبر ۲ کا آسوقت کا نقشه ناظرین کي آنکھون مین پھر جائے گا جب اسکي چھتري اور کٹھرے صحیح و سالم

(۱) کاشپ گوت تمام هماوتي قبایل کا معلم	कासपगोत (काश्यपगोत्र)
(۲) مجهم	2. मांझम (मध्यम)
(۳) هاریتي پُت	3. हारितीपुत (हारितीपुत्र)
(۴) وچهي سُوي جَیَت	4. वच्छि-सुविजयत (वात्सि-सुविजयत ?).
(۵) مہا ونایه	5. महवनाय.
(۶) آپ گیر	6. आपगीर
(۷) کوڈني پُت	7. कोदिणिपुत (कौन्डिनीपुत्र)
(۸) کوسکي پُت	8. कोसिकिपुत (कौशिकीपुत्र)
(۹) گوتي پُت	9. गोतिपुत (गौप्तीपुत्र)
(۱۰) موگلي پُت	10. मोगलिपुत (मौद्गलीपुत्र)

(فوٹ نوٹ بسلسلۂ صفحۂ گذشته)

جو سانچي اور سُناري سے دستیاب هوئي هین (دیکهو رساله جرنل رائل ایشیاٹك سوسائٹي بابت سنه ۱۹۰۵ع صفحه ۶۸۳ و آینده ، فرگسن صاحب کي تالیف " اندین اینڈ ایسٹرن آرکي ٹیکچر " مطبوعه سنه ۱۹۱۰ جلد اول صفحه ۶۸ ، - گیگر صاحب کی " مہاونس " کا دیباچه صفحه XIX)

قديم براهمي حروف مين ايك كتبه كنده تها جس كا ترجمه حسب ذيل هي :—

" رشي كاشپ گوت اور رشي واچهي سوبي جيت معلم سے لےکر تمام معلمون کے (تبركات) "

سنگ صابون كي چارون ڈبيون پر بهي كتبے تهے - ان سے معلوم هوا كه ان ڈبيون مين بوده مذهب كے دس رشيون اور مبلغون كے " تبركات " محفوظ تهے جن مين سے بعض تو اهل بوده كي تيسري " مجلس " مين شامل هوئے تهے جو شهنشاه اشوك كے زمانے مين منعقد هوئي تهي اور باقي اُن عقايد كي نشر و تبليغ كے لئے جو اس مجلس مين طے پائے تهے كوه هماله كے علاقے مين بهيجے گئے تهے (۱) - ذيل مين وه دس نام درج كئے جاتے هين جو ان ڈبيون پر كنده تهے :—

(۱) كتاب " ديپ ونس " مين اُن چار مبلغون كے نام دئے هوئے هين جو كاشپ گوت كوٹي پتر كے همراه علاقه هماونت مين قبيله يكها كو بوده مذهب كي دعوت دينے گئے تهے - يه نام حسب ذيل هين :—

مجهم ، دُ دُ بهسر ، سهديو اور مولك ديو - انمين سے خود كاشپ گوت اور مجهم اور دُ دُ بهسر كے نام اُن ڈبيون پر لكهے هوئے هين

اس ستوپے کے کٹھرون کے بہت سے شکستہ ٹکڑے حال کي کھدائي مین زمین سے برآمد ہوئے ہین - یہ سب کٹھرے اُسي نمونے کے ہین جیسے ستوپۂ کلان اور ستوپہ نمبر ۳ کے کٹھرے ہین ' اسلئے انکي ساخت کے متعلق کچھ لکھنا غیر ضروري ہی - چھوٹے کٹھرون کي آرائشي منبت کاري بھي دوسرے ستوپون کے کٹھرون کے نقش و نگار سے بہت مشابہ ہی - لیکن بڑے یعني فرشي کٹھرے پر جو ابھروان نقش بنے ہوئے ہین وہ نہایت دلچسپ اور ہندوستان مین اس قسم کے کام کي واحد مثال ہین ' اسلئے کہ چند مابعد کے مرقعون کے سوا ' جنکا ذکر آگے کیا جائیگا ' ان مرقعون مین ہندي صنعت کي قدیم حالت اور وہ خالص ملکي خصوصیات نظر آتي ہین جو ابتدائي مدارج طے کرنیسے قبل اس مین پائي جاتي تھین - مناظر و واقعات تو انمین بھي بالعموم وھي دکھائے گئے ہین جو ہم ستوپہ کلان کے پھاٹکون کي تصویرون مین دیکھ چکے ہین لیکن ان کے طریق ساخت مین بہت سادگي اور خامي پائي جاتي ہی اور تصویرون مین خالص آرائشي خوبصورتي پیدا کرنے کا خیال زیادہ رکھا گیا ہی - ان مرقعون مین بدھ کي زندگي کے چار اہم واقعات یعني اُسکي ولادت '

مهاموگلانه اور شاري پترا جن کے تبرکات ستوپه نمبر ۳ سے دستیاب هوئے تھے ' گوتم بدھه کے چیلے اور رفیق تھے لیکن اس سے یه لازم نهین آتا که وه ستوپه بهي بدھه کے زمانے کا بنا هوا هی - اسي طرح جن مبلغون کے " آثار " ستوپه نمبر ۲ مین محفوظ تھے اُن سب کا یا اُن مین سے بعض کا شهنشاه اشوک کے هم عصر هونے سے بهي یه لازم نهین آتا که یه ستوپه عهد موریا هي مین تعمیر هوا تها - برخلاف ازین ' چونکه یه ممکن نهین که ان سب مبلغون کي وفات ایک هي وقت مین واقع هوئي هو اسلئے ضرور هی که یه " تبرکات " پہلے کسي اور جگه دفن هوئے هون اور بعد مین وهان سے لاکر اس ستوپے مین رکھدئے گئے هون - تبرکات کے مدفن کي یه تبدیلي غالباً عهد شنگا مین هوئي هوگي کیونکه بعض ایسي شهادتین موجود هین جنکي بنا پر وثوق کے ساتھ کها جاسکتا هی که یه ستوپه اسي عهد مین تعمیر هوا تها (۱) -

(۱) جنرل کننگهم کي رائے هی که اصل مین یه ستوپه صرف کاشپ گوت اور وچھي سويجیت کے " آثار " کي خاطر بنایا گیا تها کیونکه پتھر کي صندوقچي پر صرف انهي دونون کے نام کنده هین (" دي بهیلسه ٹوپس " صفحه ۲۹۱)

نہین گذرے مثلاً " اسپ سر ماهي دم انسان " اور
" انسان چہرہ گھوڑے " جنکي پشت پر عورتین سوار
هین - یه فرضي تصویرین هندي الاصل نہین هین بلکه
انکا خیال مغربي ایشیا سے هندوستان آیا تھا - نباتي
نمونون مین کنول ' سانچي کے سنگتراشون کا منظور نظر
هی - اسکے بعض نقش تو بالکل سادہ هین اور بعض
نہایت پرتکلف اور پیچیدہ بنے هوئے هین - پرندون مین
بالخصوص مور ' راج هنس ' اور سارس نظر آتے هین - اور
اُن نشانات مین جو بودھ مذهب مین خصوصیت کے ساتھ
متبرک سمجھے جاتے هین ' پہیا ' تري رتن یا ترشول '
اور ڈھال یا ناگ کي علامات نظر آتي هین -

طرز ساخت اور اصطلاحی خصوصیات کے لحاظ سے جو
بات ان مرقعون مین نہایت عجیب معلوم هوتي هی
وہ یه هی که حیواني اور انساني تصویرون مین تو
غیرمعمولي بھداپن اور خامي پائي جاتي هی مگر آرائشي
کام نہایت زوردار اور اعلی درجے کا هی - هندوستاني
کاریگرون نے آرائشي کندہ کاري مین عموماً اور پھول پتي
کے کام مین خصوصاً ' همیشه ذوق سلیم اور اعلی درجے
کي قابلیت کا ثبوت دیا هی اور اس قابلیت کا بہترین

حصول معرفت ، وعظ اول ، اور وفات کے مناظر فوراً شناخت هو سکتے هین کیونکه یهان بهي ان واقعات کو انهین علامات سے ظاهر کیا هی جو هم مابعد کے (یعني ستوپۂ کلان کے) مرقعون مین دیکھ چکے هین - پهر یکشني یا محافظ پري کي آشنا صورت بهي یهان موجود هی ، کئي پهن والا ناگ بهي دکهائي دیتا هی اور بے شمار حقیقي اور خیالي جانور بهي نظر آتے هین جن مین بعض کوتل هین اور بعض پر سوار بیٹھے هین - یه جانور ان جانورون سے بهت مشابه هین جو ستوپه کلان کے پهاٹکون(۱) مین مربع تهونیون پر بنے هوئے هین - علاوه برین هاتهي ، گهوڑے ، بیل ، هرن ، پردار شیر ، گهڑیال ، سیمرغ اور بعض ایسے فرضي اور خیالي جانور بهي ان مرقعون مین بنے هوئے هین جو پہلے همارے نظر سے

(۱) بعض سوارون کي تصویر مین رکابون کے نسمے بهي نظر آتے هین - رکاب کے استعمال کی دنیا مین یه سب سے پهلي مثال هی اور تمام معلومه مثالون سے قریباً پانسو سال قدیم تر هی - ایران مین رکاب کا رواج ساساني زمانے سے قبل نهین هوا - پروفیسر کالنز کي سند پر مسٹر سیو کنگ مجهے اطلاع دیتے هین که چین مین رکاب کا ذکر کتاب نن شه مین آیا هی جو پانچوین چهٹي صدي عیسوي کي تصنیف هی - یونان اور روما کے قدیم لٹریچر مین رکاب کا کهین نام تک نظر نهین آتا اور معلوم هوتا هی که یورپ مین غالباً عهد وسطي کے اوائل سے پہلے رکاب نهین آئي -

کو قریباً ایک هي سطح میں رکھا گیا هی اور نس بات کي عملاً کوئی کوشش نہیں کي گئي که اُن میں (عمق اور فاصلے کے اختلاف سے) تفاوت مکاني کي کیفیت دکھائي جائے - هر تصویر ایک ابھروان سِلُہت (Silhouette) یا خاکا سا هی جسکي زمین کي سطح بالکل علیحدہ هی اور پیکر سازي کا جو تھوڑا بہت هنر کہیں نظر آتا هی وہ خاکے کی حدود یا اندروني جزئیات میں کسی قدر گولائي پیدا کرنے تلک محدود هی - تصویرین بھی چوڑي چپٹي اور کاواک سي هیں اور (بھرهوت کے اکثر بتوں کي طرح) ابتدائي صنعت کي یقیني علامت یعني صناع کي حد درجے کي خام توجہي ' تصویروں کے پاؤں کي بناوٹ میں نظر آتي هی جن کي ساخت میں تشریحي تطابق کا خیال مطلق نہیں رکھا گیا یعني پاؤں کو کچھہ پھرے هوئے بناکر انکا فراخ ترین پہلو دکھایا گیا هی -

ابتدائي صنعت کي یہي صفات اُن نصف دائروں کي منبت کاري میں بھي نظر آتي هیں جو پلیٹ ۱۴ پر ستون نشان (c) کے اوپر اور نیچے اور ستون نشان (d) کے زیرین حصے میں بنے هوئے هیں - لیکن ان ستونوں کے

اظهار جيسا کنول کي اُن تصويرون سے هوتا هی جو اس کٹهرے پر بني هوئي هين (اور جنکا ايک خوبصورت نمونه پليٹ ۱۳ - الف مين دکهايا گيا هی) ' ويسا اور کهين نهين پايا جاتا - برخلاف اسکے انساني تصوير کے بنانے مين قديم هندي صناع ايسے هوشيار نتهے ' بلکه ابهروان تصويرون يا کامل مجسمون کي ساخت مين معمولي دسترس بهي اُنهين اُسوقت تک حاصل نهين هوئي جبتک وه يوناني صنعت کي تعليم سے فيضياب نهوئے - اس فيضيابي کے بعد جو نمايان ترقي هندي سنگتراشي نے کي اُسکا صحيح اندازه اس کٹهرے کي ابتدائي سنگتراشي کا اُن چند تصويرون کے ساته مقابله کرنيسے هوسکيگا جو بعد مين اسکے مشرقي دروازے پر کنده کي گئين - پراني تصويرون کے دو نمونے پليٹ نمبر ۱۳ (Plate XIII) پر اشکال *a* و *d* مين اور جديد مرقعون کي دو مثالين اُسي پليٹ پر اشکال *c* و *d* مين دکهائي گئي هين - قديم تصويرون مين عموماً آرائش بهت زياده هی اور اگرچه جس مقصد سے وه بنائي گئي هين اُسکے لئے بهت موزون هين تاهم صنعتي نقطۂ خيال کے وه ايک حد تک ابتدائي حالت مين هين اور انمين بهت سي خاميان پائي جاتي هين مثلاً :— تمام تصويرون

هند کے سنگتراشون کے بنائے ہوئے ہین جو یونانی صنعت اور خیالات سے متاثر ہوچکے تھے اور اس وقت ' جبکہ وندیشا کی مقامی صنعت ابھی ابتدائي مدارج ہی طے کر رہي تھي ' ان کي صنعت نسبتاً کمال کے زینے تلک پہنچ چکي تھي - اگر یہ درست ہی تو یہ قیاس کچھ بے جا نہ ہوگا کہ ان مرقعون اور قدیم تصویرون کے درمیان غالباً کچھ زیادہ وقفہ نہین گذرا ہوگا -

ستوپہ نمبر ۲ کے قریب دیگر آثار

ستوپہ نمبر ۲ سے گوشۂ شمال و شمالمغرب کي طرف اور پہاڑي کے مغربی پہلو پر ایک مستطیل سنگي چبوترہ بنا ہوا ہی - اس چبوترے پر قدیم زمانے مین ایک ستون استادہ تھا جسکے تاج کا شیر(۱) اور عمود کے چند شکستہ ٹکڑے چبوترے کے قریب ہي پڑے ہوئے ملے ہین - عمود کا زیرین حصہ ہشت پہلو ہی اور بالائی حصہ شانزدہ پہلو - ہر پہلو کسي قدر مقعر ہی - ستون کي طرز ساخت سے معلوم ہوتا ہی کہ وہ دوسري صدي عیسوي کے قریب نصب کیا گیا تھا - چبوترے پر ایك چھوٹے سے سنگي کٹہرے کي چند پٹریان ملین - اور

---

(۱) یہ شیر عجائب خانے مین ہی -

بقيه نقوش بالکل مختلف طرز کے هين - يه اُن صناعون کے کمال کا نمونه هين جو قدرت سے براه راست اخذ کرتے تھے اور " ذهني تصوير " کي بندشون سے قريب قريب آزاد هوچکے تھے - يه نقش نري آرائش نهين بلکه تصوير معلوم هوتے هين - پيکرون کي بناوٹ علم تشريح الاعضاء کي رُو سے بالکل صحيح اور درست هی - تصويرون کے انداز اور اُنکي ترتيب مين نسبتاً آزادي اور بے تکلفی پائی جاتي هی - صناع نے کيفيت مکاني دکھانے مين کافي مهارت حاصل کرلي هی اور تصويرون مين باهم قريبي ربط اور يگانگی پيدا کرنے کي قصداً کوشش کي هی -

يه مابعد کے مرقعے کس وقت اس کٹھرے پر کنده کئے گئے اور اُسوقت قديم تصويرون کو بنے هوئے کس قدر زمانه گذر چکا تھا ، يه ايک ايسا سوال هی که اس کا صحيح جواب دينا سردست ممکن نهين - البته اتنا تو صاف ظاهر هی که يوناني صنعت کا جلتا اثر اِن مرقعون مين پايا جاتا هی اُتنا سانچي کے منقش پھاٹکون يا کٹھرون کی سنگتراشي مين اور کهين نظر نهين آتا - اس سے يه نتيجه نکلتا هی که يه مرقعے غالباً شمالمغربي

هي ایك ناگي کا چھوٹا سا مجسمه هی جو صرف تین فیت تین انچ بلند هی - یه دونون مجسمے ایک هي زمانے کے بنے هوئے هین اور دونون کي طرز ساخت بھي یکسان هی -

مذکورہ بالا مجسمون کے علاوہ اس پہاڑي پر دلچسپي کي ایک اور چیز گھوڑے کا وہ نامکمل مجسمه هی جو اس نواح مین ڈنگ کي گھوڑي کے نام سے مشہور هی ' اور گاؤن سے جنوب مغرب کي طرف پہاڑي کے دامن اور بستي کے بیچ مین قائم هی - اسکي ساخت کے زمانے کا تعین ذرا دشوار هی مگر اغلب یه هی که عهد وسطي مین بنایا گیا هوگا -

وہ دونون مستحکم بند ' جو سانچی کي پہاڑي کو ناگوري کي پہاڑي سے اور آخرالذکر کو مغربي پہاڑیون سے ملاتے هین ' سنه عیسوي کے اجراء سے قبل کے بنے هوئے معلوم هوتے هین - ان کا مقصد غالباً یه تھا که پہاڑي کي دوسري جانب (پانی روک کر) ایک بہت بڑي جھیل بنالي جائے -

آخري یادگار وہ چار سنگي ستون هین جو ڈاک بنگلے سے قریباً سو گز شمالمشرق کیطرف کھڑے هین - یه ستون

اُس سے ذرا شمال کي جانب کسي ستوپے کي شکستہ
کرسی کے آثار پائے جاتے ہیں ۔

سانچي کے نواح میں دلچسپي کي اور اشیاء

اب ، ختم کتاب سے پیشتر ، اُن چند دلچسپ قدیم اشیاء کا مجمل حال بیان کر دینا مناسب معلوم ہوتا ہے جو سانچي کے قرب و جوار میں پائي جاتي ہیں -

سانچي کي پہاڑي کے جنوب میں ایک اور چھوٹي سي پہاڑي ہے جسکي چوٹي پر موضع ناگوري آباد ہے - اس پہاڑي کے دامن سے ذرا اوپر گاؤں کے شمالمغرب میں کسي ناگا کا مجسمہ چٹان پر کھڑا ہے جو غالباً کسي اور جگہ سے لایا گیا ہے - نیچے کي کرسي شامل کرکے یہ مجسمہ سات فیٹ ایک انچ بلند ہے اور سفیدي مائل بھورے رنگ کے پتھر سے بنا ہوا ہے - اسکے بائیں ہاتھ میں صراحی ، دائیں ہاتھ میں شاید کنول یا کوئي اور چیز اور سر پر سات پھن ہیں - طرز ساخت سے ظاہر ہوتا ہے کہ یہ تیسري یا چوتھي صدي عیسوي کي صنعت کي یادگار ہے - اس مجسمے کا ایک طرف تو ستوپۂ کلاں کے پھاٹکوں پر بنے ہوئے محافظ یکشاؤں سے اور دوسري طرف عہد گپتا کي مابعد کي مورتوں سے مقابلہ کرنا خاص دلچسپي رکھتا ہے - ناگا کے قریب

ضمیمه

بدّھه کي زندگي کے مختصر حالات (۱)

خصوصاً جہانتک اُنکا تعلق سانچي کي تصاویر سے ھی

گوتم بدّھه غالباً سنه ۵۶۲ قبل مسیح مین نیپال ترائي کے قدیم شہر کپل وست کے قریب پیدا ھوا اور بودھ گیا مین پیپل کے درخت کے نیچے گیان یا معرفت حاصل کرنے کے بعد بدّھه یعني "عارف کامل" کے رتبے کو پہنچا - اس سے پہلے وہ بودھي ستوا (یعني بدھه بالقوہ)

(۱) کرن صاحب کي کتاب "مینول آف بدھزم" مین صفحات ۱۲ تا ۴۶ پر بدھه کي مختصر سوانح عمری نہایت پر لطف پیرایے مین بیان کي گئي ھی - اور ھر قصے یا واقعے کي تصدیق مین قدیم کتابون کے مفصل حوالے بھي دئے ھوئے ھین - مینے کرن صاحب کي کتاب سے ' اور نیز اے - ایس - جیڈن کے بیش قیمت مضمون سے جو زیر عنوان " بدھه " ھیسٹنگز صاحب کي " انسائیکلو پیڈیا آف ریلیجن اینڈ ایتھکس" مین شائع ھوا ھی ' دل کھول کر مدد لي ھی -

غالباً عہد وسطي مين نصب کئے گئے تھے اور اُن عورتون کی یادگار هین جو ستي هوگئي تهين - انپر کچھ منبت کاري بھی هی جس مين ذيل کے چار منظر دکھائے گئے هين :—

(۱) میان بيوي لِنگ کي پوجا کر رهے هین -

(۲) خاوند پلنگ پر ليٹتا هی اور بيوي اُسکے پاؤن دبا رهي هی -

(۳) خاوند میدان جنگ مين اپنے دشمن سے لڑ رها هی -

(۴) چاند اور سورج - (ان سے غالباً یه ظاهر کرنا مقصود هی که جب تک چاند اور سورج قائم هين ، ستي هونيوالی عورت کي محبت ، وفاداري اور خدمت گذاري کي شهرت بھي برقرار رهيگي)

ان مين جو ستون ڈاک بنگلے سے قريب تر واقع هی اُس پر ناگري رسم خط مين سنه ۶۵ - ۱۲۶۴ع کا ایک کتبه کنده هی جسکے حروف ایسے فرسوده هوگئے هين که پڑھے نهين جاتے -

ختم شد
بفضله تعالیٰ

دنیا مین اُس کا ظہور کب اور کس جگه هو؟ کس نسل اور خاندان سے اُسکا تعلق هو؟ کونسي عورت اُسکو حمل مین رکھے؟ اور کس وقت اُسکي والده کا انتقال هو؟ - ان باتون کا خیال کرتے هوئے اُسنے دیکھا که ظہور کا مناسب وقت اب آ پہنچا هی اور تمام گذشته بدّھون کي طرح اُسکو بھی ملک جمبُو دُویپ (= هندوستان) کے صوبۂ مَدھیا دیش (۱) مین کسي برهمن یا چھتري کے گھر پیدا هونا چاهئے چنانچه اُسنے فیصله کرلیا که کپل وست کے شاکیا قبیلے کا سردار راجه شُدّهودَن، اُسکا باپ اور (شُدّهودَن کي راني) مایا یا مہامایا اُسکي مان بنے جو اُسکي پیدائش کے سات دن بعد انتقال کر جائے - پس یه فیصله کر کے وه تُشیتا سُرگ سے اترا اور سپنے کي حالت مین مایا راني کے بطن مین داخل هوا یعني مایا نے خواب مین آینده بُدھه کو سفید هاتھي کي شکل مین آسمان سے اترتے اور اپني دائین کوکھ مین داخل هوتے هوئے دیکھا (صفحه ۱۳۷) - صبح کو راني نے

(۱) مگدھ دیس - صوبه بهار

تها - علاوه بودهي ستوا کے گوتم بدهه حسب ذيل القابون سے مشهور تها :—

(۱) شاکيا مني يعني شاکيا قبيلے کا رشي

(۲) سدهارتهه - وه شخص جسنے اپنا مقصد حاصل کرليا هو -

(۳) تتها گت - وه شخص جس نے حقيقت کو پاليا هو (۱)

ليکن بدهه هميشه اپنے آپ کو آخري لقب سے ياد کيا کرتا يعني تتها گت کهتا تها -

راجه شدهودن کے محل مين پيدا هونے سے پہلے بودهي ستوا ' تشيتا سرگ مين ظاهر هوا جهان ديوتاؤن نے اُس سے درخواست کي که وه بني نوع انسان کا نجات دهنده بنکر دنيا مين ظاهر هو مگر اس درخواست کو منظور کرنے سے پہلے بودهي ستوا کو چند باتون کا تصفيه کرنا ضروري تها ' - وه يه که

(۱) يا وه شخص جو اُسي طرح آيا جيسے اُسکے پيشرو آئے تهے -

محافظ دیوتاؤن نے اسکو اپنے هاتھون مین لیا - بچے کے بدن پر چھوتي نشانیون (انویئجن अनुव्यञ्जन) کے علاوہ بتیس بڑي نشانیان (مہاڑینجن - महाव्यञ्जन) بھي تھین جنسے اُسکي آیندہ عظمت ظاهر هورهي تھي - پیدا هوتے هي لڑکا سیدها کھڑا هوگیا ، سب طرف رخ کیا اور سات قدم چل کر بولا کہ " مین دنیا مین سب سے برتر هون " -

ٹھیک جس وقت شہزادہ پیدا هوا ، اُسی وقت اُسکی آیندہ بیوي یشودھرا ، یعني اُسکے بیتے راهل کي مان ، اُسکا سائیس چھندا ، اُسکا گھوڑا کنتھک ، اُسکا همجولي کالُد لین اور اُسکا عزیز ترین چیلا آنند بھي دنیا مین پیدا هوئے -

بودھي ستوا کي پیدائش پر تینتیس دیوتاؤن کي بہشت مین بڑا جشن منایا گیا - جب اَسیتا رشي کو اس اظہار شادماني کا اصلي باعث معلوم هوا تو اُس نے پیشین گوئي کي کہ " یہ بچہ ضرور بدھ بنیگا " - یہي پیشین گوئي ایک نوجوان برهمن کونڈنیا نے بھی کي تھي اگرچہ دوسرے برهمن نجومیون کو شک تھا اور وہ کہتے تیے کہ یا تو یہ لڑکا

یه عجیب و غریب خواب راجه کے سامنے بیان کیا جس نے اُسي وقت برهمن نجومیون کو بُلوا کر جواب کي تعبیر دریافت کي - نجومیون نے کہا که رانی حامله هین اور اُن کے بطن سے جو لڑکا پیدا هوگا وہ یا تو چکراورتی راجه یعنی هفت اقلیم کا بادشاہ بنیگا یا بُدهه کا رتبه حاصل کریگا -

ایام حمل مین چار آسماني محافظ بودهي ستوا اور مایا راني کي حفاظت کرتے رهے - آخر کار کپل وست کے قریب باغ لُمبیني مین یه بچه پیدا هوا (۱) - اُسوقت مایا ایک سال کے درخت کے نیچے کهڑي تهي جس کي ایک شاخ خود بخود نیچے جهک آئي تهي که مایا اسکو پکڑکر سہارا لے سکے (صفحه ۹۰) - پیدایش کے وقت راجه اندر اور تمام بڑے بڑے دیوتا حاضر تھے - بچه مان کے دائین پہلو سے برآمد هوا اور چار اطراف عالم کے

---

(۱) اس باغ کی جائے وقوع کا تعین سنه ۱۸۹۵ع مین آشوک کي ایک لاٹھ کے دریافت هونے سے هوا - اس لاٹھ پر ایك کتبه کندہ هی جس مین لکھا هی که راجه آشوك نے یه لاٹھ اُس مقام پر نصب کروائي تهي جهان گوتم بدّهه پیدا هوا تها -

PLATE XIII.

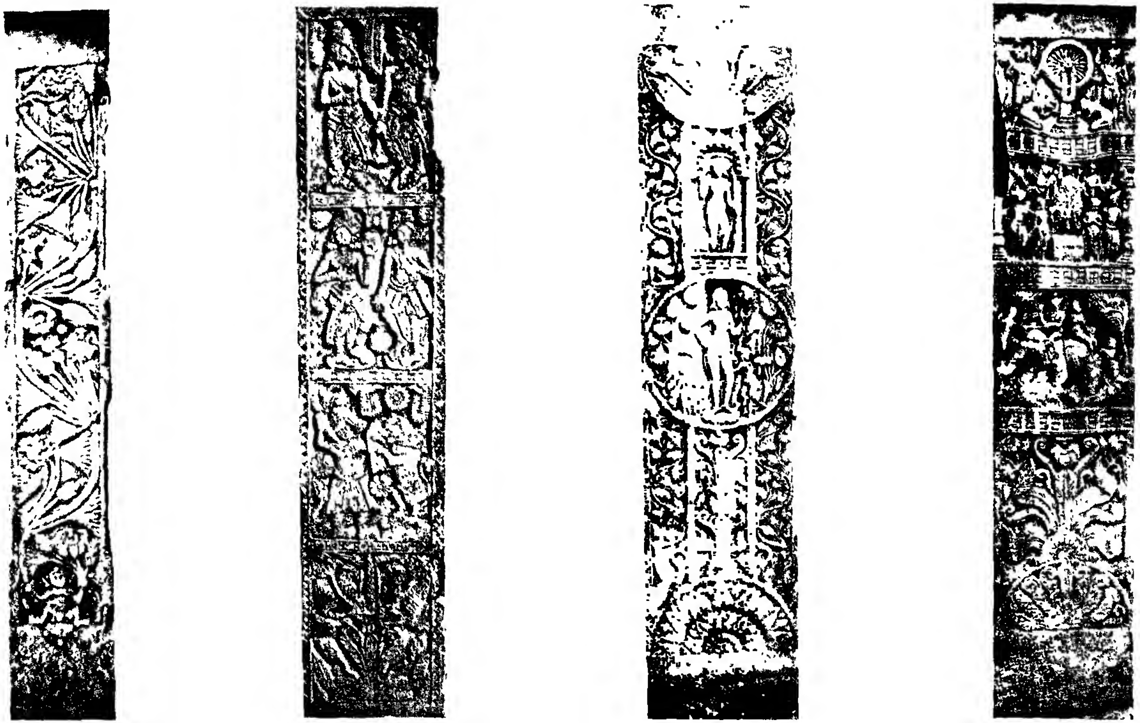

(a) (b) (c) (d)

STUPA 2: RELIEFS ON THE GROUND BALUSTRADE.

تمام دنیا کا بادشاہ بنیگا یا بدھہ - خود راجہ کي خواهش
تهی کہ بدھہ هونے کي بجائے اُسکا بیٹا ساري دنیا کا
بادشاہ بنے - چنانچہ اُسنے نجومیون سے دریافت کیا
کہ کیا چیز شہزادے کو ترک دنیا پر آمادہ کریگي -
نجومیون نے جواب دیا کہ کسی بوڑھے ' بیمار ' مردہ '
انسان اور تارک الدنیا فقیرکو دیکهنا-اُسوقت سے راجہ شدهودن
نے اس بات کي بڑي احتیاط کي کہ ان چارون مین سے
کوئي بھي شہزادے کي آنکھون کے سامنے نہ آنے پائے
اور اُسکو دنیا اور دنیا کي لذتون کي طرف مائل و راغب
کرنے کي مقدور بھر کوشش کي -

اهل بودھہ کي کتابون مین لکھا هی کہ بدھہ کي
صغرسني مین ایکدن راجہ شدهودن " قلبہ راني " کے
تہوار مین شہر سے باهر گیا اور شہزادے کو بھي اپنے ساتھہ
لیتا گیا جسکو اُسنے ایک جامن کے درخت کے نیچے
پلنگ پر لٹادیا - جب شہزادے کي انائین رغیرہ
ادهر اُدهر هوگئین تو وہ اٹھکر چار زانو هو بیٹھا اور دھیان
مین محو هو گیا - یہ گوتم کا پہلا دهیان تھا - لکھا هی
کہ جبتک شہزادہ اس دهیان مین محو رها درخت کا

سایہ (خلاف عادت) اُس جگہ سے نہین کھسکا اور اُسي طرح اُس کے اوپر قائم رھا (صفحہ ۱۳۱) -

اُن آئے دن کي خانہ جنگیون کا خاتمہ کرنیکي غرض سے ' جو کُولیا اور شاکیا قبائل مین زمانۂ دراز سے چلي آتي تھین ' سدّھارتھ کي شادي ' سولہ سال کي عمر مین ' کولیا خاندان کے راجہ سپرا بدّھا کي بیٹی یشودھرا سے کي گئي - روایتون مین مذکور ھی کہ سدّھارتھ نہایت طاقتور نوجوان تھا ' تیر اندازي مین اپنا ثاني نہین رکھتا تھا اور ھر فن مین ماھر تھا -

راجہ شُدّھودن کو وہ پیشین گوئي یاد تھي جو شہزادے کے مستقبل کے متعلق کي گئي تھي - اُسنے شہزادے کیلئے ھر طرح کے عیش و عشرت اور آرام و آسائش کے سامان بہم پہنچانے مین کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا اور برابر کوشش کرتا رھا کہ وہ چار منظر کبھي اُسکے سامنے نہ آئین جنکو دیکھکر شہزادہ راھبانہ زندگي اختیار کرنیوالا تھا - لیکن (شُدني بات ھوکر رھتی ھی) ' بارھا ایسا اتفاق ھوا کہ جب

اور بیٹے (راھول) کو سوتا چھوڑ کر چپ چاپ محل سے
نکل گیا - اسوقت سدھارتھ کي عمر ۲۹ سال کي تھي
اور یہ واقعہ مہا بھنشکرمن (" ترک دنیا ") کے
نام سے مشہور ھی (دیکھو صفحہ ۱۲۹) -

محل سے نکل کر سدھارتھ اپنے گھوڑے کنتھک پر
سوار ھوا اور راتون رات کپل وست سے نکل گیا -
اس سفر میں چند دیوتا بودھي ستوا کے ساتھ تھے
جنھون نے گھوڑے کو ھنہنانے سے باز رکھا اور اُسکے
سُم زمین سے اوپر اپني ھتھیلیون پر اُتھائے رکھے کہ شہر کے
باشندے اُن آوازون کو سنکر بیدار نہ ھو جائین -
علاوہ برین اُسکے ساتھ مارا یعني شیطان بھي تھا
جو " تمام دنیا کي بادشاھت " کے وعدے کرکے
گوتم کو اُسکے ارادے سے باز رکھنے کي کوشش کر رھا تھا

دریاے انوما کے پار جاکر گوتم نے اپنے زیورات اپنے
وفادار سائیس کے حوالے کئے - اُسکے بعد تلوار کي ایک
ھي ضرب سے سر کے بال کاٹ کر پگڑي سمیت اوپر
آسمان کی طرف پھینک دئے اور کہا کہ اگر بدھہ ھونا
میرے نصیب میں ھی تو یہ بال اوپر ھي رھین ورنہ

شہزادہ گاڑي مين سوار ہوکر محل کے باغات کي سير کرنے جاتا تو ديوتا ايسا انتظام کرتے کہ کسي بوڑھے يا بيمار يا لاش کا (خيالي) منظر اُسکے سامنے آ موجود ہوتا - ان مناظر سے نوجوان سدھارتھ بہت متاثر ہوا - اُسنے انکا مطلب دريافت کيا اور جب اُسکو بڑھاپے ' بيماري اور موت کي حقيقت معلوم ہوئي تو متفکر رہنے لگا - کچھ دنون کے بعد چوتھا نظارہ يعني ايک تارک‌الدنيا فقير دکھائي ديا - اس فقير کي مقدس صورت نے اُسکے دلپر اور بھي گہرا اثر کيا اور اُسکو يقين ہوگيا کہ دنياوي علائق کو ترک کرديني سے وہ بھي اُن آفتون اور مصيبتون پر غالب آسکتا ھے جنکا مشاہدہ وہ پہلے کرچکا تھا - اُسنے گھر بار چھوڑ کر تنہائي اور گيان دھيان مين عمر بسر کرنے کا تہيّہ کرليا - اتفاقاً اُنھي ايام مين شہزادے نے محل کي خواصون اور خدمتگار عورتون کو جو خواب غفلت مين مدہوش پڑي سو رہي تھين ' ايسي نازيبا حالت مين ديکھا کہ اُسکي طبيعت (عورتون کي طرف سے) بالکل متنفر ہوگئي - اس واقعہ نے اُسکے ارادے کو اور بھي مستقل کرديا اور آخر کار ايک شب وہ اپني بيوي

گیا - متواتر چھ سال تلک بودھي ستوا یه ریاضتین کرتا رھا مگر انجام کار اُسکو یقین ھوگیا که نور معرفت صرف لاغري سے حاصل نہین ھوسکتا - چنانچه اُسنے دوبارہ اپنا وھی پرانا طریقه اختیار کیا اور بھکشوؤن (= دریوزه گرون) کي زندگي بسر کرنے لگا - اس تبدیلي سے اُسکے پانچون ھمراھي اُس سے منحرف ھوگئے اور اُسکو چھوڑ کر بنارس کے قریب مرغزار آھو مین چلے گئے -

ایکدن بودھی ستوا پھرتا پھراتا (صبح کے وقت) دریاے نیرنجنا کے کنارے جانکلا - یہان ایک دیہاتي لڑکي سُجاتا نے اُسکو کھانا لاکر دیا (۱) (دیکھو صفحه ۱۱۸) کھانا کھانے کے بعد گوتم نے اُس سونیکی تھالي کو جس مین سُجاتا کھانا لائي تھي دریا مین پھینکدیا اور کہا که اگر مین آج بدھه ھونے والا ھون تو یه تھالي اُلٹي یعني دھارے کے مخالف بہے ورنه بہاؤ کے رخ چلي جاے - (خدا کي شان که) تھالي اوپر کو چڑھنے لگي اور ناگ راجه کاله کے محل کے قریب جاکر غرق ھوگئي -

(۱) در اصل سجاتا یه کھانا اُس درخت پر چڑھانے کے لئے لائي تھی جسکے نیچے گوتم اسوقت بیٹھا تھا - سجاتا نے گوتم کو درخت کا دیوتا سمجھکر کھانا اُس کے سامنے رکھدیا (مترجم)

نیچے زمین پر گر جائین - بال اوپر هي چڑھتے چلے گئے اور آخر دیوتا اُنھین ایک سونے کے طشت مین رکھ کر ترِیش ترنسا بہشت مین لیگئے اور وھان اُنکي پرستش کرنے لگے (دیکھو صفحات ۱۰۹ - ۱۱۰) -

اسکے بعد بودھي ستوا نے اپنا شاھانه لباس گھتي کار نام ایلک فرشتے سے تبدیل کیا جو اُسکے سامنے شکاري کے بھیس مین ظاھر ھوا تھا اور سائیس کو گھوڑا دیکر کپل وستو کو واپس کیا (۱) اور اُسکو حکم دیا که کپل وستو پہنچکر اعلان کر دے که شہزاده تارک الدنیا ھوگیا - اسکے بعد وہ تن تنھا ، پا پیاده ، راجگیر کي طرف روانه ھوا - یہان راجه بمبی سارا والئے راجگیر نے شہر سے باھر نکلکر بودھي ستوا سے ملاقات کي اور اپنا تاج و تخت پیش کیا - بودھي ستوا نے تخت قبول کرنیسے انکار کیا اور بدھه ھونے کے بعد دوباره اُسکے ملک مین آنے کا وعده کیا - یہان سے بودھي ستوا شہر گیا کے نزدیک موضع اُرولوا (پالی - اُرویلا) مین پہنچا اور وھان پہنچکر ایسي سخت ریاضتین شروع کین که چند ھی روز مین اُسکا جسم لاغري کے انتہائي درجے کو پہنچ

(۱) بعض روایات کے مطابق گھوڑے نے گوتم سے رخصت ھوتے ھي دم دیدیا -

نہایت استقلال کے ساتھ جما ہوا بیٹھا رہا - اُسنے نہ تو اُن تیز و تند آندھیون کي پرواہ کي جو مارا کے حکم سے چلنے لگي تھین، نہ اُن بڑے بڑے پتھرون اور ھتھیارون سے ڈرا اور نہ جلتي ہوئي بھوبل اور انگارون سے خوفزدہ ہوا جنگي بوچھاڑ اُسپر کي گئي - یہ پتھر اور انگارے وغیرہ اُس تک پہنچنے سے پہلے ھي پھول بنجاتے تھے اور چونکہ گوتم کو اپني فتح کا کامل یقین تھا (جو بہت جلد اُسکو حاصل ہونے والي تھي) اُسنے زمین سے کہا کہ اِسکي تصدیق کرو کہ مجھکو اس جگہ بیٹھنے کا حق حاصل ھی - اسپر زمین کی دیوي پرتھوي نے ایسي مہیب آواز مین تصدیق کي کہ شیطانی فوج کے دل دھل گئے اور وہ نہایت سراسیمگي کی حالت مین فرار ہوگئي (دیکھو صفحات ۱۴۷-۱۴۸) - اُنکے بھاگتے ھي دیوتا یہ شور مچاتے ہوے آ موجود ہوے کہ " شیطان مغلوب اور سدھارتھ غالب ہوا " - اور تھوڑي دیر کے بعد ناگ اور اور جانور بھي گوتم کي فتح کے ترانے گاتے ہوے آپہنچے -

بودھی ستوا نے اپنے دشمن (شیطان) پر عروب

اُسی دن شام کو گوتم ، بودھ گیا کے اُس پیپل کے پاس پہنچا جسکي قسمت میں اُسدن کے بعد سے بودھي درخت (یعنی شجر معرفت) مشہور ہونا لکھا تھا (دیکھو صفحات ۹۲ ، ۱۱۸ وغیرہ) - رستے میں اُسکو سُوسَتِک (سُوتھیا) نامی ایک گھسیارا ملا جس سے اُس نے آٹھ مٹھی گھاس لي اور پیپل کے نیچے کھڑے ہوکر چاروں طرف نظر دوڑائي اور پُورب طرف گھاس کو بچھا دیا - پھر اُس گھاس پر بیٹھکر گوتم نے کہا کہ خواہ میري جلد ، میري رگین اور پٹھے اور میري ھڈیان ایک ایک کرکے گل جائین ، خواہ میرے جسم کا خون بھي خشک ہوجاے مگر میں اس جگہ سے اُسوقت تک نہ اٹھونگا جب تلک کہ مجھے کامل معرفت حاصل نہوجاے -

اب شیطان کے حملے اور ترغیبات شروع ہوئین جسنے بودھي ستوا کو اپنے مقصود کي تکمیل سے باز رکھنے کے لئے ہر ممکن ترغیب و تشدد سے کام لیا (دیکھو صفحات ۱۱۸ ، ۱۴۷ وغیرہ) - مارا کی شیطاني فوج کے یہ حملے ایسے خوفناک تھے کہ وہ دیوتا بھي جو بودھي ستوا کي خدمت کے لئے آئے ہوے تھے دہشت زدہ ہوکر بھاگ گئے - صرف تنہا ئک (یعنی گوتم) ثابت قدم اور اپني جگہ پر

(۱) - اسکے بعد بدھہ کچھہ دن تلک مچلندا درخت کے نیچے بیٹھا رھا جہان ناگ راجہ مچلندا نے بدھہ کے اوپر اپنا پھن پھیلاکر بارش سے اُسکي حفاظت کي (دیکھو صفحات ۱۳۲ - ۱۳۳) - اس طویل روزے کا آخري حصہ راجایتن کے درخت کے نیچے (دیکھو صفحہ ۱۵۱) بسر ھوا جہان روزے کے آخري دن کپوسا اور بھلوکا نامي دو سوداگرون نے جَو کي روٹي اور شہد بدھہ کي خدمت مین پیش کیا -

اس نذر کو لینے کے لئے بدھہ کے پاس اُسوقت کوئي برتن نتھا - چنانچہ چار اطراف عالم کے محافظ دیوتا اُسکے پاس پتھر کے چار پیالے لیکر حاضر ھوے - تتھاگت کے حکم سے ان چارون پیالون کا ملکر ایک پیالہ بنگیا اور اس نئے کراماتي پیالے مین بدھہ نے کھانا لیکر کھایا - سوداگرون نے اپني عقیدتمندي کا اظہار کرکے درخواست کي کہ بدھہ اُنکو اپنے پیرون مین داخل کرلے - اُنکي درخواست منظور کیگئي اور وہ بدھہ کے سب سے پہلے اُپاسک (- دنیدار) چیلے بنے -

(۱) تبتي روایت کے مطابق مارا کي بیٹیون نے بودھي درخت کے نیچے اُسي وقت بدھہ کو بہکانے کي کوشش کي تھي جب مارا کي شیطاني فوج نے بدھہ پر حملہ کیا تھا - معلوم ھوتا ھی کہ سانچي کے سنگتراش اسي تبتي روایت کو معتبر مانتے تھے (دیکھو صفحہ ۱۱۸)

آفتاب کے وقت (۱) فتح پائي اور اُسي رات وہ بدھه یعني " عارف کامل " هوگیا - رات کے پہلے حصے مین اُسکو اپني گزشته پیدائشون کا علم هوا - دوسرے حصے مین هستي کے تمام موجودہ شعبون کے حالات منکشف هوے - تیسرے حصے مین سلسله علت و معلول کي حقیقت سے آگاهي هوئي اور پَو پهٹنے کے قریب وہ هر چیز (کي ماهیت) سے کامل طور پر واقف هوگیا -

معرفت حاصل کرنیکے بعد بُدھه نے اُنچاس دن تک روزہ رکها - اس طویل زمانے مین اُسنے مُطلقاً کوئي غذا نہین کهائي اور صرف اُسي کهانے پر زندہ رها جو سُجاتا نے اُسکو حصول معرفت سے قبل کهلایا تها - یہ سات هفتے بُدھه نے اسطرح صرف کئے که پہلے تو وہ شجر معرفت کے نیچے یا اُس کے قریب بیٹهکر اپني آزادي (۲) پر دل هي دل مین خوش هوتا رها اور کتاب ابهي دُهرمن پٹلک شروع سے آخر تک ختم کي - اسکے بعد چند روز چرواهے کے برگد کے نیچے گذارے جہان مارا کي تین بیٹیون ، خواهش ، طمع اور شهوت نے اُسکو بهکانے کي کوشش

---

(۱) بعض کتابون مین " طلوع آفتاب کے وقت " لکها هی -

(۲) یعني تناسخ کے جنجال سے اسکو اب بدھه هونیکے بعد آزادي هوئي (مترجم) -

اس وعظ مين بدهه نے سامعين كو افراط و تفريط سے بچنے كي نصيحت كي اور كہا كه نه تو دنياوي عيش و آرام اور لہو و لعب مين همه تن منہمک هو اور نه سخت رياضتون سے اپنے آپ كو ناحق مشقت مين ڈالو بلكه ميانه روي اختيار كرو كه اسي طريقه سے معرفت اور نجات حاصل هوسكتي هى - اس طريق كي اسنے آٹھ شاخين بتائين :— سچے خيالات ، سچى آرزو ، راستگوئي ، راست روي ، سچى زندگى ، سچى كوشش ، سچي آگاهي ، اور سچا دهيان - اسكے علاوه اسنے چار اور حقيقتون كي بهي تصريح كي يعني يه كه غم كيا چيز هى ؟ غم كا وجود كيونكر هوتا هى ؟ رفع غم كيا هى ؟ اور وه كونسا طريق عمل هى جو غم سے (هميشه كيلئے) بچا سكتا هى ؟

ان باتون كے علاوه بدهه نے اپنے چند اور خيالات كي بهي تصريح كي اور آخركار وه ان پانچون جوگيون كو اپنا هم خيال اور پيرو بنانے مين كامياب هوا - يه جوگي جنهون نے اس نئى تعليم كا "اجازه" پايا ، بوده مذهب كي جماعت (شنگها) كے اوّل اوّل راهب بنے -

اسوقت بدهه كي عمر ۳۵ سال كي تهي اور اسنے

راجایتن درخت کے نیچے سے اٹھکر بدھہ پھر چروا ھے کے برگد ، کی طرف آیا اور اوسکے نیچے بیٹھکر غور کرنے لگا کہ جن دقیق اور غامض حقائق کی تہ کو وہ اسقدر محنت اور غور و خوض کے بعد پہنچا ھی اُنکی عام اشاعت اور تبلیغ کی کوشش کہین محض تضیع اوقات اور سعیِ لاحاصل تو نہوگی ؟ - بدھہ کو اس حالت میں دیکھ کر برھما اور دوسرے دیوتا اور فرشتے اُسکی خدمت مین حاضر ھوے اور اسکی محبت اور ھمدردی انسانی کا واسطہ دیکر اُس سے عرض کیا کہ وہ لوگون کو نجات کا رستہ ضرور دکھائے ورنہ تمام نسل انسانی گمراہ و تباہ ھوجائیگی (دیکھو صفحات ۱۵۳ - ۱۵۴) - بدھہ نے دیوتاؤن کی اِس درخواست کو مان لیا اور سوچنے لگا کہ سب سے پہلے کس کو اپنے نئے مذھب کی تلقین کرے - بالاخر اُس نے فیصلہ کیا کہ اُسکو اُن پانچ جوگیون کی تلاش کرنی چاھیئے جو حصول معرفت سے قبل اُسکے رفیق تھے - چنانچہ وہ بنارس کی مرغزار آھو (اِسی پٹن) کی جانب روانہ ھوا ، وہان پہنچکر اُن جوگیون سے ملا ، اور اُنکے سامنے اپنا پہلا وعظ بیان کیا یعنی باصطلاح پیروان بدھہ " مذھبی قانون کے پہئے کو چکر دیا " (دیکھو صفحات ۹۳ - وغیرہ)

"آثار" سانچي مین ستوپہ نمبر ۳ کے اندر سے برآمد ہوئے ھین (دیکھو صفحات ۱۷۰ - ۱۷۱)

اب بدھہ نے شاھي دربارون مین آمد و رفت شروع کي - یہان اُسکا نہایت گرمجوشي سے خیر مقدم ھوا اور سانچي مین چند مرقعے ایسے موجود ھین جنمین پراسنجیت والئے کوشلہ اور بمبي سارا اور اسکا جانشین اجاتسترو والیان مگدھ اپنے شاھي حشم و خدم کے ساتھ بدھہ کي ملاقات کو جاتے ہوئے دکھائے گئے ھین (صفحات ۱۲۹ - ۱۲۸ - ۱۴۰) -

بدھہ کي ذاتي سکونت کیلئے یا راھبون کي برادري (سنگھا) کے استعمال کیواسطے جسکا وہ باني اور سردار تھا ، بہت سے باغ ، چمن اور خانقاھین بھي بطور نذر وقف کردي گئي تھین - انمین سے بعض عطیے بہت مشہور ھین مثلاً شراوستي کا جیتاون باغ (اور خانقاہ) جسکو ایک شخص اناتھ پنڈک نامی نے اتني طلائي اشرفیون کے عوض خرید کر بدھہ کي نذر کیا تھا جتني باغ کي سطح کو ڈھانپ سکتي تھین (دیکھو صفحہ ۱۲۶) - ویشالي کا آمون کا باغ جو امر پالي نام

اپني عمر کے بقیه ۴۵ سال مگدھ دیس مین جا بجا سفر کرنے اور اپنے پیرورن کي تعداد بڑھانے مین صرف کئے - برسات کے دن وہ عموماً اُن باغون یا خانقاھون مین بسر کرتا جو وقتاً فوقتاً اُسکو نذر دي گئي تھین ، برسات کے ختم ھوتے ھي وہ اور اُسکے چیلے ملک مین پھیل جاتے ، جا بجا دورہ کرتے ، اور لوگون کو اس پاکیزہ اور اعلیٰ طریق زندگي کي تلقین کیا کرتے -

اُرولوا کے تین جٹیلے آتش پرست سنیاسي ، جو کاشپ برادران کے نام سے مشهور ھین ، بدھه کے اولین پیرورن کي فہرست مین شامل ھین - اُنکو اپنا ھمخیال بنانے کیلئے تتھاگت کو بہت سي کرامتین دکھاني پڑین ، مثلاً پاني پر چلنا ، آتشین مندر مین اژدھے کو مغلوب کرنا ، وغیرہ وغیرہ - ان کرامتون کے دلکش مناظر (سانچي کے) مشرقي پھاٹك کے بعض مرقعون مین دکھائے گئے ھین (دیکھو صفحات ۱۳۹ تا ۱۴۴) -

تھوڑے دنون کے بعد راجگیر کے دو مشهور شخص بدھه کے پیرورن مین داخل ھوئے جو جلد ھي بدھه کے بہترین چیلے شمار ھونے لگے - یہ ساري پُترا اور موگلانه تھے جنکے

بدھہ کے سامنے آیا تو نہایت عاجزی سے اُسکے قدموں پر گر پڑا - راجگیر ھی کے ایک پہاڑ پرغار اِندر شال مین اِندر دیوتا نے بدھہ کی زیارت کی جبکہ وہ دھیان مین مصروف تھا (دیکھو صفحہ ۱۲۷) - مگدھہ دیش کا راجہ بمبی سارا جسکا پایہ تخت راجگیر تھا بدھہ کا معتقد اور زبردست حامی تھا - اُسکا بیٹا اجاتسترو' جو اپنے باپ کو قتل کرکے تخت پر بیٹھا ' اول اول بدھہ کا مخالف اور دیودت کا طرفدار رھا ' مگر بعد مین وہ بھی بدھہ کا پیرو ہو گیا -

حصول معرفت کے دوسرے سال بدّھہ ' اپنے باپ راجہ شدّھودن کے اشتیاق و اصرار پر ' اپنے وطن کپل وستو کو گیا اور اپنی عادت کے مطابق شہر کے باھر ایک باغ مین فروکش ھوا - یہان راجہ سدھودن اور شاکیا خاندان کے شہزادے اُس سے ملاقات کرنے آئے - باپ بیٹے کے روبرو ھونے پر یہ سوال درپیش ھوا کہ بیٹا باپ کو پہلے سلام کرے یا باپ بیٹے کو - اس سوال کو بدّھہ نے اپنی کرامت سے اسطرح حل کیا کہ وہ ھوا مین معلّق ھوگیا اور ٹہل ٹہل کر اپنے مذھب کا

طوائف نے بدهه کي خدمت مين پيش کيا تها - اور راجگير کي بانسباڑي جو خود راجه بمبي سارا نے بدهه کو اسوقت دي تهي جب وه معرفت حاصل کرنے کے بعد پہلے پہل راجگير مين آيا (ديکهو صفحه ۱۲۸) - اس بانس باڑي کو بعد مين بدهه نے اپنا پسنديده مسکن بنايا اور جو زمانه بدهه نے اس مين يا اسکے قرب و جوار مين گذارا اُس زمانے کے بہت سے واقعات اهل بوده کي کتابون مين مذکور هين مثلاً يه راجگير هي کا واقعه هی که بدهه کے بد باطن رشتهدار ديودت نے تين مرتبه بدهه کي جان لينے کي کوشش کي - پہلے تو اُسنے چند اجرتي قاتلون کے ذريعے سے بدهه کو قتل کرانا چاها - پهر ايک بڑي بهاري چٹان اُسکي طرف لڑهکا دي اور آخر کار ايک ديوانه هاتهی اُسپر چهوڑا ديا - آخرالذکر واقعه سانچي کي ايک مورت مين دکهايا گيا هی جو عهد وسطي کي بني هوئي هی (ديکهو صفحه ۶۳ ا-فٹ نوٹ نمبر ا) يه بيان کرنے کي تو ضرورت هي نهين که ديودت کو هر کوشش مين ناکامي کا منه ديکهنا پڑا - قاتلون پر بدهه کا رعب غالب آ گيا اور وه خوفزده هوکر بهاگ گئے ، لڑهکتي هوئي چٹان رستے هي مين رک گئي اور هاتهی جب

دکھائي (صفحہ ۱۲۵) يعني آسمان پر مشرق سے مغرب تلک آسنے ايک وسيع سڑک بنائي اور آپ آس سڑک پر جا پہنچا - آسکے اوپر کے دھڑ سے پاني کي نديان بہنے لگين اور نيچے کے دھڑ سے آگ کے شعلے نکلنے لگے - آسکا تمام بدن نور کا پُتلا بن گيا اور سنہري روشني کي شعاعون سے عالم بقعۂ نور ہو گيا - اس حالت مين آسنے خلقت کے آس هجوم کو جو نيچے جمع ہو گيا تھا مخاطب کيا اور آنہين حقيقت اور حصول معرفت کا رستہ بتايا - اس کرامت کے بعد بُدّھہ اپنے پيرورن کي نظرون سے غايب ہوکر ۳۳ ديوتاؤن کے بہشت مين گيا کہ اپني مان اور ديگر ديوتاؤن کو ابھي دھرم کي تلقين کرے اور کامل تين ماہ آس بہشت مين رہنے کے بعد ايک زمرّد کي سيڑھي سے ' جو شکرا نے بنوائي تھي زمين پر آترا - اسوقت برھما اور اِندر آسکے جلو مين تھے ' - برھما دائين جانب ايک طلائي زينے سے اتر رہا تھا اور اِندر بائين جانب بلّورين زينے سے (ديکھو صفحہ ۱۲۰) - بدّھہ کا مقام نزول سَنکشيہ يا سنکسّہ کے نام سے مشہور ہے -

بُدّھہ کي وفات آسّي (۸۰) سال کي عمر مين

وعظ کہنے لگا (دیکھو صفحات ۱۲۲ و ۱۳٦) - یہ دیکھکر راجہ نے بدّھہ کے سامنے ڈنڈوت کي اور برگد کے درختون کا باغ اُسکي نذر کیا - اسکے بعد شاکیا قبیلے کے بہت سے آدمي بدھہ کے مذھب مین داخل ہوئے جن مین آنند (جو بعد مین اُسکا عزیز ترین چیلہ بنا) ، اَنورُدّھہ ، بھدیّا ، بھگو ، کِمبِل اور بدّھہ کا بد باطن رشتہ‌دار دیودت بہت مشہور ھین - آخرالذکر یعني دیودتّ بعد مین بودھہ مذھب کا یہودا ثابت ہوا -

ذیل کے چھہ تیرتھک ، جو ملحدانہ فرقون کے سرگروہ تھے ، بدھہ کے سخت ترین مخالفون مین شمار کئے جاتے ھین :— پورن کسّپ ، متھلي گوسال ، اَجیت کیس کمبلن ، پکدہ کچھاین ، نگنتھ نات پُت اور سنجے بلیٹھي پُت - انمین آخرالذکر شاري پترا اور موگلانا کا اُستاد بھي رہ چکا تھا - یہ ملحد اسوقت راجہ پراسنجیت کے دربار مین رہتے تھے چنانچہ انکو نیچا دکھانے کیلئے بدھہ شراوستي پہنچا اور گذشتہ بُدھون کي رسم کے مطابق اپني سب سے بڑي کرامت

ادھر آنکلا - بدھ نے سبھدر کو فوراً اپنے پاس بلوایا اور اُسکو اپنے مذھب کے اصول سے آگاہ کیا - چنانچہ سبھدر اُسکا پیرو ھوگیا اور یہ آخري شخص تھا جو بدھ کي زندگي مین اُسکے مذھب مین داخل ھوا - مرنے سے ذرا پہلے بدھ نے تمام حاضرین کو مخاطب کرکے پوچھا کہ اُسکے بھائیون (یعني راھبون) مین کوئي ایسا شخص ھی جسکو اُسکے بدھ ھونے مین یا اُسکے دھرم اور جماعت رُھبان کے متعلق کچھ شک ھو؟ اور جب اُسنے دیکھا کہ کسي کو کوئي شک و شبہ نہین ھی تو یہ کہتے ھوئے اُنسے رخصت ھوا کہ "ھر مرکب چیز کے لئے زوال لازمي ھی - پس نجات حاصل کرنیکے لئے دل و جان سے کوشش کرو" -

بدھ کے مرتےھي زمین مین بھونچال آئے اور آسمان پر بادل کي خوفناک گرج سنائي دي - اس واقعہ کي خبر شہر کوسي نگر مین بھیجي گئي - وھان کے ملا اُسي وقت سال کے باغ مین آ پہنچے اور متواتر چھہ دن تلک جلوس اور باجے کے ساتھ بدھ کي لاش کي تعظیم و تکریم کا اظہار کرتے رھے (دیکھو صفحہ ۱۳۶) - ساتوین دن قبیلے کے آٹھ سردار لاش کو اُٹھا کر شہر کے

واقع هوئي (۱) اُسكي موت كا قصه اسطرح بيان كيا جاتا هي كه پاوا كے ايک ٹهٹهيرے چُندا نامي نے بدّهه كي دعوت كي - ضيافت كے سامان مين خنزير كا خشک گوشت بهي تها جو بدهه كو ايسا پسند آيا كه وه اعتدال سے زياده كها گيا اور بيمار هوگيا - بُدهه اُسوقت كُوسي نگر (= كسيا) جارها تها - اُسنے محسوس كيا كه اُسكا آخري وقت آ پهنچا - چنانچه اُسنے شہر كے نزديک ايک باغيچے مين سال كے دو درختون كے بيچ مين اپني چارپائي بچهوائي اور شمال كي طرف سر كركے اُسپر دائين كروٹ ' شير كي طرح ايک ٹانگ پر دوسري ٹانگ ركهه كر ' ليٹ گيا (ديكهو صفحات ۹۴ و ۱۴۲) - اُس كي زندگي كے آخري لمحے اپنے عزيز چيلے آنند اور ديگر راهبون كو نصيحت اور هدايت كرنے مين صرف هوئے اور اُسنے اُنهين تاكيد كي كه اُسكے بعد جماعت رهبان كے قواعد و ضوابط كي پابندي اور پيروي نهايت ديانتداري سے كرتے رهين -

اُسوقت سُبهدر نامي ايک ملحد سياح پهرتا پهراتا

---

(۱) ڈاكٹر فليٹ كے حساب سے بُدهه كي وفات كي تاريخ ۱۳ اكتوبر سنه ۴۸۳ قبل مسيح هي -

کوسي نگر کے ملا " آثار " تقسیم کرنے پر رضامند نہین هین تو وہ اپني اپني فوجین لیکر کوسي نگر کا محاصرہ کرنے کے لئے آ پہنچے - لیکن ڈرون نامي ایک برهمن نے بیچ مین پڑکر تصفیه کروادیا اور اسطرح لڑائي ٹل گئي - ڈرون کي تجویز کے مطابق آثار کو آٹھ مساوي حصون مین تقسیم کرلیا گیا اور اس کے معاوضے مین ڈرون کو وہ برتن دیا گیا جس مین " آثار " مذکور پہلے رکھے هوئے تھے - اس تقسیم کے بعد پپلي بن کے موریائي قبیلے کا قاصد " آثار " کا حصہ مانگنے آیا - مگر چونکه تمام حصے تقسیم هوچکے تھے اسلئے وہ چتا کے کوئلے هي جمع کرکے لے گیا اور اهل موریا نے ان کوئلون پر ایک عالیشان ستوپه تعمیر کر دیا - رهے وہ آٹھ حصے جو ڈرون نے تقسیم کئے تھے ، اُنپر بھي ستوپے تعمیر هوئے تھے مگر اُنمین سے سات ستوپون کو شہنشاہ اشوک نے کھدوا کر اُنکے " آثار " دوبارہ تقسیم کئے اور اپني سلطنت مین بے شمار ستوپے بنوا کر اُن مین " یه آثار " دفن کروائے - کہتے هین که صرف رامگرام کا ستوپه (دیکھو صفحه ۱۰۲) ، جسکی حفاظت ناگا لوگ کیا کرتے ، اس تباهي سے بچکر اپني قدیم حالت مین محفوظ رها ٭

باهر مکت بندهن مندر مین لیگئے وهان آسپر پانسو تهان کپڑے کے لپیٹے گئے اور لوھے کے تابوت مین رکھکر لاش کو چتا پر رکھدیا گیا - لیکن کاشپ ' راهبون کي ایک جماعت کے ساتھ ' کوسي نگر کي طرف لپکا هوا آرها تها ' اور جب تک وہ موقع پر نہ پہنچا ' چتا نے آگ نہ پکڑي - آخر جب کاشپ موقع پر پہنچگیا اور لاش کي تعظیم وتکریم کي رسم ادا کرچکا تو خود بخود شعلے بھڑک اٹھے اور آگ جب اپنا کام کرچکي تو بارش کے ایک کراماتي چھینٹے سے خود هي بجھ گئي -

لاش کے جل چکنے کے بعد جو راکھ اور سوختہ هڈیان رهین آنپر کوسي نگر کے ملاؤن نے قبضہ کرلیا - مگر چند روز کے بعد سات اور دعویدار پیدا هوگئے جنھون نے مطالبہ کیا کہ آنھین بھي اُن " آثار " یا " تبرکات " مین سے حصہ ملنا چاهئے - ان مدعیون کے نام حسب ذیل تھے :— اجاتسترو شاہ مگدھ ' ویشالي کے کچھوي ' کپل وستو کے شاکیا ' آلاکپہ کے بولی ' رامگرام کے کولیا ' ویتھا دویپ کا ایک برهمن اور پاوا کے ملا لوگ - (صفحات ۱۰۷ و ۱۴۶) ان ساتون دعویدارون نے جب دیکھا کہ

فہرست اصطلاحات

Monuments.	آثار - عمارات
Relics.	آثار - " تبرکات "
Ordain.	اجازہ دینا
Heraldic.	آرمائي
In relief.	ابھروان - منّبت
Architectural members.	اجزائے عمارتي
Achæmenians.	اخمیني یا ھخامنشي بادشاہان ایران
Elevation.	ارتفاع - ارتفاعي نقشہ
Meditation. / **Contemplation.**	استغراق - دھیان
Assyrian.	اشوري - مغربي ایشیا کا
In situ.	اصلي جگہ پر
Technique.	اصطلاحی خوبیان وغیرہ
One in six (gradient).	$\frac{1}{6}$ کي نسبت (رفتار)
Rubble.	انگھڑ پتھر (چھوٹے)
Stereotyped.	ایك خاص نمونے کي نقل (جس مین جدت نہو)
Monolith.	ایك ڈال پتھر کا ستون - (ایک پارچہ ستون)
Bactria.	باختر

Cult image.	پرستش کا بُت - مذہبي مجسمه
Capital.	پرکاله - سرستون - تاج ستون
Medallions.	پري چکر - تمغے
Buttress.	پشته
Retaining wall.	پشتے کي ديوار - محافظ ديوار
Plate	پليٹ - تصوير - نقشه
Floral decoration. Floral design.	پهول پتي کا کام يا آرائش
Ante-chamber.	پيش دالان - پيش کمره
Size.	پيمائش - جسامت - قد و قامت
Map. Survey Map.	پيمائشي نقشه
Wheel.	پہيا - چکر
Crowning ornament (of a pillar).	تاج ستون - تاج پرکاله
Relic Chamber.	" تبرکات " کا خانه
Logical thought.	تخيل کي معقوليت
Redaction.	تدوين
Composition.	ترتيب - ترکيب
Dressed.	ترشے هوئے (پتهر وغيره)
Anatomical accuracy.	تشريحي تطابق
Proportion.	تناسب

Door-jamb.	بازو (چوکهٹ کا)
Hermika railing.	بالائي يا هرميکي يا چوٿي کا کٹهره
Superstructure.	بالائي عمارت - بنائے فوقاني
Intercourse.	باهمي ربط ضبط - مراسم - تعلقات
" Leaf and dart."	" برگ و پيکان "
Bracket.	بريکٹ - گهوڑي - مورني - توڈي
Aisles.	بغلي رستے - پهلوؤں کے کمرے
Foundation.	بنياد
Buddhist Creed.	بوده مذهب کا کلمه
Core. Filling.	بهراؤ - بهرتي - عمارت کي اندروني چنائي يا بهرائي
Monk.	بهکشو - راهب
Nun.	بهکشني - راهبة
Natural.	بے تکلف - بلا تصنع - فطرتي
Naïveté.	بے ساخته پن - دلفريب (فطرتي) سادگي
Conventionalism.	پابندي رسم
Stone envelope. Stone casing.	پتهر کي غلافي چنائي - سنگي روکار
Cross-bar.	پٹري
Band.	پٹي يا پٹري
Elaborate.	پر تکلف - وسيع
Procession path.	پردکهنا - پردکشنا - طواف گاه - مطاف

Kerb-stone.	حاشیے کا پتھر
Subsidiary building.	حاشیے کی عمارت
Cells.	حجرے
Logical beauty, (sense of).	حسن کا صحیح امتیاز
Enlightenment.	حصول معرفت - سمبودھی
Excavation.	حفریات - کھدائی
Attendant, devotee, worshipper.	خادم - پرستار - بھگت - یاتری
Individuality.	خاص وضع - انفرادی حیثیت
Mental abstraction.	خام توجہی (بعض جزئیات میں انہماک اور بعض سے بے توجہی، جس سے کام میں خامی رہ جائے)
Characteristic.	خصوصیت
Features.	خط و خال - خصوصیات
Fluted. Ribbed.	خیارہ‌دار - ڈوریہ‌دار - دھاری‌دار - کمرکی
Corridor.	دالان (ستون‌دار)
"Bead and lozenge" ornament.	" دانہ‌ولوز " کی آرائش
Underpinning.	دیوار کے نیچے ٹیک کی چنائی
Prostration.	ڈنڈوت
Cable ornament.	ڈوری کے نمونے کی آرائش
Portico.	ڈیوڑھی
Genius.	ذہن و ذکاوت - دل و دماغ

توازن	Symmetry.
توسيع	Enlargement.
جاتري - زائرين	Pilgrims.
جرس نما - گهنٹه نما	Bell-shaped.
جزئيات	Details.
جلا	Polish.
جمشيدي - پرسي پولسي	Persepolitan.
جوگي - زاهد	Ascetic.
چار زانو - آلتي پالتي مارے	Cross-legged.
چاند	Landing (of a staircase).
چتر شاهي	Royal umbrella.
چکر	Volute.
چکردار	Spiral.
چوري	Fly-whisk.
چوک	Court.
چوکور بنے هوئے (پتهر وغيره)	Squared.
چول	Tenon.
چهوٹي چهوٹي قديم اشياء	Minor antiquities.
چهوٹے ديوتا	Demi-gods.
حاشيه	Kerb.

Griffin. Leogryph.	سیمرغ
Spirit.	شان - معني - مطلب
" Tree of Life."	شجر زندگي
Spire (of a temple).	شکھر - مخروطي گنبد
Scallop ornament.	صدف نما آرائش
In the fore-ground.	صدر مین - سامنے - نیچے
Cruciform.	صلیب کي شکل کا
Art.	صنعت - فن - (فن سنگتراشي)
Niche.	طاق - طاقچہ
Style.	طرز - طرز ساخت (تعمیر ' تصویر ' وغیرہ)
Ivory carver.	عاج کار - ہاتھی دانت کا کام کرنے والا
Sanctum.	عبادت گاہ
Arabesque.	عربي وضع کي بیل یا گلکاري
Gift. Donation.	عطیہ - نذر
In the back-ground.	عقب مین - پیچھے - اوپر - (مصوروںکي اصطلاح مین) آسمان یا زمین
Anatomy.	علم تشریح الاعضاء
Depth (in sculpture).	عُمق - گہرائی
Technique.	عملي دستکاري - مخصوص الفن مہارت

Memory picture.	" ذهني تصوير " - " حافظے کي تصوير "
Course (of masonry).	ردّه
Script.	رسم خط - حروف
Conventional treatment.	رسمي طرز ساخت يا ترتيب
Form and colour.	رنگ اور هئيت - صورت ولون
Torus moulding all round.	زنّاري گولا
Saddle.	زين نما نشيب
Stair. Stairway.	زينه
Stairway railing.	زينے کا کٹهره
Moulding.	ساز - آرائشي ساز - حاشيه
Light and Shade.	سايه اور روشني
Pillar. Column.	ستون - لاٹھ
Base of a pillar.	ستون کا حصه زيرين يا حصه پائين
Door-lintel.	سردل
Plan.	سطحي نقشه
Seleukids.	سلجوقي
Architrave, stone.	سنگي شهتير - دروازے کے اوپر کا منقش شهتير وغيره
Steps.	سيڑهياں

Base of plinth.	کرسي کا دامن
Pedestal.	کرسي یا چوکي (ستون کي)
Abacus.	کرسي (ڈالج ستون کي) - سرپرکاله - بیٹّهکا
Begging bowl.	کشکول
Carving, sculpture.	کندہ کاري - منبت‌کاري - سنگتراشي
Offsets. Footings.	کسکے - کگر - حاشیے - کسکا پنجاب میں مستعمل هی -
Lotus and dart.	کنول اور تیر
Led horse.	کوتل گهوڑا
Remains, Ruins.	کهنڈرات - بقیات - آثار
Chemical analysis.	کیمیاوي امتحان یا تجزیه
Necking.	گردن پرکاله - گردن تاج - گردنه
Flower vase.	گلدسته - گلدان
Apse.	گول کمرہ - قوسي حصه -
Torus moulding.	گولا
Cyma recta.	گولا غلطه
Panel.	لوح
Defaced inscription.	مٹي هوي سي تحریر - فرسودہ کتبه
Image. Figure. Statue.	مجسمه مورتي - تصویر مورت
Group.	مجموعه - مجمع

Shaft.	عمود ستون
Vertical.	عمودي
Medicæval age.	عہد وسطي - دور وسطي - قرون وسطى
Early medicæval.	عہد وسطي کے اوائل
Late medicæval.	عہد وسطي کے اواخر
Casing.	غلاف
Cyma-reversa.	غلطه گولا
Extraneous.	غير ملکي - خارجي - بيروني
Perspective.	فاصلے کا اظہار
Wedge.	فانه - چهيني - پچّر
Formative arts.	فن صورت گري - فن پيکر سازي
Ground balustrade. „ railing.	فرشي کٹهرہ
Index.	فہرست
Inspiration.	فيض - فيضان
Divine peace.	قدوسي سکون
Altar.	قربانگاه
Apsidal.	قوسي - محرابي
Cornice.	كارنس
Chippings.	کتلين (پتهر کي)
Plinth.	کرسي (عمارت کي)

Renaissance.	" نشاةالثانیه "
Pilaster.	نیم ستون (ایسا ستون جسکا کچھ حصہ چنائي مین پوشیدہ ہو)
Thunderbolt.	وَجُر - عصا - گرز
Nave.	وسطي کمرہ
Attitude.	وضع - حالت
Halo.	ہالہ
Hellenistic influence.	یوناني اثر

MGIPC—S7—X-3-1—25-1-26—500.

Concave.	مجوف - مقعر
Convex.	محدب
Spire (of a temple).	مخروطي گنبد - اهرامي بُرج - شکهر
Satrap.	مرزبان
Relief.	مرقع - تصوير - نقش
Classical character.	مستند طرز - يوناني طرز - قديم طرز
Colouristic treatment.	مصورانه رنگ - رنگين تصوير کا سا انداز
Fluted side (of a pillar).	مقعّر پهلو (ستون کا)
Statue in the round.	مکمل مجسمه - ايسا مجسمه جو هر طرف سے مکمل هو
Debris.	ملبه (افتاده)
Edicts.	منادات
Temple. Shrine. Chapel.	مندر - عبادتگاه
Coping.	منڈير
Coping stone.	منڈير کا پتهر - (داب کا پتهر)
Scene.	منظر - نظاره - تصوير
General view.	منظر عمومي
" Frontality."	" مواجهت " -
Rubble.	ناتراشيده پتهر
Offering.	نذر - نذرانه
Donatory inscription.	" نذري " کتبه

Plate XIV.

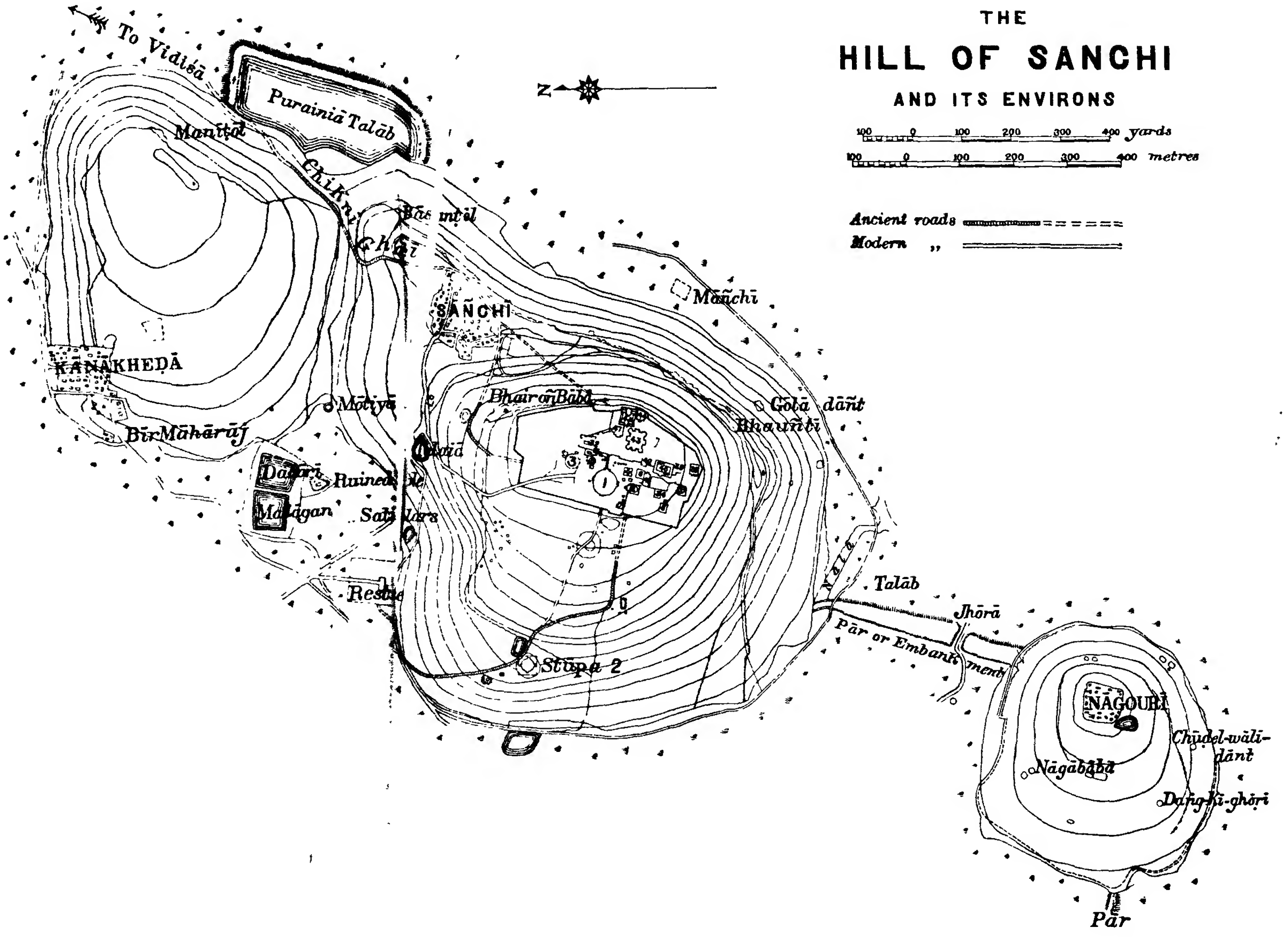
THE
HILL OF SANCHI
AND ITS ENVIRONS
100 0 100 200 300 400 yards
100 0 100 200 300 400 metres
Ancient roads
Modern ,,
To Vidisā
Purainia Talāb
Manitāl
SĀÑCHĪ
Māñchī
KĀNAKHEḌĀ
Motiyā
Bhairon Bābā
Golā dānt
Bhaunti
Bīr Māharāj
Talāb
Jhōrā
Pār or Embankment
Stūpa 2
NĀGOURĪ
Chūdel-wālī-dānt
Nāgābābā
Dang-Ki-ghori
Pār

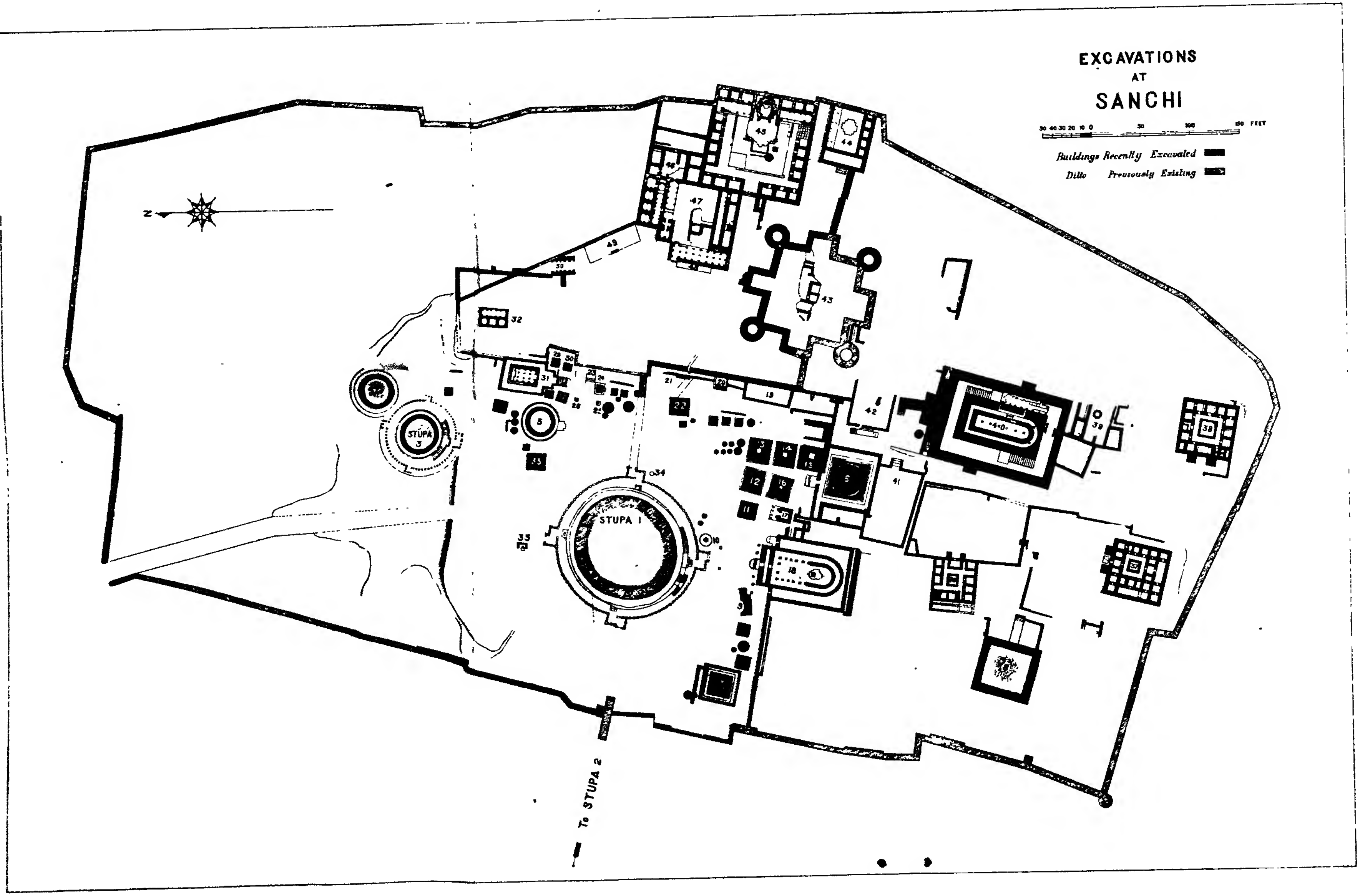
EXCAVATIONS
AT
SANCHI
Buildings Recently Excavated
Ditto Previously Existing
STUPA 1
STUPA 3
To STUPA 2

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY,
NEW DELHI

Issue Record

Catalogue No. 913.05/San/M.Q. -19335.

Author— Qureshi, M. M.

Title— Rahanumāi Sānchi

Borrower No.	Date of Issue	Date of Return

"A book that is shut is but a block"

CENTRAL ARCHAEOLOGICAL LIBRARY
GOVT. OF INDIA
Department of Archaeology
NEW DELHI

Please help us to keep the book clean and moving.